سلم المسلمون من لسانه ویده

تحفۃ الاخوان

دہلی مطبع فاروقی میں باہتمام محمد معظم صاحب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ وَعَلٰی عَفْوِہٖ بَعْدَ قُدْرَتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد فقیر محمد حبیب اللہ گذارش خدمت بہائی مسلمانون کی کرتا ہی کہ یہہ رسالہ قلیل العبارت کثیر الفوائد لائق مطالعہ کی ہی لیکن بعضی صاحب ایسی رسالون کو نہین دیکہتی بسبب اسکی کہ بعضی رسالون مین بعضے مضمون تعصب آمیز ہوتی ہین سو اس رسالہ کو انشاء اللہ تعالی تعصب سی خالی پاوینگی اور چاہیی تو یون کہ جس رسالہ مین مضمون تعصب آمیز پاوین اوسکا ہی مطالعہ کرین اور خذ ما صفا پر نظر فرماوین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ کسی رسالہ مین کوئی مضمون اپنی سمجہہ کی برخلاف پاتی ہین تو اوس سی نفرت کرتی ہین سو یہہ بات خود تعصب ہی بلکہ چاہیی کہ بنظر تحقیق اور انصاف کی نظر فرماوین اور جو مضمون اپنا سمجہا ہوا برخلاف دلیلون شرعی کی اور غلط معلوم ہو اوسکو ترک کرین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ خود اہل علم ہین اپنی آپ کو حاجتمند دیکہنی ایسی رسالون کا نہین جانتی سو یہہ بات پسندیدہ نہین ہے کیونکہ مصنف رسالہ کا حتی المقدور تلاش مسایل کی کتب دینی سی کرکی جمع کرتا ہی اور وہ مسایل ہر عالم کو مستحضر نہین ہوتی اس رسالہ کی دیکہنی سی معلوم ہوتی ہین اب گذارش

یہہ ہی کہ جوان صالح شیخ عبد الحق نی چند مسایل بہ نیت خیر جناب مولوی سید محمد نذیر حسین
صاحب کی خدمت مین پیش کئی جناب مولانا صاحب مدظلہ نی اونکا جواب مختصر تحریر فرمایا
اس فقیر نی کتب فقہ اور اصول اور تفسیر اور حدیث وغیرہ کی عبارات محقق اور صحیح کی
ساتھہ تحریر مولانا صاحب کو مدلل اور مؤید کر دیا اور بعض عبارات کہ بہت طویل تہے
اونکو مختصر کر کی لکہا ہی اور اصل عبارت مین اپنا تصرف نہین کیا اور مضمونکو فوت ہونے
نہین دیا اور نام رکہا اس رسالہ کا تحفۃ الاخوان امید کہ ناظرین بنظر انصاف و
تحقیق اول سی آخر تک اس رسالہ کو نظر فرماوین اور اس خیر خواہ دعاگو کو اور سایل
اور مجیب کو اور تمام مومنین اور مومنات کو دعای خیر سی یاد فرماوین آغاز سوال
بعد حمد و صلوٰۃ فقیر عبد الحق بزبان مقال و دیگر مسلمانان اطراف و جوانب بلسان حال
درخدمت سید العلما سند الفقہا حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی
گذارش می نماید کہ درین زمان بسبب شرارت نفس و شیطان اختلافی عجیب و فساد و عناد
و بغض میان مسلمانان ہر روز و بر دیک افتادہ لہذا بصدق نیت و طلب فائدہ مسلمین و صلاح
بین الناس چند مسایل بزبان ہندی بجناب عالی گذرانیدم امید کہ جواب آن ارقام
فرمایند و مہر خود بران ثبت نمایند انشاء اللہ تعالی موجب بسیار فواید دین خواہد شد و غرض
این فقیر از استفسار این مسایل آنست کہ بکسی مجادلہ و مکابرہ نماید بلکہ محض برای
فائدہ مسلمانان استفسار کردہ شد و اجرکم علی اللہ انشاء اللہ تعالی انتہی ف جو مسئلہ
کثیر المنفعت اور کثیر الوقوع اور ضروری ہو اوسکا پوچہنا اپنی واسطی یا اورون کی تعلیم کی
لئی بہ نیت خالص موجب ثواب عظیم ہی جیسا کہ حضرت جبرئیل ع نی واسطی تعلیم مسلمانون کی
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا یا محمد اخبرنی عن الاسلام الحدیث اور جیسا کہ
حضرت معاذ رض نی عرض کیا یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی من النار
الحدیث اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی واللہ فی عون العبد ما کان العبد

فی عون اخیه المسلم ومن سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له به
طریقا الی الجنة الحدیث كذا فی المشكوة فی باب العلم وایضا فیه ان الله
وملئكته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت
لیصلون علی معلم الناس الخیر وایضا فیه نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها
ووعاها واداها الحدیث اور جس امر کی ضرورت نہو محض قیل وقال کے واسطے کسی
نیت فاسد سے جیسے کسی کو ذلیل کرنیکو یا اپنی شیخی مارنی کو یا عبث جھگڑا کرنیکو پوچھا جاوے
تو بہت برا اور وبال ہے وقد نقل المناوی فی شرح الجامع الصغیر عن افاضل
الصحابة انهم اذا سئلوا عن شیء قالوا اوقع فان قیل نعم افتوا والا قالوا
دعه حتی یقع وقال الحافظ العسقلانی فی فتح الباری كره جماعة من
السلف السوال عما لا یقع لما یتضمن من التكلف والتنطع والرجم بالظن
من غیر ضرورة وفی شرح الاربعین للهیثمی قد بالغ قوم فقالوا لا یجوز
سوال العلماء فی نازلة الا بعد وقوعها وایضا فی شرح الجامع الصغیر
للمناوی التوسع فی البحث عما لا یقع وكثرة الخصومة والجدال فیه
حتی یتولد منه الاهواء والبغضاء ویقترن بذلك نیة العلو والمباهاة
قد ذمه العلماء ودلت السنة علی قبحه انتهی كذا فی الرسالة المدنیة
وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم من طلب العلم لیجاری به العلماء او
لیماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار
كذا فی المشكوة فی كتاب العلم وایضا فیه من تعلم علما مما یبتغی به
وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف
الجنة یوم القیامة یعنی ریحها وایضا فیه عن معاویة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی عن الاغلوطات انتهی اور اس مانعین خلاف

اور فساد اور عناد اور بغض اور مجادلہ اور مکابرہ اور مغالطہ کا یہہ حال ہی کہ
خاص فرقہ اہل سنت مین بعضی آپس مین ایکدوسری کی ساتھہ اتنی دشمنی رکھتی ہین کہ
کسی بد مذہب اور فاسق بلکہ کافر کی ساتھہ نہین رکھتی چنانچہ شیعہ لوگ شیطان اور
دجال اور ابو لہب اور ابو جہل کی برا کہنی کیطرف اتنا متوجہ نہین ہین جیسا کہ حضرت
ابوبکر رض اور حضرت عمر رض وغیرہما کیطرف متوجہ ہین جیسا کہ فرمایا شیخ عطار رح نی ؎
از زبانت بت پرستان رستہ اند   وایما از تو صحابہ خستہ اند   اور فرمایا سعدی
رح نی ؎ چنین گفت درویش صادق نفس   ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ کافر بپیکارش ایمن نشست   مسلمان ز جور زبانش نرست   ایساہی
اب بعضی اہل سنت کا حال ہی کہ دو گروہ مخالف کہ ایک محمدی اور دوسرا حنفی
مشہور ہی اور حقیقت مین دونو محمدی اور حنفی ہین کیونکہ جسنی مسایل مذہب حنفی
کو استعمال کیا تو اسی نیت سی کیا کہ یہہ مسایل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام پاک سی نکلی ہین تو وہ محمدی ہوا اور محمدی لوگ کہ صدہا مسایل اجتہادی
مذہب حنفی کی لیتی اور عمل کرتی ہین وہ حنفی بھی ہوئی سو کوئی محمدی ایسا متعصب
ہی کہ حنفیون کو بسبب تعصب تقلید اونکی کہتا ہی حنفی سکہہ اور حنفی مشرک اور
کوئی حنفی ایسا متعصب ہی کہ محمدیون کو کہتا ہی سرنگی اور لا مذہب تو انکا لقب ہے
ٹھہر الیا ہی مولانا نذیر حسین صاحب مدظلہ نی نقل فرمایا کہ عظیم آباد کی طرف بعضی
جاہل کہتی ہین جنہی سا ہی سرک لا شک فیہ یعنی حنفی شافعی ہونا شرک ہی اسمین
کچھہ شک نہین ایک روز ایک شخص نی کہا کہ اب محمدی خالص بن جاو حنفیت
کو کوئین مین ڈالو اور کوئی فقہ کی کتابون کو برا کہتا ہی بعضی ایک فصل مشکوۃ
کی پڑہی نہین اور مجتہدون پر طعن کرتی ہین اور بعضی حنفی صاحبون کا یہہ حال ہی
کہ آپ صدہا کام خلاف طریقہ حضرت ابو حنیفہ رض کی کرین جیسا کہ نماز اور روزہ مین

سستی کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا اور باوجود فرض ہونے کی حج کو نجانا اور بیاہ شادیون
مین ناچ باجی آتش بازی ساچق بہاجی سہرا اور قبرون پر بدعات اور سونی اور
چاندی کی زیور اور ریشمی کپڑی مردون کو پہنتی اور نمازون کا قضا کرنا اور ماتم
مین عورتون کا برس او مہینی سوگ رکہنا اور نوحہ اور بیان کرنا وغیرہ ایسی امور
لیکن اگر کوئی شخص کہ اوسکی ظن مین رفع یدین اور آمین جہر کا سنت ہونا حدیث
سی ثابت ہو چکا بہ نیت ادای سنت اسپر عمل کری اس عمل کو خلاف حنفیت سمجہکر
کہتی ہین کہ ہاتہون کو ہلاتا ہی جیسا کہ کتا دم کو ہلاتا ہی ایک شخص نی آمین پکارکر
کہی دوسرا بولا وہ کتا ہوگا اور بعضی طالب علم آمین جہر والون کو کوکی کہتی ہین اور
کوئی ایک نیا فرقہ ہی ہندون مین اور جو کوئی رسول اللہ صلعم کا فعل سمجہکر کبہی کبہی
رمضان شریف مین آٹہہ رکعت تراویح بقراءت طویل ادا کری اوسکو گمراہ جانتی ہین
حالانکہ یہہ لوگ بموجب وصیت حضرت ابو حنیفہ رض کی بہی حنفیت سی خارج نہین ہوئی
اونکی خود وصیت ہی کہ جب حدیث صحیح پاؤ وہی میرا مذہب ہی اوسپر عمل کرو بلکہ
بموجب قول حضرت ابو حنیفہ کی جو کوئی حدیث صحیح پاوی اور اوسپر عمل نکری وہ شخص
مذہب حنفی سی خارج ہو جاتا ہی چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر فرضا کسی
مسئلہ مین کوئی مذہب حنفی سی خارج بہی ہوا تو کیا حرج ہی دین اسلام اور مذہب
اہل سنت سی تو خارج نہین ہوا کسی فاسق فاجر بی نماز مانع زکوۃ شراب خوار زناکار
رشوت خوار ربا خوار کنجن شراب کش تعزیہ دار گور پرست بت پرست سی ایسی
دشمنی نہین جیسی حدیث پر عمل کرنیوالون سی ہی بلکہ کوئی متعصب اہل علم فتوی دیتا ہی
کہ ایسی شخصون کو بستیون والی اپنی مسجدون مین دخل نہ دین اور انکا لحاظ نہین کہتا
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ الآيَة اور کوئی
لکہتا ہی کہ ایسی شخصون کی ضیافت نکرنا چاہیی اور نہین ڈرتا کہ مبادا اس آیت کریمہ

کا مصداق ہوا وہی کہ ھُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا الآیۃ اور بعضی سوای حنفی مذہب کی اور مذہبون کو نہایت
ہی قبیح جانتی ہین اور طرفین کی متعصبون کی یہانتک نوبت پہونچی کہ ایکدوسری کی
صورت سی بیزار السلام علیک اور مصافحہ ترک غیبت کا بازار گرم بغض و عناد شعار
جھگڑا ناحق مروج کہ ایسی امور بالاتفاق حرام ہین نہ حدیث مین جائز ہین اور حنفی
مذہب مین بیاک اختلافی مسائل کہ اکثر اختلاف مستحبات اور مکروہات مین ہی و نیز
جھگڑتی اور لڑتی ہین اور ایک دوسری پر جھوٹی نالشین کرتی ہین ؎ حرص و
عداوت و حسد و کینہ و ریا ۔ این جملہ شد حلال محبت حرام شد شیخ عبد الحق سائل
ان مسائل کی کہ اللہ تعالی انکو جزای خیر دی مرد نیت بخیر اور معتدل المذہب
اور دونو گروہ کی خیر خواہ ہین اونکو دونو گروہ کی متعصب بدی سی یاد کرتی ہین
بعضے حنفی متعصب انکو لامذہب کہتی ہین اور بعضی محمدی متعصب انکو آدھا کوڑھی
کہتی ہین خیر بہر صورت اللہ جلشانہ کی رضامندی درکار ہی ؎ نیا ساتی از
جانب ہیچ کس ۔ برو جانب حق نگہدار و بس ۔ چو راضی شد از بندہ یزدان
پاک ۔ گر اینان نگردند راضی چہ باک ۔ اللہ تبارک و تعالی ہدایت کری ہم سب
کو کہ ایک دوسری سی دشمنی نہ رکھین اور بغض اور عداوت اور غیبت اور جھگڑا
ناحق وغیرہ کہ یہہ امور بالاتفاق حرام ہین انسی توبہ کرین اور اختلافی مسایل مین
جسکو جس عالم دیندار کی قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرین اور آپس مین محبت
اور پیار رکھین اور موت اور قبر اور قیامت کو یاد رکھین اور آپس مین اتفاق کرکے
بڑی بڑی کام دینی جیسی دفع شرک اور بدعت اور ادای نماز اور زکوۃ اور روزہ
رمضان اور حج اور حاجت روائی مساکین اور صاحب حاجات کی اور نکاح بیوگان اور
ادای جمعہ و عیدین اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد و مدارس اور اشاعت

علوم دین وغیرہ امور خیر مین کوشش کرین اس مقام مین اگر کوئی صاحب
یون کہی کہ ہمکو دوسری شخص پر امر خلاف شریعت دیکھکر غصہ آجاتا ہی تو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ اوس دوسری شخص کو چاہیئی کہ تم پر بہی ایسا ہی غصہ آوی یعنی جیساکہ تم اونکی
عمل کو خلاف شریعت جانتی ہو بسبب اسکی کہ تمہاری مذہب کی خلاف ہی اسیطرح
تمہارا عمل اوسکی مذہب کی خلاف ہی اور جب ایسا ہو تو خوب ہی جوتی چلی نعوذ باللہ
منہا اور جان لو کہ جو کوئی کسی عالم کی فتوی پر عمل کرتا ہی وہ خلاف شرع نہین ہی صحابہ
اور تابعین اور مجتہدین رض اور اونکی شاگردون اور مقلدون مین سیکڑون مسایل مین
اختلاف رہا ایک دوسری کو خلاف شریعت نہین جانتا تہا اور ایک دوسری پر غصہ نہین
ہوتا تہا میزان الشعرانی مین ہی صـ۵۴ وقد وقع الاختلاف بین الصحابۃ فی الفروع
وہم خیر الامۃ وما بلغنا ان احدا منہم خاصم من قال بخلاف قولہ ولا عاداہ ولا نسبہ الی خطاء
ولا قصور نظر اور اوسی مین ہی صـ۲۴ الجدال فی الشریعۃ من بقایا النفاق بلکہ
بعض اوقات کسی مسئلہ مین صحابہ کرام نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اختلاف کیا
اور حضرت اون پر غصہ نہین ہوئی بلکہ خوش رہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی کچہہ اسکا بہی
بیان ہوگا بیچ تائید مسئلہ اور مسئلہ کے اور حضرت ابوحنیفہ رح کبہی اپنی شاگردون پر
غصہ نہین ہوئی کہ تم مسایل مین ہم سی اختلاف کیون کرتی ہو اب بتلائیی کہ تم صاحب
اس غصہ مین عامل بالحدیث ہو یا مقلد حضرت ابوحنیفہ رح کی اور جاننا چاہیی کہ جتنی
مسائل اختلافی مین دونو گروہ کی متعصب بی تحقیق اور بلاتامل جہگڑتی لڑتی ہین اصل
اون سب کی کل تین مسئلی ہین ایک یہہ کہ جب مخالف مسئلہ فقہ کی حدیث صحیح پاوے
کس پر عمل کری دوسرا یہہ کہ ہر مسئلہ مین تقلید معین ایک ہی مذہب کی واجب
ہی یا نہین تیسرا یہہ کہ سوای چار مذہب مشہورہ کی اوروں کی تقلید بہی جایز ہی
یا نہین سو ان تینون مسائل مین بڑی اکابر علمای اہل سنت بلکہ خاص حنفی مذہب کی

علما کو اختلاف ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ مین اسکا بیان ہوگا پہر جبکہ
ایک شخص کا عمل مطابق قول کسی عالم دیندار اہل سنت کی ہوا اوسکو بدمذہب جاننا
اور اوس سی دشمنی رکہنا گویا حقیقت مین اوسی عالم دیندار کو برا اور بدمذہب
جاننا ہی نعوذ باللہ منہا ہان بعد تحقیق تام حتی الوسع کی کسی عالم کی قول پر
گمان خطا کا رکہنا اور اوس قول کو قبول نکرنا یہ امر برا نہین ہی بدمذہب
جاننا اور چیز ہی اور ظن خطا کا رکہنا اور چیز حضرات صحابہ اور تابعین اور
مجتہدین بہت مسائل مین دوسری حضرات کو خطا پر جانتی تہی نہ بدمذہب اور
اونسی دشمنی نہین رکہتی تہی جیسا کہ حضرت شافعی نے باوجود مخالفت کی
صدہا مسائل مین حضرت ابوحنیفہ سی فرمایا کہ سب فقہا فقہ مین ابوحنیفہ کا کنبا
ہین اور فرمایا حضرت احمد حنبل نے ما صلیت صلوٰۃ منذ اربعین سنۃ خلف
الشافعی الا وانا ادعو للشافعی کذا فی الاحیاء وکذا قال یحیی بن سعید اور
حضرات ایک دوسری کی مقلدون کی اعمال کو صحیح جانتی تہی جیسا کہ علامہ شرنبلالی
حنفی نی نقل کیا سید بادشاہ شارح تحریر سی بیچ عقد فرید کی ان مالکا لم یقل ان
من قلد الشافعی فی عدم الصداق ان نکاحہ باطل ولم یقل الشافعی ان من قلد مالکا
فی عدم الشہود ان نکاحہ باطل کذا قال اکمل صاحب العنایۃ فی کتاب التقریر بلکہ
خود ان حضرات کی شاگرد خاص بہت مسائل مین مخالف تہی اپنی اوستادونسی
نہ دشمن اور بی عقیدت اور بی ادب اور نہ اوستاد اونسی بیزار تہی چنانچہ انشاء اللہ
تعالیٰ بیان ہوگا ایسا ہی اب علما کو چاہیی کہ اگر کوئی انکی قول پر اعتماد نکری اور
دوسری عالم کی فتوی پر عمل کری اس بات کو برا نجانین بلکہ اپنی معتقدون کو فرما دین
کہ تمکو جس مسئلہ قیاسی اختلافی مین جس عالم کی قول پر اعتماد اور حسن ظن زیادہ ہو
اوسکی قول پر عمل کرو اور صورت اختلاف مین ایک عالم دوسرے عالم کو مخطی جانی نہ

نہ فاسق اور گمراہ چنانچہ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے لکہا ہی بیچ جواب سؤال ادرہ
مسئلہ کی اور اگر کسی مسئلے مین ایک مولویصاحب دوسرے مولویصاحب کی خطا
معلوم کرین بیچ وعظ یا فتوی وغیرہ کی تو ظاہر مین ذکر نکرین بلکہ تنہائی مین سمجہا دین
اور اگر اونکی سمجہہ مین نآوی تو اس خلاف کے دفع کرنیکو اونپر جبر نکرین بلکہ عوام الناس
سی کہدین کہ اس مسئلہ مین ہمارا اور اونکا اختلاف ہی اور اس اختلاف کا کچہہ
مضائقہ نہین آور اگر اپنی خطا معلوم ہو تو بلا تامل قبول کرین ایکدفعہ مولانا سعادتعلی
صاحب سہارنپوری مرحوم نی مولانا نوازش علیصاحب ساکن باندی مرحوم سی
کہا ایسی وقت مین کہ اوسوقت صرف یہ فقیر اونکی خدمتمین حاضر تہا کہ فلانا مسئلہ
عدت کی باب مین جو آپنے لکہا ہی میری نزدیک وہ روایت مرجوع ہی مولانا
نوازش علی حرمی فی النور رغبت نفس سے کہا کہ میری تحریر کی کاغذ کو پہاڑ ڈالیی
اور مسئلہ صحیح لکہہ دیجیی مین اوسپر اپنی مہر کر دونگا آور ایکدن مولانا مظفر حسین صاحب
مرحوم کاندلہ والی نی ایک طالب علم سی کہا کہ فلانی مسئلہ مین مجکو بعد تحقیق کے
مولانا سعادتعلی صاحب سے معلوم ہوا کہ تمہارا قول حق ہی اور مین خطا پر تہا آور
مولانا ممدوح نی نقل کیا کہ مولوی عبد الحلیم صاحب مسافر وارد دہلی کہ عامل بالحدیث
تہی ایکدفعہ مناظرہ مین کتاب سی اونکو اپنی خطا معلوم ہوئی اوسوقت مجکو اونکی
چہرہ پر نہایت ہی بشاشت معلوم ہوئی مین نی سبب خوشی کا پوچہا فرمایا کہ نہایت
خوشی کی بات ہی کہ بندہ اپنی خطا پر مطلع ہو جاوی آور حافظ عبد اللہ صاحب
ساکن بگیدہ نی نقل کیا کہ مولوی محمد رمضان مرحوم ساکن رہم اور مولوی محمد خیر
صاحب مرحوم ساکن سنام مین ایک مسئلہ مین مناظرہ تہا دوسری دن مولوی
محمد رمضان صاحب نے اوس مجمع مین آئی ہی فرمایا کہ لوگو جس مسئلہ مین کل ہم
گفتگو کر رہی تہی رات مجکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہو گئی آور ایسا ہی جناب مولوی

قطب الدین خان صاحب اور مولوی محمد شاہ مرحوم ساکن بودہیانہ کا حال دیکھا کہ
اپنی خطا کا مجمع مین اقرار کرلی تہی اور ایسا ہی حال حضرات مجتہدین کا تہا کہ بہت
مسائل مین اپنی قول سی رجوع اور اقرار خطا کا کیا اور ایسا ہی منقول ہی بارہا
حضرت عمر رضا اور حضرت مرتضی علی رضی سی او رچاہیی کہ ایک عالم دوسری عالم کا
وعظ سننی سی منع نکری کیونکہ مقصود رواج دینا امر دین کا ہی نہ ظاہر کرنا اپنی فضیلت
کا اور نہ حاصل کرنا شرف اور مال و نام آوری کا حدیث شریف مین آیا ہی ما
ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ
رواہ الترمذی والدارمی کذا فی المشکوۃ فی کتاب الرقاق اور اگر کوئی مسئلہ اپنی کو
معلوم نہو صاف کہدین کہ مین نہین جانتا بزرگان دین حتی المقدور مسئلہ کا حوالہ
دوسرے ایسے علما پر کردیتی تہی جو اونسی بہتر جاننی والی تہی بلکہ بعض وقت بعض مسئلہ
مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہی فرمادیتی تہی کہ مجکو اس بات کا علم نہین
چنانچہ انشاء اللہ تعالی ان امور کا مذکور ہوگا بیچ جواب مسئلہ کی اس رسالہ مین
ایکدفعہ مینی کئی مسئلے مولوی مظفر حسین صاحب سے پوچھی مجکو اپنی ساتہہ سہارنپور
کو لیگئے تاکہ اون مسائل کا جواب مولانا سعادتعلی صاحب و مولانا حافظ احمد علی صاحب
سی حاصل کروادین ایکدفعہ ایک مسئلہ کی تحریر مین نی مولوی سعادتعلی صاحب سے
چاہی فرمایا کہ اس کام کی ہمت اللہ جل شانہ نی مولوی نذیر حسین صاحب کو دی ہے
ایکدن مولانا حافظ احمد علی صاحب ظلہ کی خدمت مین بعض مسائل تقلید مین گفتگو تہی
فرمانی لگی کہ ان مسائل مین ہمکو مولانا نذیر حسین صاحب کے بات کا جواب نہین آتا
اون کی جواب مین ہم چپ ہوجاتی ہین مولانا محمد قاسم صاحب ظلہ کی بہت عادت
ہی یہ کہدینا کہ مین اس مسئلہ کو نہین جانتا اور برادرم مولانا محمد حسین فقیر ظلہ نی
بارہا اس فقیر کو خجالت دی جب کسینی اونسی کچہہ پوچہا یہ فرمایا اس سی پوچہو ایکدفعہ

لودہیانہ مین کئی وعظ خیر خواہ خلایق موجود تہی جناب مولانا علاء الدین قدس سرہ
سی لوگون نی خواہش وعظ کی کری فرمانی لگی ؎ چو کاری بفضولی من برآید
مرا در وی سخن گفتن نشاید ۔ اور مولانا حافظ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ ساکن پیچھی
کا یہہ حال تہا کہ جب تلک کوئی اور واعظ اور مفتی دیندار موجود ہوتا ہرگز وعظ
کہنی اور فتوی دینی پر راضی نہوتی انتہی اور چاہیی کہ اس سوال سی یہ نیت نہو کہ فلانا
عالم اول جواب اس مسئلہ کا لکہے اور مین اوسکی خطا کو پکڑون اور اوسکو بدنام
کردون بلکہ یہ نیت ہو کہ سائل اپنی مراد کو پہنچی کہین سی پہنچی اگر ایسا ہی حال ہو
عوام اور علما کا تو انشاء اللہ تعالی کیا ہی خیر اور برکت اور بہتری ہو دنیا اور
آخرت کی اور ایسا ہی حال تہا سلف صالح کا چنانچہ انشاء اللہ تعالی اس رسالہ
مین بیان ہوگا لیکن جو مسئلہ کہ ہر مذہب مین متفق علیہ ہو جیسا کہ جہوٹ اور غیبت
اور حسد اور بغض اور شراب خواری اور زنا اور مزامیر اور معازف کا بجانا اور سننا
اور تعزیہ اور شدہ اور علم اور جہنڈی کا پوجنا اور بنانا اور رشوت لینا اور بیگانا
حق دبا لینا اور بدعات اور رسوم کا پابند ہونا اور سوای اسکی ایسی کام کہ کسی مذہب
مین درست نہین ہین ایسی امور مین اگر کسی مولوی کو برخلاف نصوص اور ساری
مذہبون کی پاوین یا وہ نام ہی کا مولوی ہو بدون علم اپنی رائی سی فتوی دیتا
ہو یا ظاہر فاسق یا مفسد یا طامع اور مداہن ہو تو لوگون کو اوسکی فتوی پر عمل
کرنیکی اور اوسکی صحبت اختیار کرنیکی ہرگز اجازت ندین بلکہ بطور شائستہ کہ نوبت
فساد تک نہ پہنچی مناظرہ کرکی ایسی شخص کو ملزم کرنا چاہیی لیکن اس مناظرہ مین
شرط ہی کہ نیت بخیر ہو یعنی ریا اور تکبر اور خودنمائی سی خالی ہو اور کوئی غرض
فاسد نہو لیکن اکثر مناظرہ مین نیت خیر کم ہوتی ہی اور اگر ہوتی بہی ہی تو جہگڑی کی
کیوقت ریا آجاتی ہی اور اپنی بات کا پچ پڑجاتا ہی اور نوبت بلند آوازی

اور فساد تک پہنچتی ہی اور طرفین بندہ جاتی ہین بہتر یہی ہی کہ جھگڑے مناظرہ کر
بچین لیکن لوگون کو اوس مفسد بدعتی سی بی اعتقاد کر دینا چاہیی اور اگر بہت
ضرورت ہو مناظرہ ہی کرنا چاہیی لیکن جن شرطون سی کہ مذکور ہین احیاء العلوم سے
دریافت کرنا چاہیی کہ مناظرہ مین کتنے آفات کا خوف ہی اور فتوی دینے مین
علماء سلف کا کیا حال تہا بہرصورت مقصود یہہ ہی کہ ایسے مین فساد اور نزاع اور
تبغض اور غیبت اور چغلی اور عداوت اور جھگڑا نا حق کہ ایسی امور بالاتفاق حرام
ہین ہرگز ہرگز نہ کہنا چاہیی اور متفق ہوکر رسوم خیر کو رواج دینا اور بدعات اور
رسوم بد کو مٹانا اور باوجود اختلاف مسائل کے ایسے مین خوش دل اور ایک دوسرے کے
خیر خواہ رہنا چاہیی نہ یہ کہ ایسے ہو کہ اکثر بدعتیون اور بدمذہبون کا مضحکہ
بن جاوین چنانچہ اب بعض بدعتی یہ حال دیکھکر کہتے ہین **ب** چو دشمن بدشمن
شود مشتغل ٭ تو با دوست بنشین بآرام دل ٭ اب سب عالی خادمین یہ عرض ہے
کہ اس نزاع کو مختصر کرو اور درپی ہدایت خلق اللہ کے ہو اور متفق ہوکر بدعات اور
امور شنیعہ کہ بالاتفاق ممنوع ہین اونکی دفع مین کوشش کرو اللہ تعالی فرماتا ہی ٭
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم ۔ یعنی آپسمین مت جھگڑو پہر بزدل ہو جاوگے
اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی واللہ الموفق **مسئلہ** ہم یقینًا جانتے ہین کہ اللہ تعالی
نے ہمکو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم دیا ہی لیکن جو مسئلہ
قرآن شریف اور حدیث شریف سی اچھی طرح معلوم نہوا اوسمین کسی مجتہد خاص کی
تقلید کرنا جائز ہی یا نہین **جواب** جائز بلکہ لازم ہی جس مقام مین اور مذہب
کی کتب اور کتاب صحیح حدیث موجود نہون انتہی **تائید** نقل کیا حضرت شاہ ولی اللہ
نے بیچ رسالہ انصاف کی نہر الفایق سی فاذا كان انسان جاهل في بلاد الهند
وما وراء النهر وليس هناك عالم شافعي ولا مالكي ولا حنبلي ولا كتاب من كتب هذه المذاهب

وجب علیہ ان یقلد لمذہب ابی حنیفۃ ویحرم علیہ ان یخرج عن مذہبہ لانہ حینئذ یخرج عن عنق
ربقۃ الشریعۃ ویبقی سُدی مہملا بخلاف ما اذا کان فی الحرمین فانہ تیسر لہ هناک
معرفۃ جمیع المذاہب الخ ف مذہب حنفی سے نکلنا حرام ہی بسبب اسکی کہ اوروں
کی روایت اور حدیث نہین ملتی جیسا کہ عبارت گذشتہ سی ظاہر ہی اور جبکہ ملی
تو حرام نہین اور رسالہ دافعۃ البلوی مین بمہر مفتی صدر الدین صاحب مرحوم
اور مولوی سید نذیر حسین صاحب اور مولوی علیم الدین صاحب عظیم آبادی اور
مولوی قطب الدین خان صاحب اور مولوی حفیظ اللہ خان صاحب اور مولوی
محمد اسد علی صاحب اور سید محمد ہاشم صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب اور خواجہ
ضیاء الدین صاحب مزین اور مرقوم ہی کہ ایک شخص تقلید ائمہ مجتہدین کی مثل
حضرت ابو حنیفہ رح وغیرہ کی عبادات اور معاملات مین کرتا ہی اس عقیدہ سی کہ
یہ لوگ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی علماء اور بیان کرنیوالی سنت نبوی
کی ہین اور انکا اتباع صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی کرتا ہی اور انکو متبوع مستقل نہین جانتا اور بسبب کم علمی اپنی کی اور میسر نہونی
اسباب تحقیق کی مفصل دلیلین مسائل معمولہ کی نہین جانتا اور بسبب حسن ظن کی
بیچ حق امام متبوع اپنی کی امام ہی کی تقلید پر اکتفا کرتا ہی آیا یہ تقلید جائز ہی یا نہین
اور اس مقلد کی اعمال صحیح اور مقبول ہین یا نہین الجواب تقلید مذکور جائز ہی
اور اس مقلد کی اعمال و عبادات صحیح اور مقبول ہین لیکن اس شخص کو چاہیے
کہ نظر اوپر اسباب تحقیق کی رکھی بارادہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کما انہم
اتفقوا علی جواز التقلید للمجتہدین مع العلم بان المجتہد یخطی ویصیب مع الاستشراف
لنص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسئلۃ والعزم علی انہ اذا ظہر حدیث صحیح خلاف قولہ
فیہ ترک التقلید واتبع الحدیث کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ اور اوسی رسالہ مین المسئلۃ

حقمین لکہا ہی کہ ان کو مشرک اور بدعتی کہنا بہت برا ہی اور انکی پیچہے نماز درست ہے بلا کراہت انتہی اور کتاب حجۃ اللہ البالغۃ مین ہی صفحہ ۱۵۹ منہا ان ہذہ المذاہب الاربعۃ المدونۃ المحررۃ قد اجتمعت الامۃ او من یعتد بہ منہا علی جواز تقلیدہا الی یومنا ہذا و فی ذلک من المصالح ما لا یخفی الخ اور اوسی کتاب مین ہی ۱۶۱ لکن لما لم یکن لہ علم بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بطریق الجمع بین المختلفات من کلامہ ولا بطریق الاستنباط من کلامہ اتبع عالما راشدا علی انہ مصیب فیما یقول ویفتی ظاہرا متبع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خالف ما یظنہ اقلع من ساعتہ من غیر جدال ولا اصرار فکیف ینکرہ احد مع ان الاستفتاء والافتاء لم یزل بین المسلمین من عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما الخ اور اوسی مین ہی فان اقتدینا بواحد منہم فذلک لعلمنا بانہ عالم بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فلا یخلو قولہ اما یکون من صریح الکتاب والسنۃ او مستنبطا عنہما الی ان قال فہذا ایضا معزی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن فی طریقہ ظنون ولولا ذلک لما قلد مومن مجتہدا الخ اور صراط مستقیم تصنیف مولانا محمد اسماعیل مرحوم مین ہی در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است الخ **ف** ان مسائل مرقومۃ الصدر سے معلوم ہوا کہ اس وقت چارون مذہب مشہورہ کی تقلید کی جائز ہونی پر اتفاق ہی سب یا اکثر مسلمانونکا اور اسمین بڑی مصلحت ہے اور یہ کہ در صورت میسر آنی کتب مذاہب کے یا روایت صحیح کی کسی کتاب معتبر سی جس مجتہد کی تقلید کرنی جائز ہی اور در صورت نملنی سوای کتب اور روایات ایک مذہب کے اوسی ایک مذہب کی تقلید لازم ہی اور یہ کہ علما کا اتفاق ہی تقلید کی جائز ہونی پر اور یہ کہ حضرات مجتہدین کی تقلید اس نیت سی ہی کہ یہ حضرات بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہین اور اونکی مسائل نکالے ہوئی مین کتاب و سنت سے اور یہ کہ جس مسئلہ مین حدیث صحیح پاوی اوسمین تقلید کو

ترک کریں حدیث پر عمل کریں اور یہ کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے خطا اور دوسرے
علماء دہلی کی منکر تقلید نہیں ہیں جیسا کہ گمان فاسد بعض صاحبوں کا ہی ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ جو علماء دین کہ منکر وجوب تقلید ایک مذہب معین کی ہین لوگون نے
اونکو منکر تقلید مطلق کا سمجھہ کہا ہی جیسا کہ منکران مقرر کرنی روز سیوم و چہلم کو منکر
ایصال ثواب اور منکران ہیئت ختم مروجہ کو منکر درود و فاتحہ اور مانعان گور
پرستی کو منکر کرامات اولیا سمجھہ لیا ہی واللہ اعلم بالصواب البتہ بعضی عوام الناس
اور بعضی طالب علم متعصب بیچ اختلافی مسائل کے آپس مین ناحق دشمنی اور جھگڑا
اور فساد کرتی ہین اور کچھہ کچھہ بیہودہ الفاظ بولتی ہین سو بعضی لوگ اون عوام
کی حرکات کو خواص کے ذمہ لگا کر اونکی غیبت کرنی لگتی ہین اور یہانتک نوبت
پہنچی کہ جناب مولانا قطب الدین خان صاحب اور مولانا سید نذیر حسین صاحب کے
غیبت کرنی لگی مسلمانون کو چاہیے کہ علما کا احسان اپنی اوپر جانین اور اونکے
وجود کو غنیمت سمجھین علم پڑھانا خصوصا علم حدیث کو رواج دینا یہان تک کہ پنجاب
اور ولایت مین حدیث کی رواج پایا اور حدیث کی کتابون کی تصحیح اور محشی کرنی چھاپنا
اور فتوی لکہنا اور دین کی کتابون کو ہماری زبان مین ترجمہ کرکی آسان کر دینا
اور وعظ کہنا اور قضایا کو فیصل کرنا اور سوائی اسکے کتنی احسان ان علماء کی ہم
مین اور ہر مسئلہ مین خطا سی معصوم ہونا کسی عالم کی شان نہین **فائدہ** کسی مہدی سی سلیم الطبع کو
نفس تقلید سی انکار نہین لیکن بعضی صاحبون کو لفظ تقلید سی انکار ہی وہ اپنی تئین مقلد نہین کہتے اور
سنی اور غیر مقلد کہلاتی ہین اسواسطی کہ تقلید سی مراد ہی تقلید ایک مذہب معین
کی چنانچہ میزان الشعرانی مین ایک جگہہ اس بات کا اشارہ ہی اور یہ صاحب
پابند مذہب معین کی ہین نہین پھر مقلد کہان ہوئی نا اسواسطی کہ تقلید کہتی ہین
کسیکے قول قبول کرنیکو بدون دلیل کے جیسا کہ کتب اصول مین ہی اور حضرات علماء

مجتہدین کی قولون پر عمل کرنیکی دلیل ہے آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون تو ان حضرات کی قول پر عمل کرنا تقلید ہوا یا اسواسطی کہ تقلید کی
حقیقت ہے عمل کرنا اوپر قول اوس شخص کے جسکا قول حجت شرعی ہو جیساکہ
عضد الفرید مین ہے التقلید عمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج الاربعة الشرعیة بلا حجة
منہا اور تحریر اور شرح تحریر مین ہی التقلید العمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج الا
بالاعتماد علی فائدة الخ اور حضرات مجتہدین کا قول ادلہ اربعہ شرعیہ مین
ہی او سپر عمل کرنا تقلید ہوا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہ بات ٹھیک ہے ہم
اس امر مین نزاع نہین کرتی کیونکہ محض نزاع لفظی ہی اور حضرات ائمہ مجتہدین
کی قول پر عمل کرنا اور اونکی تعظیم اور فضیلت بہر صورت ہماری اور
تمہاری نزدیک ثابت ہی لیکن بعض اہل اصول نے عمل بقول مجتہدین کو لفظ
تقلید سی تعبیر کیا ہی اور آیۂ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر دلیل کلی ہی مجتہدون کے قول
عمل کرنیکی اور دلیل ہر مسئلہ جزئی کی عمل کرنیوالی کو معلوم نہین ہوتی تو اس
سبب سے وہ مقلد ہوا اور انکار لفظ تقلید سی عوام الناس کو وحشت پیدا ہوتی
ہی سو اسواسطی آپ صاحب ہی وقت پوچھنی کسیکے کہ تم مقلد ہو یا نہین اگر
فرمادیا کرین کہ مسائل قیاسی اجتہادی مین ہم مقلد ہین تو کچھہ مضایقہ نہین اور
مسئلہ اصول کا بھی بیان کر دیا کرین اور بعضی شخص بسبب بی علمی اور کم نظری
کے یا بسبب تعصب کے مطلق تقلید سی انکار کرتی ہین اور فقہ کو پسند نہین
کرتی ایسی لوگ باتفاق غلطی پر ہین اور اونکی بعضون کے قول یہان نقل
کیے جاتی ہین قولہم ہم مذہب کو نہین جانتی ہم محمدی ہین سو اسکا جواب
یہ ہی کہ بیشک تم مذہب کو نہین جانتی ہو بسبب نہونی علم کی اور ہم بھی محمدی
ہین اور محمدی کہلانا ہمارا فخر ہی الحمد للہ تعالی ہم اور تم اور سب کو محمدی ہی رہنا

اور محمدی ہی ماری اور محمدی ہی اونہاوی اور جو کوئی اِس لقب سے گہبراکر
بُرا ہی سمجھے ہی لیکن اب جان لو کہ مذہب اوسکو کہتی ہین کہ جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سی اچھی طرح ظاہر ہنوا اوسمین مجتہدون نی قیاس صحیح کو خرچ کیا جسکی
سمجھ مین جسطور آیا وہی اونکا مذہب ہے اور ہمکو اور تمکو کہ طاقت قیاس کرنیکی
نہین ایسی مسائل مین ضرور ہوا کہ اونکی پیروی کرین اور چونکہ اون بزرگون
نی ایسی مسائل کو حضرت محمد صلعم کی کلام مبارک سی نکالا ہی اسوسطی اونکی
پیروی کرنیوالا بہی محمدی ہی ہوتا ہی **قولہم** ابوحنیفہ رض کو قیاس کرنی پر اگر بہ
قیامت کی دن پرسش ہوگی تو کیا جواب دینگی **جواب** اگر پرسش ہوگی
تو جو جواب حضرت معاذ رض دینگی وہی جواب حضرت ابوحنیفہ رض دینگی
مشکوۃ شریف مین ہی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ
الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان
لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی
سنت رسول اللہ صلعم قال اجتہد برأیی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ
رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور قیاس کرنا دوسری صحابہ رضی اللہ
عنہم سی بہی منقول ہی فرمایا مولانا اسمعیل شہید مرحوم نی بیچ ایضاح الحق کے
مسئلہ ثانیہ احکام مستنبطہ مجتہدین سابقین خواہ باین وجہ باشد کہ فلان امر
واجب است یا مندوب یا مباح یا مکروہ یا حرام یا باین وجہ باشد کہ فلان امر مر
فلان امر است یا شرط او یا باعث حکم او یا سبب او یا لازم او یا اثر او یا ثمرہ او یا مانع
او یا عوض او و امثال آن و مراد از امر اعم ہست از آنکہ از جنس عقاید عقلیہ
باشند یا امور قلبیہ یا افعال جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات ہمہ از

قبیل بستہ حکمیہ است ہرگز در قسمی از اقسام بدعت داخل نیست چہ حکم مذکور
بلکہ قبیل محدثات اصلا نیست چہ جائیکہ از بدعات باشد الخ اور قیاس مجتہدین
قرآن شریف سی بہی ثابت ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ولو ردوہ الی الرسول
واولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم الایہ **قولہم** ابوحنیفہ رح کی تقلید کرنا
کس آیت اور حدیث سی ثابت ہی **جواب** تقلید خاص حضرت ابوحنیفہ رح کی
کسی آیت اور حدیث سی ثابت نہین فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون
اوس اتفاق ہی جمہور اہل سنت کا اسپر کہ حضرت ابوحنیفہ رح بہی اہل ذکر سی
ہین اور چونکہ اس ملک مین اکثر مسائل قیاسی انہین کی مذہب کی پائی
جاتی ہین اسواسطی اوسپر عمل کیا جاتا ہی **قولہم** مجتہدون نی اختلاف
کرکی دین کو متفرق کردیا اور اللہ تعالی فرماتا ہی ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئ **جواب** اس آیہ کریمہ مین اختلاف اصول یہود اور
نصاری کا مراد ہی نہ اختلاف فروع اس امت کا بلکہ حدیث شریف مین ہی
اختلاف امتی رحمۃ وکان الاختلاف علی من قبلنا عذابا او قال ہلاکا ۞
کذا فی المیزان الشعرانی صفحہ ۴۵ اور یہہ اختلاف فروع صحابہ کرام رض مین بہی تہا
بلکہ کسی مسئلہ مین حضرت کی سامنی صحابہ مین اختلاف ہوجاتا تہا اور حضرت
صلعم خوش رہتی تہی چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پہر صحابہ کرام رض
ملکون اور شہرون مین متفرق ہوگئی اور اونسی تابعین نی فیض حاصل کیا
اور اونسی اور مجتہدون نی حاصل کیا پہر جس شہر مین تابعی یا اور مجتہد
پیشوا ہوا اوسیکا مذہب جاری ہوا اور ان حضرات نی جو اختلاف کیا
سو اسواسطی کہ جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی اچہی طرح اونپر منکشف نہوا یا حدیث
نہ ملی ناچاری کو اوسمین قیاس صحیح کو خرچ کیا کسی نی کچہہ سمجہا اور کسی نی کچہہ

پہر ہر مجتہد کو اوسکی اجتہاد پر انشاء اللہ تعالی ثواب ہی ملیگا کذا فی الرسالۃ الانصاف
تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم اور اوسی رسالہ مین ہی ہیچ قصہ
تحصیب یعنے نزول فرمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ البطح کے وقت کوچ
کے مناسی طرف مکہ کے کہ حضرت ابوہریرہ رض اور ابن عمر رض نی یون سمجہا کہ
یہان اوترنا سنت ہی سنتون حج کیسے اور حضرت ابن عباس رض اور عائشہ رض
نی یون سمجہا کہ یہہ امر اتفاقی تہا اور رمل یعنی اکڑ کر چلنا طواف مین اکثر اہل علم
نی یون سمجہا کہ سنت ہی اور حضرت ابن عباس رض نے سمجہا کہ سنت نہین حضرت
نی ایک ضرورت کیواسطی کیا تہا کہ مشرک کہنی لگی ہتی کہ حطمتہم حمی یثرب اور حضرت
صلعم کا حج شریف بعضی صحابہ نی سمجہا کہ تمتع تہا اور بعضون نی سمجہا کہ قران تہا
اور بعضون نی سمجہا کہ افراد تہا اور حدیث شریف ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ
علیہ نقل کیا اسکو حضرت ابن عمر رض نی اور حضرت عائشہ رض نی یون فرمایا
کہ ابن عمر رض کو اسمین سہو ہوا کہ میت پر رونیکو سبب عذاب میت کا اور حکم عام
سمجہا بلکہ گذری حضرت صلعم ایک عورت یہودیہ پر کہ اوسکی گہر والی اوسپر روتی ہتی
آپ نی فرمایا کہ اوسپر روتی ہین اور وہ اپنی قبر مین عذاب پاتی ہی اور حضرت
کا کہڑا ہونا واسطی جنازہ یہودی کی کسی نی یون سمجہا کہ ملائکہ کی تعظیم کی لیے
ہی اور عام ہی کہ جنازہ مومن کا ہو یا کافر کا اور کسی نی یون سمجہا کہ موت
کی ہول سی ہی اور کسی نی یون سمجہا کہ حضرت یہودی کی جنازہ کیواسطے
کہڑی ہوئی بسبب مکروہ جاننی اس بات کی کہ یہودی نبی صاحب کے سر سی
اونچا ہو اور یہہ کہڑا ہونا خاص ہی کافر کے جنازہ کی لیے اور حضرت نے متعہ
کی اجازت دی سال خیبر مین پہر منع فرمایا پہر اجازت دی سال اوطاس
مین پہر منع فرمایا ف فقیر مولف کہتا ہی کہ حضرت ابن عباس رض نی اسا

قول سے رجوع فرمایا چنانچہ صحیح ترمذی مین ہی روی عن ابن عباس شئی من
آلرخصۃ فی المتعۃ ثم رجع عن قولہ حیث اخبر عن النبی صلعم الخ اور اکثر نے یہہ سمجھا کہ
اجازت تھی اباحت کی اور منع فرمانا منسوخ فرماتا ہی اور منع فرمایا حضرت نے
مُنہ کرنیسے طرف قبلہ کے بیچ استنجا کی بعضون نے اس حکم کو عام اور غیر منسوخ
سمجھا اور جابرؓ نے حضرتؐ کو دیکھا ایک برس پہلے وفات شریف کے کہ رو بقبلہ
بول کرتی تھی اونہون نے پہلے حکم کو منسوخ سمجھا اور ابن عمرؓ نے حضرتؐ کو دیکھا
قضاء حاجت کرتی پشت بقبلہ اونہون نے اس امر کے ساتھہ سب کے قول کو رد
کیا اور بعضون نے دونون روایتون کو جمع کیا حضرت شعبی وغیرہ نے یون سمجھا
کہ منع ایسا امر سے خاص ہے میدان مین اور جب حاطہ مین ہو تو مضایقہ نہین
خواہ رو بقبلہ ہو یا پشت بقبلہ اور بعضون نے یون سمجھا کہ منع حکم عام ہی اور جائز
ہونا شاید خاص ہے واسطے رسول کریم صلعم کے انتہی اور وجوہ اختلاف کی
مفصل دیکھنا چاہو تو رسالہ انصاف اور حجۃ اللہ البالغہ مین دیکھنا چاہیی صفحہ ۱۴۴ سے
صفحہ ۱۴۹ تک اور یہہ بھی جان لینا چاہیی کہ اگر اختلاف مع الائتلاف
ہو اوس سی تفرقہ ہرگز نہین ہوتا تفرقہ جب ہوتا ہی کہ اختلاف
مع الاعتساف ہو اور ہر فرقہ اپنی اپنی مذہب پر ایسی اڑین کہ وقت ملنی حدیث
کی کہین یہ حدیث ہماری مذہب کی نہین فلانی مذہب کی ہی ہمکو اسپر عمل نہین
جائز جیسا کہ بعضے کہتے ہین کہ مشکوۃ شریف مین شافعی مذہب کی حدیثین ہین
یا یون اعتقاد رکھین کہ جو کوئی چند مسائل مین حنفی مذہب پر عمل کر چکا اوسکو
دوسری مسائل مین بھی شافعیؒ وغیرہ کی قول پر عمل درست نہین اور جو کوئی
چند مسائل مین شافعی کے مذہب پر عمل کر چکا اوسکو کسی مسئلہ مین ابو حنیفہؒ وغیرہ
کی قول پر عمل جائز نہین سو ایسی باتین حضرات مجتہدین نے ہرگز ہرگز نہین فرمائین

۲۱

اور ان متعصبون کی ایسی حرکات سی حضرات مجتہدین پر اعتراض نہین وارد ہوسکتا

قولہم حنفی شافعی کہلانا کچھ ضرور نہین بلکہ محمدی کہلانا چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہی نہ شافعی اور حنفی وغیرہ ہونیکا *

جواب بلاشک یہ بات سچ ہی لیکن جو شخص کہ مسائل قیاسی حنفی یا شافعی یا اور مذہب کی عمل مین لاتا ہو اوسکو اگر کوئی پوچھی کہ تم قیاسی مسائل کس مذہب کے استعمال کرتی ہو اوسوقت اوسکی جواب مین اگر کہا جاوی کہ قیاسی مسائل مین فلانی فلانی مذہب پر میرا عمل ہے تو اسمین کیا قباحت ہے اپنا لقب محمدی ٹھہرانا ایمان کی بات ہی لیکن حنفیون اور شافعیون وغیرہ کو محمدیت سی باہر نکالنا چاہیے کیونکہ یہہ لوگ جو تقلید حضرت ابوحنیفہ رح اور دیگر حضرات مجتہدین کی کرتی ہیں محض اسیواسطی کہ یہہ مجتہدین حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بیان کرنیوالے ہین تو سب محمدی ہوئی

قولہم حافظ ابن حزم رح نی تقلید کو حرام کہا ہی

جواب حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ تک فما ذہب الیہ ابن حزم حیث قال التقلید حرام الخ انما یتم فیمن لہ ضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ وفیمن ظہر علیہ ظہورا بینا ان النبی صلعم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ وفیمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقہاء بعینہ ویری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قالہ ہو الصواب البتۃ واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علی خلافہ وفیمن لا یجوز ان یستفتی الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبالعکس ولیس محلہ فیمن لا یدین الا بقول النبی صلعم ولا یعتقد حلالا الا ما احلہ اللہ ورسولہ ولا حراما الا ما حرمہ اللہ ورسولہ لکن الخ انتہی مختصرا غایۃ الاختصار

قولہم سعدی رحمہ اللہ نی کہا ہی ؎ عبادت بتقلید گمراہی است * خنک رہروی را کہ آگاہی است

جواب حضرت سعدی خود مقلد مین امام شافعی رح کی مقلد کی قول کو دلیل لاتی ہو عدم تقلید پر اور حدیث

کی قول کی بہی کچہہ تاویل ہوگی جیسے کہ ابن حزم رہ کے قول کی ہی یا مراد کی
تقلید کسیکی بیچ شناخت اللہ اور رسول کے کیونکہ ایمان تقلیدی بعضون کے
نزدیک معتبر نہین ہے جیسا کہ کہا ہے ؎ تحقیق طلب دین تقلید؛ کفر است
بہ نزد اہل توحید؛ یا یہہ کہ تحقیق بہر صورت تقلید سے بہتر ہے اور تقلید بہ نسبت
تحقیق کے گراہی ہے **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رہ نے حدیث کو نقل نہین کیا
جواب عدم نقل سے عدم علم ثابت نہین ہوتا اور بہی بہت مجتہدین نے
حدیث کو نقل نہین کیا **قولہم** حنفی مذہب کی موید اول تو کوئی حدیث ہی
نہین اور جو ہی بہی تو ضعیف ہی **جواب** اگر زیادہ نہین تو موطا امام محمد
اور فتح القدیر شیخ ابن ہمام کی مطالعہ فرمایئے پہر کہنا کہ کوئی حدیث اس مذہب کے
موید ہی یا نہین اور بعضی حدیث اول زمانہ مین قوی ہوتی ہی پہر بعد مدت
کے بسبب کثرت راویون کے ضعیف ہو جاتی ہی محدثین اس قاعدہ کو خوب
جانتے ہین چونکہ حضرت ابو حنیفہ کا زمانہ بہ نسبت بہت محدثون کے اول ہی
تو یہہ بہی احتمال ہے کہ بعض حدیث ابو حنیفہ رہ کے نزدیک صحیح ہون اور ون
کے نزدیک بسبب داخل ہونے کسی راوی ضعیف کے سلسلہ حدیث مین ضعیف ہون
بعضی حدیث کسیکے نزدیک ضعیف ہوتی ہی اور کسیکے نزدیک قوی جسکو
جیسے راویون سے پہنچی ویسی ہی حدیث ہوئی اور ہم یہہ نہین کہتے ہین کہ
اول سے آخر تک سب اقوال فقہاء حنفیہ کے معتبر ہین بلکہ بہت اقوال بعضی متاخرین
اور متعصبین کے کچے اور بے سند ہین چنانچہ محقق حنفیہ بہی اون اقوال کو ہرگز
نہین مانتی اور اسطرح کے اقوال ہر مذہب مین ہوتی ہین **قولہم** حضرت ابو حنیفہ
کی تصنیف کوئی کتاب نہین **جواب** حضرت ابو حنیفہ رہ کے اقوال جو
اونکے شاگرد امام محمد رہ نے اونسے سنکر کتابون مین لکہی تو سند پائی گئی چنانچہ

صحابہ رض کی تصنیف بہی کوئی کتاب موجود نہین ہے لیکن اقوال ان حضرات کے کتابوںمین مندرج ہین **قولہ** اب ابو حنیفہ رح کہان ہین کہ اونسے مسئلے پوچہین ہمکو تو عالمون ہی پوچہ لینا کفایت کرتا ہے **جواب** یہ بات ٹہیک ہے لیکن علماہی جو بعضے مسئلہ قرآن وحدیث سے دریافت نہین کر سکتے ادنمین کتب فقہ سی دریافت کرکے تقلید حضرت ابو حنیفہ رح یا اور کسی مجتہد کی کرتے ہین **مسئلہ** ایسے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہہ بہی جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی اور دوسرے مسئلہ مین دوسری مجتہد کی **جواب** دونون طرح جائز ہے۔ ہل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم لما علم من استفتائہم مرة واحدا وأخرى غیرہ کذا فی مسلم الثبوت والتحریر للشیخ ابن الہمام وغیرہما والعلم بالصواب

حاشیہ اور تیسیر شرح تحریر مین ہی وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولا فی شیء فی غیرہ ای غیر ذلک الشیء کان یعمل اولاً بقول مجتہد وثانیاً فی اخرى بقول مجتہد اخر المختار کما ذکر الامدی وابن الحاجب نعم للقطع بالاستقرار التام بانہم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابة وہلم جرا کانوا یستفتون مرة واحدا ومرة غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع وتکرر ولم ینکر انتہی اور تیسیر شرح تحریر مین ہے وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولا فی حکم ای غیر الحکم الذی عمل بہ اولا المختار فی الجواب نعم یقلد غیرہ فی غیرہ تقدیر الکلام المختار جواز التقلید لغیرہ فی غیرہ للقطع بالاستقرار بانہم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابة کانوا یستفتون مرة واحدا من المجتہدین ومرة غیرہ ای غیر المجتہد المذکور حال کونہم غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع ذلک من غیر نکیر انتہی اور مسلم مین ہی ولو التزم مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفة وغیرہ فہل یلزمہ الاستمرار علیہ فقیل نعم لان الالتزام لا یخلو عن اعتقاد حقیة فیہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالى ولم یوجب علی احد ان یتمذہب

بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور تقریر شرح تحریر مین ہی اذ لا واجب الا ما اوجبہ
اللہ تعالیٰ ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتمذہب
بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویذر دون غیرہ وتہزا
لیس بمذہب حتی یجب الو خاور الخ کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
ف بعضے صاحب کہتی ہین کہ اس مقام مین واجب سے مراد فرض ہی اور
ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہین وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی سو
اسکا جواب ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
ہی جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق نی خلاصہ سی صفحہ ۱۰۳ مین پس کس دلیل
شرعی سی یہہ حکم نکالا کہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اوسکا مستحق عذاب
الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سی کہ بیان ہو چکین اور انشاء اللہ تعالیٰ
ہونگی کسیطرح حکم وجوب ثابت نہین ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی اور
جبکہ اہل اصول نی عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہ اور تابعین ثابت
کیا تو پہر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دے اور مختنم
الحصول مین ہی ہل یقلد المقلد العامل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع
بان المستفتین من عصر الصحابۃ رضی وہلم جرا کانوا یستفتون مرۃ واحدا واخری
غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع ذلک ولم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
مذہب معین غیر لازم انتہی وقال الشرنبلالی فی العقد الفرید فتحصل ما ذکرناہ انہ
لیس علی الانسان التزام مذہب معین انتہی وہکذا فی رد المحتار انتہی کذا فی الفتوی
المذکور اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین ہی منقول حضرت ابو المعانی سندی
رحمۃ اللہ علیہ سی جنکا انتقال سنہ ہجری مین ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا حجۃ علیہ

لا من جہة الشرعیۃ ولا من جہۃ العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الہمام من الحنفیۃ فی
فتح القدیر و فی کتابہ مسمّے بتحریر الاصول و بعدم وجوبہ صرح الشیخ ابن الحاجب
و عبد السلام فی مختصرہ منتہی الاصول من المالکیۃ والمحقق عضد الدین من
الشافعیۃ وذکر ابن امیر الحاج فی التحبیر شرح التحریر ان القرون الماضیۃ من
العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم او مفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا
یفتی فی شیٔ من الاحکام الا بقولہ انتہی ما فی الطوالع اور فرمایا حضرت بحر العلوم
نے شرح مسلّم میں علم یوجب علی حدان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ
تشریع جدید اور فرمایا امام نووی نے روضہ میں الذی یقتضیہ الدلیل انہ لا یلزمہ
التمذہب بمذہب بل یستفتی من شاء ولکن من غیر تلقط الرخص ولعل من منعہ لم
یثق بعدم تلقطہ انتہی اور تحبیر ابن امیر الحاج حنفی میں ہی لا یلزم احدا ان
یتمذہب بمذہب احد من الائمۃ بحیث یاخذ باقوالہ کلہا ویدع اقوال غیرہ کما قد
مناہ اور فرمایا امام ابو شامہ نے بیچ خطبہ کتاب اصول کے ینبغی لمن اشتغل بالفقہ
ان لا یقتصر علے مذہب امام ویعتقد فی کل مسئلۃ صحۃ ما کان اقرب الی الادلۃ
من الکتاب والسنۃ المحکمۃ انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
اور آخر کتاب مختتم الوصول میں مرقوم ہے قال القرافی انعقد الاجماع علی ان
من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ رض ان من استفتی
ابابکر وعمر رض فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ رض ومعاذ ابن جبل رض وغیرہما فمن ادعی رفع
ہذین الاجماعین فعلیہ بیان اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل
النسخ باجماع آخر الخ من حلیہ اور رسالہ تقلید میں معدن نسفی منقول ہے اجماع
الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ یکفر جاحدہ الخ ف بعضے
صاحب کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رض مجتہد نہتے سو اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت

ابوہریرہ رضہ بیشک فقیہ مجتہد مفتی حافظ حدیث اور خواص صحابہ سی تہی اور تہا
اونکا فتوی معتمد خیر القرون مین شرح مسلم مین ہی فان ابا ہریرۃ فقیہ مجتہد لا
شک فی فقاہتہ فانہ کان یفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض قول ابن
عباس مع فتواہ کما روی فی الخبر الصحیح انہ خالف عن ابن عباس فی عدۃ الحامل
المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس علی بعد الاجلین و حکم ہو بوضع الحمل و کان السلطان
یستفتی عنہ اور زمان سابق مین جو مجتہد ہوتا تہا اخیا نچہ حجۃ البالغہ مین ہے
و کان لا یتولی القضاء والافتاء الا المجتہد اور مین پوچھتا ہون معترض صاحب سے
کہ آیا حضرت معاذ بہی مجتہد نہتے اور فتاوی عالمگیری مین ہی وفی نوادر داود
ابن رشید رض عن محمد رح فی رجل لیس بفقیہ ابتلی بنازلۃ فی امرأۃ فسال عنہا
فقیہا فافتاہ بامر من تحریم او تحلیل فعزم علیہ وامضاہ ثم افتاہ ذلک الفقیہ
بعینہ او غیرہ من الفقہاء فی امرأۃ اخری لہ فی تلک النازلۃ بخلاف ذلک
واخذ بہ وعزم علیہ وسعہ الامران جمیعا ولو کان ہذا الرجل سال بعض الفقہاء
عن نازلۃ فافتاہ بحلال او حرام فلم یعزم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال فقیہا
آخر فافتاہ بخلاف ما افتاہ الاول فامضاہ علی زوجتہ و ترک فتوی الاول
وسعہ ذلک ولو کان امضی قول الاول فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبین امرأتہ
ثم افتاہ فقیہ آخر بخلاف ذلک لا یسعہ ان یدع ما عزم علیہ ویاخذ بفتوی
آخر قال محمد وہذا کلہ قول ابیحنیفۃ وابی یوسف وقولنا انتہی من عینہ
ف بعضے صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہین کرتی سو اسکا جواب ہے
کہ نوادر کی وہی روایت نامقبول ہے جو خلاف ظاہر الروایت کی ہو نہ وہ
روایت کہ موافق اصول شرعی کے اور کتب مشہورہ مین منقول اور دوسرے
روایت کی مطابق ہوا اور رسالہ تنویر الحق مطبوعہ دفعہ اول مین اس عبارت کے

یون تاویل کی کہ وسعۃ الامران سے مراد ہے نفاذ اوس

حکم کا اور نفاذ حکم سے جواز لازم نہین آتا اور دوسرے فقیہ سے مراد ہی مجتہد
فی المذہب نہ مجتہد مستقل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اس عبارت سے نفاذ حکم
ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ لفظ امران کا اشارہ ہی طرف تحلیل اور تحریم کی
اور نفاذ حکم سائل کے معنی مذکور مین ہرگز نہین اور فقیہ آخر سے مجتہد فی المذہب
کے خاص کرنی کی سند کسی کتاب معتبر سے چاہیے بلکہ حضرت شیخ عبد الحق رہ شرح
سفر السعادت مین یون لکھتے ہین و این طریقہ متاخران است و شک نیست
کہ این طریقہ مضبوط تر و محکم تر است و گویند طریقہ پیشینیان برخلاف این بود
ایشان تعیین مذہب اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمیدانستند مجتہد از اہل
باجتہاد خود بود و سبیل عوام رجوع بایشان بی آنکہ التزام متابعت احدی
کنند و انکار بر دیگری نمایند حتے در مسائل نوشتہ اند کہ اگر مردی را در مادۂ [illegible]
واقعہ افتاد و حکم آنرا از مفتی پرسید بجانبی از حل و حرمت حکم کرد و بحکم وی
عمل نمود و وقت دیگر بار ثانی دیگر ہمان واقعہ رو نمود و بمفتی دیگر کہ نہ بمذہب
مفتی اول است رجوع آورد و وی برخلاف فتوی اول حکم کرد اگر باین زن
دیگر معاملہ بحکم این مفتی دیگر کند جائز باشد ہر چند واقعہ یکی است آن زن
مثلا بحکم مذہب اول حلال بود و این بحکم مذہب ثانی حرام ولیکن در یادہ [illegible]
درست نبود این بجہت فرقی دیگر است کہ یک شخص محل حرمت و حلت نتواند
بود الخ من علیہ اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی کتاب تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ و
التصوف مین یون فرمایا و ہذا کلہ دلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ وان
یکون الشخص حنفی المذہب فی المسئلۃ و شافعی المذہب او غیرہ فی اخری کذا فی
المعارف **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت شیخ نی اس مقام مین طریقہ متاخرین یعنی

تقلید مذہب معین کو ترجیح دی ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت شیخ نے تقلید
معین کو مضبوط تر اور محکم تر لکھا ہے اس سے وجوب نہین نکلتا اور حضرت
شیخ رح محض مقلد ہین اور منصب و نکا محض نقل کردینا طریقہ متقدمین اور
متاخرین کا ہے نہ محاکمہ اور اجتہاد اور سلف صالح کے طریقہ سے کسکا طریقہ
محکم تر اور مضبوط تر ہوگا اور حضرت شیخ کی ترجیح برخلاف طریقہ سلف صالح
کی کسطرح قبول ہو اور حضرت شیخ خود ازراہ انصاف کے درباب تقلید غیر معین
فرما چکے وہذا القول اقرب الی الانصاف چنانچہ آگی بیان ہوتا ہی انشاء اللہ
تعالی بلکہ سفر السعادت اور عالمگیریہ کی عبارت سے رجوع تقلید سی بعد العمل بھی
جائز معلوم ہوا چنانچہ یہی ہی قول حضرت ابوحنیفہ اور یوسف اور محمد کا اور
وجوب تقلید مذہب معین پر سب متاخرین کا بھی اتفاق نہین ہی بلکہ محققان
متاخرین بھی تقلید غیر معین کو جائز رکھتے ہین چنانچہ عقد الجید مین ہی وذہب
الاکثرون الی جوازہ منہم الآمدی وابن الحاجب وابن الہمام والنووی واتباعہ
کابن حجر والرملی وجماعات من الحنابلة والمالکیة ممن یفضی ذکر اسمائہم الی
التطویل وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعة من المتاخرین
واستخرجوہ من کلام اوائلہم الخ سو اسمین مخالفت بعض متاخرین کی
معتبر نہین ہے چنانچہ ہدایہ مین ہی وفیما اجمع علیہ الجمہور لا یعتبر مخالفة البعض وذلک
خلاف لیس باختلاف والمعتبر الاختلاف فی الصدر الاول اور حجة اللہ البالغہ مین
صفحہ ۱۲۰ اور قال لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید لمذہب
ولا انکار علی احد من السائلین الی ان ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین
فان احدہم یتبع امامہ مع بعد مذہبہ عن الادلة مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل
وہذا نائ عن الحق وبعید عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب وقال الامام

ابو شامہ ینبغی لمن اشتغل بالفقہ ان لایقتصر علی مذہب امام الخ اور معیار مین شرح
تحریر تصنیف سید بادشاہ سے نقل کیا افتی الشیخ المتفق علی علمہ وصلاحہ
العلامۃ عز الدین ابن عبد السلام فی فتاواہ لایتعین علی العامی اذا قلد اماما
فی مسئلۃ ان یقلدہ فی سائر مسائل الخلاف لان الناس من لدن الصحابۃ
الی ان ظہرت المذاہب یسئلون فیما یسنح لہم العلماء المختلفین من غیر نکیر
انتہی مختصراً اور اوسیمین ہے منقول تحریر ابن ہمام سے وہل تقلید غیرہ فی
غیرہ المختار نعم للقطع بانہم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا
واحدا الخ اور اوسکی شرح مین سید بادشاہ نے لکھا ہے ولم یوجب علی احدان
یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ الخ اور کہا
ابن حاجب نے بیچ مختصر الاصول کے وفی حکم اخر المختار جوازہ اور کہا قاضی
عضد الدین نے اوسکی شرح مین واما فی حکم مسئلۃ اخری فہل یجوز لہ ان یقلد
غیرہ المختار جوازہ لنا القطع بوقوعہ فی زمن الصحابۃ رضی اللہ عنہم فان الناس فی
کل عصر یستفتون المفتین کیف ما اتفق ولا یلزمون سوال مفت وقد شاع و
تکرر ولم ینکر الخ اور اوسیمین ہی مسلم الثبوت سی وہل تقلید غیرہ فی غیرہ المختار نعم
الی ان قال ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور
شرح مسلم سے المختار نعم ان شاء لما علم من استفتائہم مرۃ اماما واحدا ومرۃ اخری
اماما غیرہ من غیر نکیر من احد فصار اجماعا دتواترا وہذا البحث لامجال للممارات فیہ
الی ان قال اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی والحکم لہ ولم یوجب علی احد ان
یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور مغتنم الحصول سے ولم یوجب علی احد ان
یتمذہب بمذہب امام بعینہ الی ان قال بل لایصح للعامی مذہب ولو تمذہب بہ
لان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال ومعرفۃ باقوال ائمۃ احکام

واما من لم یتاہل لذلک وقال انا حنفی او شافعی کان لغواً کقولہ انا فقیہ او نحوی الخ اور عقد الجید میں ہے ہیچ حق عالم صاحب نظر کے کہ مذہب اختیار کرنا جسکو پہنچتا ہے بسبب حصول غلبہ ظن فضلیت ایک امام کے اذا آرا و ہذا المتجران یعمل فی مسئلۃ بخلاف مذہب امامہ مقلدا فیہا لامام آخر ہل یجوز لہ ذلک اختلفوا فیہ فمنعہ الغزالی وشرذمۃ وہو قول ضعیف عند الجمہور لان مبناہ علی ان الانسان یجب علیہ ان یاخذ بالدلیل فاذا فات ذلک بجہلہ بالدلیل قمنا اعتقاد فضلیۃ امامہ مقام الدلیل فلا یجوز لہ ان یخالف الدلیل الشرعی درد بان اعتقاد فضلیۃ الامام علی سائر الائمۃ مطلقا غیر لازم فی صحت التقلید اجماعاً لان الصحابۃ و التابعین کانوا یعتقدون ان خیر ہذہ الامۃ ابوبکر ثم عمر رض وکانوا یقلدون فی کثیر من المسائل غیرہما بخلاف قولہما ولم ینکر علی ذلک احد فکان اجماعاً علی ما قلناہ وذہب الاکثرون الی جوازہ وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعۃ من المتاخرین انتہی مختصراً اور ایضاح الحق تصنیف مولانا محمد اسمعیل شہید مرحوم میں ہے و تقلید شخصے معین از مجتہدین و مشایخ در ارکان دین نہ بلکہ ہمینقدر کافی است کہ وقتی کہ حاجتے پیش آید از کسی از ایشان استفسار کردہ شود الی ان قال و عنوان و شعار خود محمدیت خالصہ و تسنن قدیم باید داشت نہ تمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب و طرق را مثل دکاکین عطاران باید شمرد الخ اور تنویر العینین میں ہی وقد غلی الناس فی التقلید و تعصبوا فی التزام تقلید شخص معین حتے منعوا الاجتہاد فی مسئلۃ و منعوا تقلید غیر امامہ فی بعض المسائل الخ اور معیار الحق میں نقل کیا تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ و التصوف تصنیف شیخ عبد الحق رح سے فکان طریق المتقدمین انہم لا یرون التزام مذہب معین الی ان قال وہذا القول اقرب الی الانصاف والعدل انتہی مختصرا

اور حجة الله البالغة میں ہے صفحہ ۱۴۹ منقول بحر الرائق سے الكان عاميا
ليس له مذهب معين فمذهبه فتوى مفتيه كما صرحوا به فان افتى حنفي اعاد العصر
والمغرب وان افتاه شافعي فلا يعيدهما ولا عبرة برأيه وان لم يستفت احدا
وصادف الصحة على مذهب مجتهد اجزأه ولا اعادة عليه اور صراط مستقيم
مولانا اسمعیل شہید مرحوم میں ہے تتمیہ در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج
در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است لیکن علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منحصر
در یک شخص از مجتہدین ندارند بلکہ علم نبوی منتشر در آفاق گردیدہ بموجب
مقتضای وقت بہر کس رسیدہ و بعد ازانکہ کتب مصنف شدہ جمعیت آن
علوم ظاہر گشتہ الخ اور حجة الله البالغة میں ہے صفحہ ۱۵۲ اسی ۱۵۹ اعلم
ان الناس كانوا قبل المائة الرابعة غير مجمعين على التقليد الخالص لمذهب واحد
بعينه الخ اقول وبعد القرنين حدث فيهم شيء من التخريج غير ان اهل المائة
الرابعة لم يكونوا مجتمعين على التقليد الخالص على مذهب واحد والتفقه له والحكاية
لقوله كما يظهر من التتبع بل كان فيهم العلماء والعامة وكان من خبر العامة
انهم كانوا في المسائل الاجماعية التي لا اختلاف فيها بين المسلمين او جمهور المجتهدين
لا يقلدون الا صاحب الشرع وكانوا يتعلمون صفة الوضوء والغسل والصلوة
والزكوة ونحو ذلك من آبائهم او معلمي بلدانهم فيمشون حسب ذلك واذا وقعت
لهم واقعة استفتوا فيها اي مفت وجدوا من غير تعيين مذهب وكان من خبر الخاصة
انه كان اهل الحديث منهم يشتغلون بالحديث الخ فان لم يجد في المسألة ما يطمئن به
قلبه لتعارض النقل وعدم وضوح الترجيح ونحو ذلك رجع الى كلام من مضى من
الفقهاء فان وجد قولين اختار اوثقهما سواء كان من اهل المدينة او من
اهل الكوفة وكان اهل التخريج منهم يخرجون فيما لا يجدونه مصرحا ويجتهدون

فی المذہب وکانوا لاینسبون الی مذہب صحابہ فیقال فلان شافعی فلان حنفی وکان صاحب الحدیث ایضاً قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لایتولی القضاء ولا الافتاء الا المجتہد ولا یسمی الفقیہ الا المجتہد ثم من بعد ہذہ القرون کان ناس اٰخرون ذہبوا یمینا وشمالا وحدث فیہم امور منہا الجدال والخلاف فی علم الفقہ الخ ومنہا انہم اطمئنوا بالتقلید ودب التقلید فی صدورہم دبیب النمل وہم لایشعرون وکان سبب ذلک تزاحم الفقہاء وتجادلہم فیما بینہم الخ وایضاً جہل رؤس الناس واستفتاء الناس من لا علم لہ بالحدیث ولا بطریق التخریج کما تری ذلک ظاہرا فی اکثر المتاخرین وقد نبہ علیہ ابن الہمام وغیرہ وفی ذلک الوقت یسمی غیر المجتہد فقیہاً ومنہا ان اقبل اکثرہم علی التعمقات فی کل فن الخ انتہی مختصراً

اور میزان حضرت عبدالوہاب شعرانی میں ہے مطبوعہ دہلی صفحہ ۲ ۳ و ۴ لیطابقوا فی تقلیدہم بین قولہم باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم وبین اعتقادہم ذلک بالجنان الخ ایضاً صفحہ ۵ فمن قوی منہم من حیث ایمانہ وجسمہ خوطب بالعزیمۃ والتشدید الوارد فی الشریعۃ تصریحا او المستنبط منہا فی مذہب ذلک المکلف او غیرہ ومن ضعف منہم من حیث مرتبۃ ایمانہ او ضعف جسمہ خوطب بالرخصۃ والتخفیف الوارد کذالک فی الشریعۃ صریحا او المستنبط منہا فی مذہب ذلک المکلف او مذہب غیرہ الخ ایضا صفحہ ۱۳ وکان الامام ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی یقول ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین لایری صحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرہم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضاً لانہم کلہم علی ہدی من ربہم وکان یقول ایضاً لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا

من الامة بالتزام مذهب معين لا يرى خلافه وما ذاك الا لان كل مجتهد مصيب انتهى ونقل القرافي الاجماع من الصحابة رض على من استفتى ابا بكر و عمر رض وقلدهما فله بعد ذلك ان يستفتي غيرهما من الصحابة رض ويعمل به من غير نكير واجمع العلماء على من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء بغير حجر ومن ادعى رفع هذين الاجماعين فعليه الدليل انتهى والامام الاتي من الائمة المالكية يقول يجوز تقليد كل من اهل المذاهب في النوازل الخ ايضًا صفحه ۵۴ وفي الحديث اختلاف امتي رحمة وكان الاختلاف على من قبلنا عذاب او قال هلاكا انتهى ومعنى رحمة اي توسعة على الامة ايضًا صفحه ۴۷ فالعاقل من اقبل على العمل باقوال جميع الائمة بانشراح صدر لانها كلها لا تخرج عن مرتبتي الميزان تخفيف وتشديد اور حجة الله البالغة مين هي صفحه ۱۶۵ وسئل الامام الخجندي عن رجل شافعي المذهب ترك صلوة سنة او سنتين ثم انتقل الى مذهب ابي حنيفة كيف يجب عليه القضاء القضا اما على مذهب الشافعي او على مذهب ابي حنيفة فقال على اي المذهبين فعل بعد ان يعتقد جوازها **ف** واجب هونی تقليد معين ايک مذهب پر کوئی دليل شرعی قايم نهين هی ليکن بعضی صاحب جنهون اوسکی وجوه بيان کرتی هين بعضی اونمين سے يهان نقل هوتی هين از انجمله **قولهم** اجماع است شرقًا وغربًا تقليد مذهب معين پر هوا اسکا **جواب** يه هی که اسکو اجماع نهين کهتے بلکه عمل درآمد هی اور رواج هے اکثر ملک اور شهر و مکان او اس عمل درآمد اور رواج سے واجب هونا نهين نکلتا اور کوئی کام رواج پاجانی سے واجب نهين هوجاتا چنانچه هر قوم اور هر شهر اور هر ملک مين بياه شادی مين کسيکے رسمين کپڑی لباس مين جدا جدا رواج هوتا هے بلکه اکثر مرد اور عورتون کو رواج و رسم کا چھوڑنا نفس پر نهايت ناگوار هوتا هی

یہان کلام دلیل شرعی مین ہی نہ رواج مین اجماع کی تعریف یہ ہی کہ وہو

اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی امر نقل کیا اوسکو رسالہ

تنقید مین عضدی سے اور معیار مین تنقیح سے نقل کیا الرکن الثالث الاجماع

وہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی اور

فرمایا مولانا عبد العزیز ملتانی نے اپنی کتاب یاقوتتا مین الاجماع ہو اتفاق

المجتہدین فی عصر علی حکم الخ اب ثابت کرنا چاہیے کہ یہ اجماع کس زمانہ مین ہوا اور

اگر فرضاً اس امر کو اجماع ہی مقرر کیا جاوے تو اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ہوچکا ہی اوپر عدم وجوب تقلید معین کے جیسا کہ کتب اصول سے بیان

ہوچکا سو اجماع خیر القرون کو کوئی اجماع منسوخ نہین کرسکتا چنانچہ نقل کیا

صاحب تنقید نے عضدی سے الاجماع لاینسخ ولاینسخ بہ اور اسیطرح ہی منقول

معدن سے اما اجماع الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ

فیکفر جاحدہ ثم اجماع المتاخرین علی احد اقوال السلف بمنزلۃ الصحیح من الاحاد

اور مغتنم الاصول مین ہی اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لایحتمل النسخ

باجماع آخر **قولہم** اگر تقلید جائز نہوتی تو صدہا اولیا اللہ اور بزرگان

دین کہ مقلد تھے گمراہ ہوے **جواب** جو کوئی کہتا ہی کہ تقلید جائز نہین

وہ گمراہ ہی دعوی یہہ ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب نہین سو یہہ امر

عمل صحابہ اور تابعین سے ثابت ہوچکا اور تقلید ایک مذہب معین کے اگر

واجب ہوتی تو صحابہ اور تابعین تارک واجب ہوتے **قولہم** بڑے بڑے

اولیا اللہ مثل حضرت جنید اور حضرت غوث الاعظم اور بہاؤ الدین

نقشبند اور حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت بابا فرید اور حضرت

قطب الدین بختیار اور حضرت معین الدین اور حضرت شاہ مدار اور حضرت

حاجی مخدوم چراغ ہند اور حضرت سلطان اشرف وغیرہ ساری لوگون نے

خاص ہون یا عام بموجب حکم اللہ عز وجل اور محمد صلعم کے اسی چارون مذہب

سی ایک ہی مذہب اختیار کیا اور ہمنی جب سی ہوش سنبھالا اپنی ملک کے

ساری عالم اور مفتی اور مرشد درویش اور خواص وعوام لوگون کو حنفی مذہب

یہ یا دوسری مذہب کا لاگ یہان نہ دیکھا اور چارون مذہب حق ہین

اور چارون مذہب کی چار مصلے مکہ معظمہ مین ہین انتہی مختصرا کذا فی

الرسالۃ اطمینان القلوب **جواب** اس بات سی واجب ہونا تقلید

ایک مذہب کا نہین ثابت ہوتا بعضے صاحب ایک مذہب کی تقلید کرتی

ہین لیکن اس تعیین کو واجب نہین جانتی اور یہہ سب حضرات خود

مقلد تھی مقلد کا قول فعل تقلید کی باب مین سند نہین ہو سکتا دلیلین

شرعی چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور سب کے بعد قیاس صحیح

مجتہد کا کہ مستنبط ہوتا ہی ان تینون سی کوئی دلیل لاتی ہو تو ان چارون

دلیلون سی لاو اور اعتقاد واجب ہونی تقلید معین مذہب واحد کا یہ

تو دلیل چاہیی کتاب اور سنت اور اجماع سی چنانچہ شرح مسلم مین ہے

ثم القیاس مظنون الافادۃ ولا یحصل بہ الیقین عند الجمہور فلا یثبت بہ العقاید

اور ہم کہتے ہین کہ حضرت حسنین اور حضرت عباس اور حضرت سلمان فارسی

اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت معاذ اور حضرت ابو ذر اور حضرت جابر

اور حضرت انس اور حضرت سعد ابن معاذ اور حضرت سعد ابن عبادہ اور

حضرت اسید ابن حضیر اور حضرت خالد اور حضرت عکرمہ اور حضرت عمار

اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت عمران ابن حصین اور حضرت

کعب ابن مالک رضی اللہ عنہم اور سوای انکی بہت صحابہ کرام کہ سب

اولیا سی اشرف ہین اونہون نی ایک مذہب معین اختیار نہین کیا بلکہ
صحابہ کرامؓ مین بہی دو طرح کی آدمی تہی خواص اور عوام سو عوام جو مسئلہ
نجانتی خواص سے پوچہہ لیتی بدون قید اور تعیین شخص معین کی اور اگر
کہو کہ اوسوقتمین مذہب کب تہی سو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو مسئلہ قران اور
حدیث سی ظاہر ہوا اوسمین قیاس صحیح کرکے اوسکو نکالنا اسکو مذہب
کہتے ہین سو یہہ بات صحابہ کرامؓ مین موجود تہی اور اگر انکی زمانہ مین
مذہب اور تقلید نہوتی تو مذہب اور تقلید بدعت ٹہرتا اور یہہ جو تمنی
کہا کہ ان اولیا اللہ نی موجب حکم اللہ اور محمد صلعم کے ایک ہی مذہب
اختیار کیا یہان اللہ کی حکم سی اگر حکم ایجادی مراد ہی تو تمہاری مطلب کے
مفید نہین کیونکہ جو کچہہ بہلا برا ایمان کفر ہی تو سب اسی حکم سی پیدا ہوا
اور سب کا خالق اور موجد اللہ ہی اور اگر حکم ایجابی مراد ہی تو بتلاؤ کہ
کونسی آیت یا حدیث ہی جسمین سی واجب ہونا مذہب معین کا نکلتا ہی
اگر ثابت کردوگی تو ہمکو قبول حق مین انکار نہین اور تمہاری ہوش سنبہالنے
کے زمانہ کی سند نہین ہوسکتی سند صحابہ کبارؓ کے زمانہ کی ہی اور اس زمانہ
کی کسی عالم اور قاضی اور مفتی اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کا
فعل حجت نہین ہوسکتا حجت شرعی جو ہین سو بیان ہوچکین اور ہمنے
جب سی ہوش سنبہالا تحقیقاً یہی دریافت کیا کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی
زمانہ مین کہ موجب حدیث کی سب زمانون سی بہتر ہین کسی مفتی اور قاضی
اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کو مقید اور واجب سمجہنی والا
ایک مذہب معین کا نہ پایا اور تمنی چارون مذہب کو برحق کہا زبان سی
لیکن بموجب عمل کے ایک کو حق اور تین کو ناحق ٹہرا رکہا ہی اور ہم کہتی ہین

کہ یہہ چارون مذہب اور سوای انکی اور صدہا مذہب کہ جنکے مسائل بہ
نہایت کمیاب ہین سب برحق ہین اور احتمال خطا کا ہر مذہب کے اقوال ہین
ہوتا ہی اور چارون مصلو نکا ہونا مکہ معظمہ مین کچھہ دلیل شرعی نہین ہی
بادشاہون کے زمانہ مین لوگون نی بموجب چار مذہب مشہورہ کی چار
مصلے بنا دیی ہر کسیکا قول فعل حجت نہین ہو سکتا اور لکہا ہی حضرت
مولانا شاہ عبد العزیز رحہ نی تفسیر عزیزی مین ماتحت اس آیۃ کریمہ کی وما اللہ
بغافل عما تعملون یعنے ونیست خدای تعالی غافل ازانچہ میکنید از ہر جہت
کہ استقبال قبلہ نمائید نماز شما عند اللہ صحیح ہست وثواب از جناب او برآن
موعود ومحتمل ہست کہ این جملہ برای تخویف وتہدید باشد یعنی وخدا تعالی
بیخبر نیست ازانچہ در زمان آیندہ عمل خواہید کرد واز راہ بدعت یک یک جہت
از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود ودر ترجیح وتفضیل جہت مختارہ خود ہر کس تسجیع
خواہد آورد مثلا حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد وامام ایشان جانب
شمال کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی است
زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشد ند و شافعیہ جہت غرب را اختیار
خواہند کرد وامام ایشان در شرق کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند
گفت کہ ما استقبال باب کعبہ می نمائیم وقبلہ ما قبلہ منصوصہ است کہ واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی وعلی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات
خود ہمین قسم نکات خواہند آورد ولیکن اینہمہ نکات شعریہ است ونزد
اہل دین قابل التفات نیست انتہی صفحہ ۳۰ مطبوعہ مطبع محمدیہ **قولہم**
حضرت سید احمد صاحب نے حنفی مذہب کا فخر کیا اور فرمایا کہ حنفی مذہب
اللہ کی یہان ایسا مقبول ہی کہ حنفی لوگون سی بڑی بڑی خدمتین لیتا ہی

مثلاً غلبہ اسلام کہ بادشاہ بخارا اور سندا اور توران اور روم حنفی مذہب ہے اور
خدمت حرمین شریفین حنفی بادشاہ کی ذمہ پر ہی **جواب** حنفی مذہب کے
اچھی ہونیمین کلام نہین لیکن اس غلبہ اور خدمت حرمین شریفین کے
ہونیسی اور مذہبونکا باطل اور مرجوح ہونا اور تقلید معین کا واجب ہونا
ثابت نہین ہوتا غلبہ اور ترجیح مسئلہ کی موقوف ہی مطابق ہونی پر ساتہ
کتاب اور سنت کی اور ہم بہی فخر کرتی ہین ساتہ اپنی پیشواؤن کی ولاساتہہ
امام ابحنیفہ رض کی اس وجہ سی کہ جس وجہ سی حضرت سید صاحب نے فخر کیا
اور حضرت امام شافعی کی ساتہہ اس وجہ سی کہ وہ مکی مطلبی ہین اور تمام اہل
عرب کہ ہمسایہ بیت اللہ اور بیت الرسول کی ہین اونہین کی مذہب کی
مسائل اجتہادی پر عامل ہین اور حضرت امام احمد کی ساتہہ اسوجہ سے
کہ اونکو مسائل قیاسی اجتہادی مین ظاہر نص کی بہت رعایت ہی اور
حضرت امام مالک کے ساتہہ اسوجہ سی کہ وہ خاص حضرت رسول صلعم کی شہر
کے رہنی والے ہین اور سوای انکی اور ایمہ مجتہدین اہل سنت کی ساتہہ
کہ جنہون نی مسائل دینی آیات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سی نکالے
اور مثل معتزلیون اور شیعون اور خارجیون وغیرہ بدمذہبون کی اپنی رائے
اور ہوای نفس کے تابع نہین ہوئے اور نصوص کو قیاس پر مقدم کیا
اور ہم فخر کرتی ہین ساتہہ حضرت امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ محدثین
کی جنہون نی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت
حفاظت سی محفوظ رکہی اور قوی کو ضعیف سی جدا کیا اور ہم فخر کرتی
ہین حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی وغیرہ پیشوایان
علم عقاید کی ساتہہ اور حضرت حسن اور جنید اور محمد غزالی اور حضرت

۳۹

سید عبدالقادر جیلانی رح وغیرہم پیشوایان علم تصوف کی ساتھہ کہ جنہون نے
علم سلوک اور اخلاق کی مسائل مطابق کتاب اور سنت کی بیان فرمائی
اور ہم فخر کرتی ہین سب حافظان اور قاریان قرآن مجید کی ساتھہ کہ
جنہون نی اللہ جلشانہ کی کلام پاک اور اوسکی صحت الفاظ کی محافظت
کرکے اللہ تعالی کی نائب اور مصداق اِس آیت کی ہوئی وانا لہ لحافظون
اور ہم فخر کرتی ہین سب اولیاء اللہ کی ساتھہ کہ اس مذہب اہل سنت و
جماعت نی ساتھہ اونکی تقوی اور طہارت کی فروغ پایا بلکہ سب سے زیادہ
فخر کرتی ہین ساتھہ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین رض کے کہ جنکا قول
وفعل سب کو سند ہی اور ہم اور یہہ سب حضرات ملا وصین فخر کرتی ہین ساتھہ
اسبات کی کہ امت مین ہوئی حضرت رسول کریم صلعم کی کہ سید الانبیا اور
ختم المرسلین اور اول شفیع یوم الدین اور اشرف مخلوق رب العالمین ہین
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **قولہم** اگر مذہب معین ہو تو خوف
ہی تلفیق مین پڑنی کا اور تلفیق بالاتفاق باطل ہی **جواب** صحابہ کرام
اگر تلفیق کو جائز رکھتے تھی تو اب بھی جائز ہی اور اگر باطل جانتی تھی تو
تو اس امر کو اول ثابت کرو پہر جہان تلفیق لازم آتی ہو اوس امر سے
احتراز کرنا چاہیی کیونکہ تلفیق ہر مقام مین لازم نہین آتی اور تلفیق کی
جائز اور باطل ہونےمین متاخرین کو بھی اختلاف ہی طحطاوی مین ہے
منہ وان الحکم الملفق باطل بالاجماع اور اوسی مین ہی قولہ باطل با
لاجماع لعلہ لم یعتبر القول بجوازہ آہ اور اوسی مین ہی لان لا یلزم تلفیق وہو
باطل خلافا لابن ہمام افادہ ابو السعود اور معیار مین نقل کیا قول صاحب
بحر کا رسالہ بیع الوقف لا علی وجہ الاستدلال سی وما وقع فی اخر التحریر

من منع التلفيق فانما عزاه الى بعض المتاخرين وليس هذا المذهب انتهى اور
قول ملا فروخ حنفی مکی کا قول سدیدیہ مین قد استفاض عند فضلاء العصر منع
التلفيق في التقليد وذلك بان يعمل مثلا فى بعض اعمال الطهارة والصلوة
او احدهما بمذهب امام وفى البعض بمذهب امام آخر ولم اجد على امتناع
ذلك برهانا بل قد اشار الى عدم منعه المحقق ابن الهمام وانه لم يدر ما منع
منه ونقل منع التلفيق من بعض المتاخرين الخ **قولهم** مسلم مین ہی ولو حكم
بخلاف اجتهاده كان باطلا اتفاقا الخ پہر جب کہ مجتہد کو اپنی مذہب کی
خلاف پر عمل جائز نہوا تو ویسی مقلد کو بہی نچاہیے **جواب** مقلد کو مجتہد
پر قیاس کرنا نچاہیے اور اوسکے بعد مسلم مین مذکور ہی ولا يجوز له التقليد
مع اجتهاده اجماعا یہان یہہ نہین کہا لا يجوز له التقليد مع تقليده اور مغتنم
الاصول مین مختصر سی نقل کیا ولو حكم المقلد بخلاف اجتهاد امامه جرى على جواز
تقليده غيره كذا فى المعيار **قولهم** اگر تقلید مذہب معین کی نہو تو خوف ہی کہ عوام
لوگ ہر مذہب کی رخصتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہون اختیار
کرلین اور یہ امر ممنوع ہی بالاجماع **جواب** آسان مسئلے ہر مذہب مین
ہوتی ہین مقید مذہب معین کا بہی اپنی مذہب سی آسان مسئلے اختیار کر
رہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد سی اختیار کرنا برا ہی اور واسطے سہولت
یا بجائی دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضا اگر آسان مسئلونکا اختیار کرنا
برا بہی ہو تو یہہ لازم نہین کہ جو کوئی تقلید معین نکرے وہ ضرور آسان سے
مسئلہ اختیار کر لیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شعرانی قوی کی واسطے آسان
مسئلون سی منع کرتی ہین اور ضعیف کیواسطے آسان مسئلون پر عمل کرنا پسند
کرتی ہین خواہ کسی مذہب کی ہون جیسا کہ بیان ہوچکا اور میزان الشعرانی مین

ہی صفحہ ۲۷ مطبوعہ دہلی و لذلک صح لک القول بان اللہ تعالی لم یکلف عبادہ بما یشق ابدا بل دعا صلی اللہ علیہ وسلم علی من شق علی امتہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم من ولی من امور امتی شیئا فرفق بہم فارفق اللہم بہ ومن شق علی امتی فاشقق اللہم علیہ الخ اور صفحہ ۱۵ مین لکن اہل المذاہب اذا عملوا بالرخصۃ یعملون بہا وعندہم منہا خطر وضیق فی نفوسہم لعدم معرفتہم توجیہا وموافقتہا للکتاب والسنۃ بخلاف صاحب ہذہ المیزان فانہ یعمل بہا مع انشراح القلب لمعرفۃ توجیہا وموافقتہا للکتاب والسنۃ الخ اور لکہا جناب مولوی بشیر الدین صاحب نے بیچ فتوی اپنی کی کہ تتبع الرخص یعنی آسان مسئلون پر عمل کرنیسی اگر مقصود نقض قضای قاضی ہو تو جائز نہین اور اگر مقصود اوس سی سہولت اور تخفیف ہو تو جائز ہی چنانچہ تصریح اوسکی کی ہی امام قرافی نی اور اسیکی طرف مائل ہی کلام شیخ تقی الدین اور شیخ عزالدین عبد السلام کا اور تحریر ابن ہمام مین ہی وخرج منہ جواز اتباع رخص المذاہب ولا یمنع منہ مانع شرعی الخ اور نقل کیا سید بادشاہ نی شرح تحریر مین مدخل سے قول عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ما یسرنی ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لم یختلفوا لانہم لو لم یختلفوا لم تکن رخصۃ الخ اور جامع صغیر سی عن عمر مرفوعا افضل امتی الذین یعملون بالرخصۃ اور اوسی مین ہی وما نقل عن ابن عبد البر لا یجوز للعامی تتبع الرخص اجماعا فلا نسلم صحۃ النقل منہ ولو سلم فلا نسلم دعوی الاجماع الخ اور کہا بحر العلوم نی شرح مسلم مین اذ فی تفسیق تتبع الرخص عن الامام احمد روایتان فلا اجماع ولعل روایۃ التفسیق انما ہو فیما اذا قصد التلہی فقط لا غیر انتہی اور اوسی مین ہی لکن لا بد ان لا یکون اتباعہ للرخص للتلہی کعمل حنفی بالشطرنج علی رای الشافعی قصدا الی اللہو وکشافعی شرب المثلث

۴۲

للتلہی یہ وہذا حرام بالاجماع لان التلہی حرام بالنص القاطعۃ فافہم انتہی
ہکذا فی المعیار اور عقد الجید مین ہی منقول قنیہ سی ثم ینبغی للمفتے ان یفتی
الناس بما ہو اسہل علیہم کذا ذکرہ البزدوی فی شرح الجامع الصغیر ینبغی للمفتی
ان یاخذ بالایسر فی حق غیرہ خصوصا فی حق الضعفاء لقولہ علیہ الصلوہ والسلام
لابی موسی الاشعری ومعاذ حین بعثہما الی الیمن یسرا ولا تعسرا اور فرمایا
مولانا قطب الدینخان صاحب مدظلہ نی بیچ کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ
شریف کی باب الاعتصام مین **ف** حضرت نی ایک چیز کی یعنی روزہ مین
اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہی
اور معنی اخیر حدیث کی یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈرنی کی عمل رخصت
پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنیمین
بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفع نسبت
نفس کی اسی لیے حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیساکہ دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی عزمیتون پر یعنی اولی چیزون پر انتہی ما فی مظاہر حق **ف**
رخصت پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ وہ رخصت برخلاف ادلہ اربعہ شرعیہ کے
نہو اور اوس عمل مین کسی کی حق تلفی لازم نہ آوی اور دن رات ہر وقت
ہر مسئلہ مین رخصتون ہی پر عمل کرنا اپنا شیوہ نکری **قولہم** یہ زمانہ فساد کا
اس زمانہ مین یہی مصلحت ہے کہ تقلید معین مذہب حنفی کی ہو **جواب** کیا
مصلحت ہوگی زیادہ اس سے کہ اللہ تعالی سیرت صحابہ ہمکو نصیب کرے
مشکوۃ شریف کی باب الاعتصام مین ہی وعن ابن مسعودؓ قال من کان
مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یومن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا
اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ واقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثارہم
وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم اور فساد کے
زمانہ مین تو بہت ہی ضروری ہی عمل کرنا اون امور پر کہ مطابق سنت کے ہون
حدیث شریف مین آیا ہی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مأۃ شہید
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ
وایاکم ومحدثات الامور الحدیث اور حدیث مین آیا ہی وتفترق امتی علی
ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ
قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی اور فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم اور ہماری اس مصلحت کی نوبت یہان تک پہنچی کہ
امر مصلحتہ امر تشریعی بن گیا اور حضرت امام شافعی وغیرہ کی مذہب پر عمل
کرنیکو لوگ ایسا برا جاننی لگے جیسے معتزلی اور خارجی کو واللہ کہ یہ بات
تجربہ کو پہنچی ہے اور بعضون کی نوبت کفر تک پہنچی ایکدفعہ تیرہ مین ایک
شخص معہ ایک مجمع کے جھگڑتی ہوی میری پاس آئی ایک کہتا تہا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اعظم سے پہلے ہوئی ہین اور
دوسرا کہتا تہا کہ حضرت امام اعظم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی
ہوئی ہین چونکہ مدار فیصلہ کا اس فقیر کی زبان پر تہا حسب حق الامر بتلایا
گیا قبول کیا اور ایسا ہی قول ایک اور شخص کا سنا گیا کہ پوچھتا تہا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ہوئی یا حضرت امام اعظم رح اور تعصب یہانتک
بڑھ گیا کہ خاص مکہ معظمہ مین دیکھا گیا کہ ہزارہا لوگ حنفی مذہب ترک وغیرہ

بیٹھی رہتی ہین جماعت مین نہین ملتی منتظر جماعت حنفی کی رہتی ہین یہ تو حال
ہی عوام کا اور بعضی خواص نے اپنی تصنیفات مین لکھہ دیا کہ حنفی اگر شافعی
ہوجاوی تعزیر دیا جاوی اور شافعی حنفی ہوجاوی تو خلعت پاوی اور
کسی نے لکھا کہ شافعی مذہب کے بیٹی لی لین اپنی اوسکو ندین اور اسطرح کی بہت
واہیات لکھے ہین اللہ تعالی تعصب سے بچاوی اور جو لوگ کہ خلاف طریق
سلف صالح کے کسی امر کو مصلحت قرار دیتی ہین انسیون کی حق مین حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی احیاء العلوم مین بیچ شناخت علماء
آخرت کی فلا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فان الناس راؤا رأیا فیما ہم فیہ لمیل طباعہم الیہ ولم تسمح
نفوسہم بالاعتراف بان ذلک الحرمان عن الجنۃ الی ان قال ان رجلا حج
فی ہذہ الدنیا بین مترف یدعوہ الی دنیاہ وصاحب ہوی یدعوہ الی ہواہ
قد عصمہ اللہ منہما یحبی الی السلف الصالح یسال عن افعالہم ویقتص آثارہم متعرض
لاجر عظیم فکذلک فکونوا انتہی نظر برانہ ینبغی تو مصلحت یہی ہی کہ ہر جگہ روایات
معتبرہ ہر مذہب کو رواج دیا جاوی لیکن چونکہ تقلید معین مذہب واحد کے
اور تقلید غیر معین دونو جائز ہین تو اسمین گنجائش ہے کہ جیسا موقع حال
آدمیونکا اور وقت اور مکان کا ہو بموجب اوسکی عمل کیجیے اور مفسدہ سے
بہت بچنا چاہیے اور علما کو مصلحت اور تالیف قلوب اور موقع کی بہت ہی
رعایت چاہیی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الایۃ اور وعظ
اور ترغیب مین امور عظیمہ کا بیان مقدم رکہنا چاہیے اور یہ بہی لحاظ ضرور ہے
کہ مداہنت نہو جاوی اور سنت نبوی نہ مٹ جاوی اور جس مسئلہ کا ذکر آجاوے
تو نرمی اور شائستگی سے صاف صاف رہت رہت بیان کردینا چاہیی اور

تقلید کی باب مین عوام الناس کو زیادہ نہین اتنا تو حسب منشا سب ضرور
سمجھا دینا چاہیی کہ حضرات ائمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عالم کامل
ہین اور ان کی مذہب جدی جدی دین نہین ہین بلکہ اسی دین مین
داخل ہین جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر ہوا اوسمین مجتہد نی قیاس
کیا جو اُنکی سمجہہ مین آیا وہی اوسکا مذہب ہوا یا جسنے جو حدیث حضرت کی
بروایت معتبر پائی اوسپر عمل کیا وہی اوسکا مذہب ہوا اور اسیواسطے
ان مذہبون مین اختلاف ہوا کہ کسیکی سمجہہ مین کچھہ آیا اور کسیکی کچھہ اور
امام مجتہد اہل سنت باوجود اختلاف کی سب ہدایت پر ہین کہ مسائل
قیاسی سب کے سنت سی نکالی گئی ہین اوران سب کا قول مقبول اور
معمول ہے کسی ایک خاص کی تقلید واجب نہین اور سوای حنفی مذہب کے
اور کسی مذہب کی کتاب یہان ہی نہین اسواسطی اکثر مسائل مین حنفی
مذہب پر عمل ہی اور جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر نہین ہوتا اوسمین ہم
لوگون کو ان بزرگون کی تقلید ضرور ہی اور امام مجتہد بہت ہوئی ہین
لیکن مشہور اور محفوظ ان چارون کی مذہب رہی ہین آور اس مصلحت
کی باب مین کچھہ اور بہی مذکور ہوگا بیچ آخر تائید جواب مسئلہ کے انشاء اللہ
تعالی **قولہم** نہونی تقلید مذہب معین مین انتشار امور دین کا ہی و تقلید
معین موجب انتظام امور دین کا ہی **جواب** صحابہ کرام کی زمانہ مین کہ سب زمانون
سی بہتر ہے تقلید غیر معین ہتی اگر اسمین انتشار امور دین ہوتا اس سے
منع فرماتی اور اوس زمانہ سی بہتر انتظام دین کا کب ہوگا **قولہم** کیمیای
سعادت مین ہی کہ اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ جو کوئی برخلاف اجتہاد
امام اپنی کی عمل کری گنہگار ہے اور ایسا ہی ہی احیاء العلوم مین و اُنیکے

ہی قول حضرت ابوالبرکات اور بعضی دوسری علما کا جواب حضرت مصنف
کیمیای سعادت کا قول عام نہین بلکہ خاص وس شخص کیے حق مین ہے جسکے
نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدون پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اوسی
مقام مین وچون ظن او این باشد کہ مثلا شافعی فاضل تر ست اوراو را
مخالفت وی ہیچ عذر نباشد جز مجرد شہوت انتہی سو اس فضلیت کے ثابت
ہونیکو دلیل کی سمجھ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانین اور فرمایا احیاء
العلوم مین ولان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص راہ افضل
العلماء لمن لہ ان یاخذ بمذہب غیرہ الخ اور یہ قول بہی حضرت امام غزالی اور
ابوالبرکات رح وغیرہ کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ بہی جان
لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب
عقد الجید سی بہی بیان ہو چکا اذا اراد ہذا المتبحر الخ پہر یہ قول حضرت امام کا
کہ اتفاق ہی علما کا اسپر الخ کہان ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم
مین خود فرماتی ہین بیچ بیان علامات علمای آخرت کے ومنہا ان یکون
شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغرنک اطباق الخلق علی ما احدث
بعد الصحابۃ ولیکن حریصًا علی التفتیش من احوال الصحابۃ وسیرتہم واعمالہم الی ان
قال واعلم تحقیقًا ان اعلم اہل الزمان واقربہم الی الحق اشبہہم بالصحابۃ
واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذلک قال علی رض خیرنا اتبعنا لہذا
الدین لما قیل لہ خالفت فلانًا فلا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ
اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور رد المحتار مین ہی منقول فتاوی
ابن حجر فقیہ سی والاصح انہ یتخیر ای تشاء ولو مفضولًا وان اعتقد ذلک الخ
اور معتنم الوصول مین ہی بیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود الافضل

فی العلم جائز عند الاکثر وعلیہ الحنفیۃ والمالکیۃ واکثر الشافعیۃ واحمد فی روایۃ
وممنوع عند کثیر وعلیہ ابن سریج والقفال المروزی وابن السمعانی واحمد فی
روایۃ وفی التحریر ہذا الدلیل متوقف علی انہ کان افتاء المفضول جائز
خلاف الکل واثبات ہذا لیس بالسہل انتہی مختصراً **قولہم** جب کہ تمنے ایک
مسئلہ ایک مذہب کا پسند کیا اور دوسری کا ناپسند کیا تو تم ہی مجتہد ہوئے
جواب جب کہ تمنے تمام ایک مذہب کو واسطے تقلید کی پسند کیا اور دوسرے
ناپسند کیا تو تم بڑی ہی مجتہد ہوئے کہ ہزار ہا مسئلوں کو پسند اور ہزار ہا کو ناپسند
کیا اور حق تو یہی کہ عوام الناس کو پسند اور ناپسند کی کیا سمجھ ہی مفتی
سی مسئلہ پوچھا عمل کر لیا قال ابن الحجر رأیت المحقق ابن الہمام صرح بما یؤیدہ
حیث قال فی شرح الہدایۃ ان اخذ العامی بما یقع فی قلبہ انہ صواب اولی
وعلی ہذا اذا استفتی المجتہدین فاختلفا علیہ الاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ
منہما وعندی انہ لو اخذ بقول الذی لا یمیل الیہ جاز لان میلہ وعدمہ سواء
والواجب علیہ تقلید مجتہد وقد فعل انتہی کذا فی المعیار نقل من رد المحتار قال
الطحطاوی ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الاخر الذی
لم یقلدہ لان تقلید واحد منہم انما یسوغ بقدر ضرورۃ التقلید وہی کون المقلد
لیس من اہل النظر فی الادلۃ لاستنباط الاحکام الظنیۃ فیقلدہ فی العمل و
ایسا ہی فرمایا ملا فروخ کی سفینے بیچ قول سعید کی اور ملا علی قاری نے
بیچ شرح عین العلم کی بیچ تخلیہ قول نسفی کی اور مغتنم میں ہی بیچ فصل تعارض
کی ان تکلم تمام الدلیلین فیجب التحری کیف لا وقد ورد استفت قلبک انتہی
اور عقد الجید میں ہی فکان وظیفۃ ان یسال فقیہا ما حکم رسول اللہ فی مسئلۃ
کذا وکذا فاذا اخبر تبعہ الخ یعنی بعلم کا یہ وظیفہ ہی کہ عالم سی پوچھے کہ رسول اللہ

صلعم فلانی فلانی مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہی جب عالم حکم کری اوسکا اتباع کرو
قولہم اللہ تعالی فرماتا ہی یوم ندعوا کل اناس بامامہم اس سی بہی معلوم
ہوتا ہی کہ امام ایک ہی چاہیے جسکی تقلید خاص کیجاوی اور قیامت کہ
اوسی کی ساتہہ پکارا جاوی **جواب** اس آیت سی واجب ہونا تقلید
معین ایک مجتہد کا ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ امام کا لفظ کئی معنون کا
احتمال رکہتا ہی اور اسکی معنی تفسیر موضح القران مین یون لکہی ہین جسدن
ہم بلاوینگے ہر فرقہ کو ساتہہ اوسکے سردار کے اور تفسیر جلالین مین یون ہے
بامامہم نبیہم فیقال یا امت فلان او بکتاب اعمالہم یا صاحب الخیر یا صاحب
الشر اور تفسیر بیضاوی مین یون ہی بامامہم بمن ائتموا بہ من نبی او مقدم
فی الدین او کتاب او دین وقیل بکتاب اعمالہم التی قدموہا فیقال یا صاحب
کتاب کذا ای تنقطع علقۃ الانساب وتبقی نسبۃ الاعمال وقیل بالقوی الحاملۃ
لہم علی عقایدہم وافعالہم وقیل بامہاتہم جمع ام کخف وخفاف والحکمۃ فی ذلک
اجلال عیسی علیہ السلام واظہار شرف الحسن والحسین علیہم السلام وان لا تفتضح
اولاد الزنا **قولہم** علمار حرمین شریفین کا فتوی ہی وجوب تقلید معین پر اور
حدیث شریف مین آیا ہی ان الدین یارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا
الحدیث رواہ الترمذی وان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا
متفق **جواب** ساری علمار حرمین شریفین کا فتوی اس امر پر نہین ہے
بلکہ محقق علمای وجوب کی قایل نہین اور زمانہ صحابہ رض اور تابعین رح مین کہ
خیر القرون ہین علمار حرمین شریفین قایل وجوب تقلید معین کی نہتی چنانچہ
متن اصول سے بیان ہوچکا اور فرمایا حضرت محمد غزالی رح نی احیار العلوم
لا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الخ اور صنف مدارج الحق نے ترمذی سے نقل کیا کہ روایت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوصیکم باصحابی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب انتہی اور علماء حرمین شریفین
کو اللہ تعالیٰ ان کی قدر و منزلت زیادہ کرے انہیں دین کی کتابوں سے
سند پکڑتے ہیں جنکی روایات صحیح بیان ہو چکیں اور تحقیق مسائل کے
خاص علمای حرمین شریفین پر موقوف نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد اور احمد ابن حنبل رحمہم اللہ اور سوای انکی اور بہت مجتہد مستقل
اور مجتہد فی المذہب صاحب ائمہ کے ہیں سب مکی اور مدنی نہیں ہیں چنانچہ بہت
علمای حرمین شریفین خود ان حضرات کی مقلد ہیں اگر یہی ہوتا کہ سوای علمای
حرمین شریفین کی کسیکا قول قابل اعتماد کی نہیں تو ان حضرات کی مذہب
سب باطل ہوتے حق تو یہ ہے کہ سند مسئلہ کی کتاب اور سنت اور کتب معتبرہ
فقہ اور اصول سے چاہیے خواہ کہیں کا عالم بیان فرماوے مکی ہو یا مدنی یا
کوفی ہو یا بخاری یا بغدادی یا فارسی یا ہندی یا اور کوئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلعم نے لو کان الدین عند الثریا
لذہب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم کذا فی مدارج الحق اور بخاری کی حدیث
شریف یوں ہے لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس انتہی کذا فی
التنویر اور معجم کبیر میں ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لا ینالہ العرب لنالہ رجال
من فارس انتہی کذا فی رسالۃ فضائل ابی حنیفۃ رحمہ اللہ اور حدیث لیأرز الی المدینۃ
کی معنی یہ نہیں ہیں کہ سوای حجاز اور مدینہ کی کہیں دین اور ایمان اور تحقیق
مسائل کا باقی نہ رہیگا کیونکہ اللہ کی فضل سے یہہ امور ہر ملک میں موجود ہیں
بلکہ اس حدیث شریف کی معنی مولانا قطب الدین خان صاحب نے مظاہر حق میں

باب الاعتصام کی فصل اوّل مین یون لکہی ہین ف مشابہت دی حضرت
نی لوگون کی بہاگنی کی مخالفون کی آفات سی اور ثابت رہنی اونکی ایمان
پر ساتھ سانپ کی اسلیئے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کی بہت بہاگتا
ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر
دی ہی حضرت نی ابتدای ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگی
پس سمٹیا وینگی مدینہ مین انتہی صفحہ ۱۴۲ اور عینی حنفی نی بخاری کی شرح مین
یون لکہا قلت ہذا انما کان فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء
الراشدین الی انقضاء القرون الثلثة وہی ثلثون سنة واما بعد فقد تغیرت
الاحوال وکثر البدع خصوصًا فی زماننا علی مالا یخفی اور ایسا ہی کہا ہی داؤدی
نی شرح صحیح بخاری مین اور عثمان ابن ابراہیم نی غایة التوضیح للجامع الصحیح
مین کذا فی الفتوی لمولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی اور بعضون نی حدیث
کی معنی یون کئی ہین کہ مدینہ منورہ کا قصد وہی لوگ کرینگے جو ایمان اور محبت
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کذا فی عینی اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین بعد نقل قول قرطبی کے کہ امام مالک کے نزدیک مدینہ والون
کا علم حجت ہی اور مدینہ والی بدعات سے سلامت ہین کہا فہذا ان سلم اختص
بزمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین اما بعد ظہور الفتن وانتشار
الصحابہ الی البلاد ولا سیما فی اواخر المائة الثانیة وہلم جرًا فہو المشاہد بخلاف
ذلک انتہی **قولہم** مکہ معظمہ کے لوگ ایک شخص معین کی تقلید کرتی ہین اور
قرآن شریف مین مکہ معظمہ کو امانت والا اور امن والا شہر فرمایا ہی تو وہان کے
لوگ دینی مسئلہ مین کبہی خیانت نکرینگے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت
حدیث اور قرآن سی ثابت اور قطعی ہے اور ہم لوگو نکو اونکی موافقت مین خیر ہی

اور اونکی برائی جو بیان کریگا تو ظنی یا وہمی ہوگی اور اٹکل کی بات یقین کو دفع نہین کرسکتے کذا فی رسالۃ اطمینان القلوب **جواب** صحابہ کرام اہل مکہ اور مدینہ کو بموجب حدیث شریف کی سب سے بہتر ہین ایک شخص معین کی تقلید نہین کرتی تہی جیساکہ بیان ہوچکا اور اونکی موافقت مین بڑی ہی خیر ہی اور اب بہی ساری اہل مکہ ایک شخص معین کی تقلید نہین کرتی اور تقلید معین ایک شخص کی کرنا باعتقاد جواز بہی ہوتا ہی اس سے وجوب نہین ثابت ہوتا اور اس آیتہ کی حل بلکہ جلالین مین یون ہی وہذا البلد الامین مکہ لامن الناس فیہا جاہلیۃ و اسلاما اور تفسیر عباسی مین یون ہی الامین من ان یہاج فیہا من دخل فیہ اور بیضاوی مین یون ہی الامین ای الامن من امن الرجل امانۃ فہو امین اور اوسکے حاشیہ پر کشاف سی یون نقل کیا وعلی ہذا امانتہ ان یحفظ من دخل کما یحفظ الامین ما یوتمن علیہ اوالمامون فیہ یامن فیہ من دخل والمراد بہ مکۃ انتہی اور حرمین شریفین کی فضیلت مین جس مردود کو شک ہی وہ منافق ہے لیکن یہ امر قطعی نہین کہ وہان کی سب لوگ عصیان اور خطا سی معصوم ہین اور یہان مسئلہ کی خیانت کا کیا ذکر ہی بلکہ بعض وقت حضرات مجتہدین کو بہی کہ خیانت اونکا شیوہ نہین ہے مسئلہ دینی مین خطا ہوجاتی ہی اور مسئلہ کا غلط ہونا خیانت پر موقوف نہین بلکہ خطا سی بہی ہوجاتا ہی اور سبکی موافقت مین ضرور خیر ہی کیونکہ حق سبحانہ وتعالی نی حرمین شریفین کے رہنی والونکو بہت کمالات عنایت فرمائی ہین اول تو وہ لوگ ہمسایہ اللہ اور رسول کے ہین اور اونکو مسجد الحرام مین ایک نماز پر لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور یہ دونون حرم مبارک محل نزول وحی ہین اور جناب سید المرسلین صلعم وہین تولد ہوئی اور وہان ہی حضرت کا وطن رہا اور اب تک حضرت اونہین

لوگوں میں موجود ہیں اور باشمار صحابہؓ اور تابعینؒ کی قبور متبرکہ وہان ہین اور جو
دولت کہ اونکو کبھی کبھی نصیب ہوجیسی حج اور عمرہ اور طواف اور قرب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک نماز پر لاکھ یا پچاس ہزار نماز کا ثواب وغیرہ
اونکو ہمیشہ میسر ہے لیکن خیر ہی موافقت اون اعمال مین کہ موافق سنت کے
ہون اور جو کہ بعضے کام خلاف سنت اور شریعت کی وہان کی بعضے لوگون سے
بمقتضای بشریت کی صادر ہوتی ہین ایسی کامون مین اونکی موافقت مین
ہرگز خیر نہین حاصل کلام یہ کہ خیر اوسمین ہی کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکی صحابہؓ کی حضلت ہی اور اونہین کا قول وفعل قابل سند پکڑنیکی ہے
سوا اون حضرات مین تقلید شخص معین مروج نہتی **قولہم** تقلید مذہب معین منزلہ
آدمی تکلیف شرعی سی بری الذمہ ہوسکتا ہی کیونکہ تقلید معین سب کے نزدیک
جائز ہی اور تقلید غیر معین مین اختلاف ہے اور خلاف سے بچنا بہر صورت بہتر ہے **جواب** بری الذمہ
جب ہوسکتا ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہونیکا اعتقاد نکری اور جب
واجب جانا تو اختلاف سی کہان بچا بلکہ مخالف ہوا خیر القرون کی اور
یہ اختلاف نہین بلکہ خلاف ہی کیونکہ سب متقدمین کا مذہب ہی نہ واجب ہونا
تقلید معین کا اور متاخرین مین اختلاف ہی **قولہم** تقلید غیر معین کے جائز
ہونی اور نہونیمین اختلاف ہی اور جس امر مین حلت اور حرمت جمع ہو
یعنی اوسکی حلال اور حرام ہونیمین اختلاف ہو تو احتیاطاً ترجیح حرمت کو
ہی **جواب** یہ ترجیح اوسمقام ہی جہان دونون طرف مین برابری ہو
اور جب کہ دلیل کی روسی حلت غالب ہو تو حرمت کو ترجیح نہین ہوسکتی
یون تو بعضون کی نزدیک رفع سبابہ بھی حرام ہی اور طریقہ سلف صالح کو
حرام کہنا بڑی جرأت ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ولاتقولوا لما تصف السنتکم الکذب

ہذا حلال وہذا حرام **قولہم** اللہ تعالی فرماتا ہی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اہل ذکر سے مراد حکم عام نہین بلکہ ایک شخص معین مراد ہی کذا فی التنویر
جواب صاحب تنویر کے قول کا حاصل مخالف ہی قول شیخ ابن ہمام
اور ابن حاجب اور ابن امیر الحاج اور آمدی اور حسن شرنبلالی اور محقق عضد
الدین اور بحر العلوم اور قرافی اور امام ابن عبد البر اور شاہ ولی اللہ اور
حبیب اللہ قندہاری اور مولانا اسمعیل شہید اور ابو المعالی سندہی اور امام
ابو شامہ اور نووی اور محب اللہ بہاری اور ابن نجیم اور سید بادشاہ اور قاضی
ثناء اللہ وغیرہم علمای اصول وفقہ اور سب متقدمین کی اور مخالف ہی
طریقہ صحابہ اور تابعین کیونکہ اس آیۃ کی معنی جیسے کہ صاحب تنویر نی لکہی
ہین ان حضرات مین سی کسیکا یہ مذہب نہین ہی جیسا کہ بیان ہوچکا سو مخالف
طریقہ سلف صالح اور علمای اصول کی قول صاحب تنویر کا کسطرح قبول کیا
جاوی اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ الحدیث اور فرمایا اتبعوا
السواد الاعظم اور فرمایا ما انا علیہ واصحابی اور اصول مین ہی اجماع الصحابۃ
لا یحتمل النسخ باجماع اخر وانہ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ جیسا کہ بیان ہوچکا نقلا
معدن وغیرہ سی اور شرح شیخ ابن حاجب مین ہی کہ حکم اس آیۃ کا عام ہے
اور مقید کرنا نص کا گویا منسوخ کرنا ہی اوسکا اور حضرت شیخ عبد الحق شرح
سفر السعادت مین لکہتی ہین وجہت این طایفہ اینست کہ ہمہ متمسک بکتاب
وسنت اند و مقتدایان دین اند دیگر تعیین وتخصیص یکی چہ وجہ باشد ولفظ
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون واشارہ حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم نیز ہمین است یعنی چیز یکہ شما ندانید از اہل علم بپرسید واز ایشان

بیامو زید و فرمود اصحاب من مثل ستارگانند و ہمہ راہ نما یانند علمای دیگر را
در حکم ایشان دانند و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر نماید و بفہم
زدو تر درآید **قولہم** فرمایا شیخ عبدالحق رح نے بیچ شرح سفر السعادت کی لیکن
قرار داد علما و مصلحت و ید ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب است
وضبط و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت بود الی ان قال و ہو المختار و فیہ
الخیر **جواب** قول حضرت شیخ کا کہ مقلد محض ہیں برخلاف قول سب متقدمین
اور اکثر متاخرین کی کسطور مقبول ہوسکی اور حضرت شیخ خود اوسی کتاب مین
در باب تقلید غیر معین فرماتی ہین و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک
نماید اور تحصیل التعرف مین یون فرماتی ہین و ہذا القول اقرب الی الانصاف
چنانچہ مذکور ہوچکا اور یہ جو حضرت شیخ نے فرمایا لکن قرار داد علما و مصلحت
دید ایشان در آخر زمان الخ سو یہ بہی ثابت نہین کیونکہ سب متاخرین وجوب
تقلید معین کے قایل نہین ہین چنانچہ بیان ہوچکا اور یہ جو فرمایا و ہو المختار
و فیہ الخیر سو اسکا جواب یہ ہی کہ مختار وہی ہی کہ احمد مختار صلعم کی صحابکا
مختار ہی اور خیر اوسی مین ہی جو کہ خیر القرون مین معمول تہا اور ضبط اور ربط اور
دین کا جو کہ .... زمانہ صحابہ اور تابعین مین تہا پہر نہین ہوا و جس امر پر اونکا
اتفاق ہی اوسی مین ضبط اور ربط ہی اگرچہ کسیکی سمجہہ مین نہ آوی **قولہم**
ہماری مولویصاحب مکہ معظمہ کا فتوی لائی ہین وجوب تقلید معین پر **جواب**
ہماری پیغمبر صاحب عرش مجید اور لوح محفوظ کا فتوا لائی ہین تقلید غیر معین پر
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ فتوی مقبول ہی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین **قولہم** فاسئلوا اہل الذکر مین لفظ اہل مفرد ہی اس سی معلوم ہوا کہ
تقلید فرد واحد یعنی ایک ہی شخص کی چاہیی **جواب** ایسی لفظ قرآن و حدیث

۵۵ زیادہ ہی انصاف کی طرف

مین بہت جگہ آتی ہین کہ جنسی مراد فرد واحد نہین ہوتا بلکہ جنس یا ہر ہر فرد مراد
ہوتا ہی چنانچہ جنازہ کی دعا مین اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثنا اور قرآن شریف مین ہی یا اہل یثرب اور تفسیر جلالین مین
ثم نخرجکم طفلا بمعنی اطفالا اور حدیث شریف مین آیا ہی السلام علیکم یا
اہل القبور اور اہل الذکر کی معنی تفسیر بیضاوی مین یون ہین فاسئلوا اہل الذکر
اہل الکتاب او علماء الاخبار ان کنتم لا تعلمون وفی الآیۃ دلیل علی انہ تعالی لم
یرسل امراۃ ولا ملکا للدعوۃ العامۃ وعلی وجوب المراجعۃ الی العلماء فیما لا یعلم
انتہی اور جلالین مین ہی یعنی العلماء بالتوراۃ والانجیل اور ترجمہ مولانا شاہ
عبد القادر مرحوم مین ہی سو پوچھو یاد رکھنی والون سی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین
مرحوم مین پس سوال کر دیا د والون سی انتہی دیکھو اس آیۃ کریمہ کی معنی
مفسرین کسطور کرتی ہین اور لفظ اہل ذکر سی مراد ایک شخص معین ہرگز نہین
ہو سکتا کیونکہ مثلاً مذہب حنفی مین ایک حضرت ابو حنیفہ رح اور پہر اونکے شاگرد
جیسے ابو یوسف رح اور محمد رح وغیرہما اور اونکے بعد اور مجتہدین فی المذاہب
اور صاحبان ترجیح اور تخریج جیسے طحاوی اور کرخی اور حلوائی اور سرخسی اور
فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضیخان اور ابو الحسن قدوری اور حسن بن
شرنبلالی اور صاحب ہدایہ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم بہت مشائخ ہین کہ جنکے اقوال پر
فتوی دیا جاتا ہی پہر تقلید شخصی کہان رہی اور حضرت ابو حنیفہ کی شاگردون
کی صدہا قول مخالف حضرت ابو حنیفہ رح کی ہین **قولہم** یہ سب حقیقت مین شاگرد
حضرت ابو حنیفہ رح کی ہین تو سبکے سب گویا ایک ہی شخص ہوا **جواب** امام محمد رح
شاگرد حضرت ابو حنیفہ رح کی اور امام شافعی رح شاگرد امام محمد رح کی اور حضرت
امام احمد حنبل شاگرد شافعی کی تو یہ سبکی سب بہی مگر ایک ہی شخص ہوا اور حقیقت

ساری مجتہد شاگرد ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکے تقلید کروگی
حقیقت مین اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا کہ اونہین کی متابعت کا
حکم اللہ نے دیا ہے **قولہم** ابوحنیفہؒ اور اونکے شاگردونکا ہر مسئلہ مین ایک
اصول ہے **جواب** یہ دعوی بدون ثابت کرنیکے مقبول نہین ہوتا سارے
مسائل اختلافی حضرت ابوحنیفہؒ اور اونکی شاگردونکی اور ان سبکے اصول
بیان کرو پہر اپنا مدعا ثابت کرو بلکہ فرمایا ہی محقق شاہ ولی اللہ نے بیچ رسالہ
الانصاف کی وہہا لا یزال الا علی محجۃ ابراہیم ما امکن لہا کما کان ابو حنیفہؒ یفعل
ذلک وانما کان اختلافہم فی احد شیئین اما ان یکون لشیخہا تخریج علی مذہب
ابراہیم یزاحمانہ فیہ او یکون ہناک لابراہیم ونظرائہ اقوال مختلفۃ یخالفان شیخہما فی
ترجیح بعضہا علی البعض الخ اور اوسمین ہی وانما عد مذہب ابی حنیفۃ مع مذہب
ابی یوسف ومحمد واحدا مع انہما مجتہدان مطلقان مخالفتہما غیر قلیلۃ فی الاصول
والفروع لتوافقہم فی ہذا الاصل ولتدوین مذاہبہم جمیعا فی المبسوط والجامع الکبیر
انتہی اور اوسمین ہی ومنزلۃ مذہب احمد من مذہب الشافعی بمنزلۃ مذہب
ابی یوسف ومحمد من مذہب ابی حنیفۃ الا ان مذہبہ لم یجمع فی التدوین مع مذہب الشافعی
کما دون مذہبہما مع مذہب ابی حنیفۃ فلذلک لم یعدا مذہبا واحدا فیما یری واللہ
اعلم ولیس تدوینہ مع مذہبہ عسیرا علی من تلقیہا علی وجہہا انتہی اور حقیقت مین
اصل الاصول ساری مجتہدونکا ایک ہی کتاب اور سنت **قولہم** جو قول شاگردون
ابوحنیفہ کا مخالف ہی قول ابی حنیفہ کے اوسمین ضرور روایت ابی حنیفہؒ سے
ہوتی ہی کہ پہر اوس سے رجوع کیا **جواب** اول ہر قول مخالف مین کہ
صدہا ہین ہونا روایت کا حضرت ابی حنیفہؓ سے ثابت کرو اور اگر فرضاً یون
بہی ہو تو جس روایت سے امام نے رجوع کیا تو وہ منسوخ اور مخالف مرضی امام کے

ہوئی پہر اوسکے موافق جسکا قول ہو وہ نہین مخالف قول امام کے بہی سو بہ
ایسی روایت کی ہو افق کسیکا قول ہو نکو اعتماد مذہب نہین کہتے **قولہم**
تقلید غیر معین والی ایسی ہین کہ لا الی ہولاء ولا الی ہولاء **جواب** ایسا
اونکے حقمین صادق آتی ہی کہ نہ ادہر کے نہ ادہر کے اور تقلید غیر معین
والی ہر طرف کی ہین محمدی اور سنی ہونی مین تو کچہہ کلام ہی نہین اور
حنفی بہی ہین اور شافعی بہی اور مالکی بہی اور حنبلی بہی وغیرہم اور تقلید غیر
معین والی تو وہ شخص تہے کہ ساری امت سی افضل ہین یعنی صحابہ کرام اور
تابعین **قولہم** تقلید غیر معین والی ایسے ہین کہ مُحُکّوَنِرُ عاما وبحرموند عاما **جواب**
یہ اون کا فرقے کے حقمین ہے کہ اپنی خوشی سے بی سند لڑائی کو کبہی جائز کرتا
تہی کبہی حرام اور جو کوئی بسبب تحقیق کے یا واسطے ضرورت کے کسی مسئلہ مین بجای
تقلید ایک مجتہد کے دوسری مجتہد کی تقلید کری تو اوسکے حقمین یہ آیت صادق
نہین آتی کیونکہ یہ شخص عامل بالحدیث یا مقلد کسی مجتہد کا ہی نہ اپنی نفس کا
قولہم تقلید غیر معین مرجوح ہے **جواب** قول اور فعل صحابہ اور تابعین کا
جبکا خیر ہونا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرجوح نہین ہو سکتا
قولہم کہا ملا علی قاری نی بیچ رسالہ جواب قفال کے واجب ہے قاضی پر معین
کرنا ایک مذہب کا ورنہ جس امر مین جس مذہب کیطرف چاہیگا حلال یا حرام
کیطرف میل کریگا اور حلال اور حرام ثابت نہوگا پہر تکلیف شرعی ثابت نہوگی
اور قاعدہ شرعی بہی برہم ہو جائیگا **جواب** اسپر کوئی دلیل شرعی بیان
کرنا چاہیے اور تکلیف شرعی اوسوقت ساقط ہوکہ قاضی ساتہہ سیلان طبیعت
اور خواہش نفس کے حکم کرے اور اگر از راہ تحقیق مذہب راجح پر حکم کری
تو تکلیف شرعی ہرگز نہین ساقط ہوتی اور سیلان طبیعت اور نفسانیت کو

مذہب معین میں بہی دخل ہوسکتا ہے کیونکہ مذہب معین میں بہی مسائل
اختلافی بہت ہوتی ہیں چنانچہ بعضوں کے نزدیک بعض مقام میں مفتی کو
اختیار ہوتا ہے جسپر چاہیے فتوی دی اور معتبر یہی ہے کہ از روی دلیل
کے جس قول کو ترجیح ہو اوسپر فتوی دی چنانچہ انشاء اللہ تعالی بیان آویگا
قولہم صحابہؓ کے زمانہ مین اصول ور قواعد فقہ کے منضبط نتھی سو واسطے
تقلید ممکن نتہی **جواب** ضبط کرنا اصول اور قواعد کا واسطے آسانی
نکالنے اور بعضی مسائل کے ہے نہ واسطے بدل ڈالنے عمل اور سیرت صحابہ کے
قولہم صحابہ کی اعمال پر اس زمانہ کو قیاس کرنا نچاہیے کیونکہ وہ زمانہ خیر کا
تہا اور یہ زمانہ شر کا ہے **جواب** شر کی زمانہ والوں کی بہتری اسیمین ہے کہ
اتباع کریں خیر کے زمانہ والوں کا نہ کہ اونکی مخالفت کرین اور ہم مامور ہیں
عمل کرنیکے اوپر طریقہ صحابہؓ کے جیسا کہ حدیث شریف سی اور احیاء العلوم
سی ثابت ہوچکا اور اب انشاء اللہ تعالی زمانا خیر کا یعنی عہد حضرت مہدی
آخر الزمان علیہ السلام کا کہ جنکا نام محمد بن عبد اللہ اور ظہور اونکا ملک عرب
مین ہوگا قریب ہی آنیوالا ہی کہ لوگو نکو شوق عمل بالحدیث کا ہونی لگا
اور اسمین حکمت الہی معلوم ہوتی ہی یہ کہ لوگو نکو حضرت مہدی عم سے
نفرت نہو بسبب اسکے کہ اونکا عمل بہی حدیث ہی پر ہوگا وہ تو کسیکے مقلد
نہونگے چنانچہ کشف الغمہ مین ہی فانہ علیہ السلام اذا خرج یرفع الخلاف والرأی
من الارض فلایبقی ایامہ الا الدین الخالص ولیعادیہ سرا مقلدۃ العلماء
الموجودون فی زمنہ حین یرونہ یذہب الی خلاف ما ذہب الیہ ائمتہم لاعتقادہم
ان اللہ تعالی لا یوجد بعد ائمتہم احدا یعلوہم فی العلم الخ **قولہم** دوری ہمکہ
عشاق معنوی کفرست خدایکی ومحمدیکی وپیریکی **جواب** دوئی است کفر

بلا شک ولی نہ ہر جا خدا ایکی و محمد کی و پیر لیسی **ف** خدا کا ایک جاننا کہ سوا
اوسکے اور کسیکو مستحق پرستش اور نفع اور ضرر کا مالک اور قادر مطلق اور عالم کل
شی اور حاکم مطلق نجانے اور محمد صلعم کا ایک جاننا یہ کہ سوای اونکی اور کسیکو
متبوع مستقل نجانے اور سوای اوس جناب کے کسیکے واسطے واجب نا تقلید
شخصی کا نہ اعتقاد کرے ایسا شخص کہ اونکی سوای دوسری کی تقلید اور
اتباع جائز ہو سوای حضرت صلعم کے کوئی نہین اور پیرون کا بہت ہونا
یہ کہ صحابہ کرام سے اب تلک ساری علما اولیا مجتہدین محدثین مفسرین
حافظ قرار وغیرہم کہ جنکے ذریعہ سی دین محمدی ہمکو پہنچا درجہ بدرجہ علی حسب
المراتب سب ہماری پیر و مرشد اور بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہین اور
لطائف اشرفیہ مین لکہا ہے کہ قدوۃ الکبری میفرمودند کہ اجماع مشایخ رضوان
اللہ علیہم اجمعین است کہ تکمیل سالک بچند مشایخ میگردد بی انکار از اول الخ
کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور جبکہ مذہب معین مین بہت سی مجتہدین ہوے
تو پیر ایک کہان رہا **قولہم** کہا شاہ ولی اللہ مرحوم نی رسالہ انصاف میں
بیچ باب اختیار کرنے مذہب معین کے وکان ذلک ہو الواجب فی ہذا
الزمان **جواب** شاہ ولی اللہ صاحب کا قول اگر فرضاً مخالف طریقہ خیر
القرون کے ہو دی تو ہرگز قبول نکیا جاویگا لیکن اس عبارت کا مضمون
سمجہنا موقوف ہے پہلی اور پچھلی عبارت پر جو کوئی انصاف کرکے رسالہ انصاف
کو بنظر انصاف دیکہے معلوم کرے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا
عام نہین بلکہ خاص ہے مجتہد فی المذہب کی واسطے زمانہ خاص مین یعنی بعد
دوسو ہجری کے بعد چنانچہ فرمایا فہو مجتہد فی البعض و غیر مجتہد فی البعض و
لبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب

مجتہد لبعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان اور سبب اسکا یہ ہے
کہ ہر مذہب کی مسائل کی ترجیح اور تخریج نہایت دشوار ہی بدون اجتہاد کے
ایک مذہب پر ہو نہیں سکتی جیساکہ فرمایا فلو ابتدر ہذا بتقلید مذاہبہم وتنقیح
اقوالہم لکان امتزما لما لا یطیقہ و لا یفرغ طول عمرہ الی ان قال وہذا
ہو المجتہد فی المذہب اور پہر فرمایا فاذا کان للواجب طرق متعددۃ وجب
تحصیل طریق من تلک الطرق من غیر تعیین واذا تعین لہ طریق واحد وجب
تحصیل ذلک بخصوصہ کما اذا کان الرجل فی مخمصۃ شدیدۃ یخاف منہا الہلاک
وکان لدفع مخمصۃ طرق من شراء الطعام والتقاط الفواکہۃ من الصحراء واصطیاد
ما یتقوت بہ وجب تحصیل شئ من ہذہ الطرق لا علی التعیین فاذا وقع فی مکان
لیس ہناک صید ولا فواکہ وجب علیہ شراء الطعام وکذلک کان للسلف
طرق الی تحصیل ہذا الواجب وکان الواجب تحصیل طریق من تلک الطرق
لا علی التعیین ثم انسدت تلک الطرق الا طریق واحد فوجب ذلک الطریق
بخصوصہ انتہی یہ بیان شاہ صاحب کا بیچ حق مجتہد فی المذہب کے ہے بیچ زمانہ
مخصوص کے اور علی ہذا القیاس بعض وقت عوام پر تقلید مذہب معین کی
واجب ہوتی ہی جبکہ سوائی ایک مذہب کے اور مذہب کا مسئلہ نہ ملی جیسا
اسکی بعد فرمایا وعلی ہذا ینبغی ان یقاس وجوب التقلید لامام بعینہ فانہ قد
یکون واجبا وقد لا یکون واجبا فاذا کان انسان جاہل فی بلاد الہند
وما وراء النہر ولیس ہناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب
ہذہ المذاہب وجب علیہ ان یقلد لمذہب ابی حنیفۃ رضہ ویحرم علیہ ان یخرج من
مذہبہ لانہ حینئذ یخلع عن عنقہ ربقۃ الشریعۃ ویبقی سدی مہملا بخلاف ما اذا
کان فی الحرمین فانہ میسر لہ ہناک معرفۃ جمیع المذاہب ولا یکفیہ ان یاخذ

من السنة العوام ولا ان ياخذ من كتاب غير مشهور ذكر كل ذلك في النهر الفائق
شرح كنز الدقائق انتهى مختصرا من عينه اور فرمايا حضرت شاه ولى الله نے
بیچ عقد الجید کے ثم نقل عن جماعة عظيمة من علماء المذاهب انهم كانوا يعملون
ويفتون بالمذاهب من غير التزام مذهب معين من زمن اصحاب المذاهب
الى زمانه على وجه تقتضي كلامه ان ذلك الامر لم يزل العلماء عليه قديما و
حديثا حتى صار بمنزلة المتفق عليه فصار سبيل المسلمين الذي لا يصح خلافه
اور اوسی مین ہی اذا اراد هذا المتبحر في المذهب ان يعمل في مسئلة بخلاف
مذهب امامه فمنعه الغزالي وشرذمة وهو قول ضعيف وذهب الاكثرون
الى جوازه وهو الذي انعقد عليه الاتفاق من مفتي المذاهب الاربعة من المتاخرين
واستخرجوه من كلام اوائلهم الخ نقل بالاختصار **قولهم** امام عبد الوهاب شعرانی
کی قول سے واجب ہونا تقلید مذہب معین کا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ ذکر
کیا بیچ میزان شعرانی اور میزان خضری کے **جواب** میزان کی عبارت سے
جو پہلے نقل ہو چکین اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کا اوپر نہ واجب ہونی تقلید معین کے
معلوم ہو چکا اور ایک قول امام موصوف کا ابہی منقول ہوا عقد الجید سی؛
سو یہ خلاف معمول صحابہ کے کہ حضرت امام شعرانی خود اوسکے مقر ہین کیسکا
قول مقبول ہو سکی اور امام شعرانی کے نزدیک عالم محجوب کی حق مین تقلید
معین واجب ہی اور جب اوسکو عین الشریعة پر اطلاع ہو جاوی اور
حجاب اوٹھ جاوی اور سب مذہبون کو حق جاننی لگے تو اوسپر تقلید معین
واجب نہین رہتی اور میزان الشعرانی کی تصنیف کا مقصود یہی ہی کہ ہر کوئی
اس حجاب کو اوٹھا کر عین الشریعة پر واقف ہو کر ہر مذہب کو حق جاننی
لگی اور ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی اور ہر مذہب پر عمل کری چنانچہ

بیان ہو چکا اور فرمایا میزان مین فان وصلت الی شہود عین الشریعۃ فہناک
لا یجب علیک التقید بمذہب لانک تری اتصال جمیع مذاہب المجتہدین بہا
الخ اور اوسی مین ہی صفحہ ۶ ومن تحقق بما ذکرنا ذوقا وکشفا کما ذقناہ وکشف
لنا وجد جمیع اقوال الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم داخلۃ فی قواعد الشریعۃ المطہرۃ
ومقتبسۃ من شعاع نورہا لا یخرج منہا قول واحد عن الشریعۃ وصحت مطابقتہ
قولہ باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم لاعتقادہ ذلک بالجنان
وعلم جزما ویقینا ان کل مجتہد مصیب ورجع عن قولہ المصیب واحد الخ اور فرمایا
وہی اقرب الی طریق الادب مع الائمۃ مما تعتقدہ انت من ترجیح مذہب علی
مذہب بغیر طریق شرعی واین قول من یقول ان سائر الائمۃ المسلمین او
الائمۃ الاربعۃ الآن علی ہدی من ربہم ظاہرا وباطنا ممن یقول ثلاثۃ اربابہم
او اکثر علی غیر الحق فی نفس الامر **قولہم** اگر تقلید معین نکروگی تو تمکو گیدڑ
اور لومڑی وغیرہ کہانی پڑینگے **جواب** جو کوئی گیدڑ اور لومڑی وغیرہ کو
حضرت ابو حنیفہؒ کی تقلید کرکے حرام جان چکا اوسکو بضرورت ان جانوروں کا
کہانا بتقلید اور امام کے درست نہین اور جو کوئی حرام نہین جانتا وہ جب
امام کی تقلید کرکے جس جانور کو کہ اوس امام کے نزدیک حلال ہے حلال جانکر
کہاوے درست ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی یہ مسئلہ آگے بیان ہوگا اور جو حیوان
کہ بالاتفاق حرام ہے جیسے خنزیر وکتا کسیکے نزدیک حلال نہین لیکن کسی امام
مجتہد اہل سنت کے قول کو حقارت سے یاد کرنا دین کی بات نہین فرمایا
امام عبد الوہاب شعرانی نے میزان کی خطبہ مین وکما لا یجوز الطعن فیما جاءت
بہ الانبیاء مع اختلاف شرائعہم فکذلک لا یجوز لنا الطعن فیما استنبطہ الائمۃ
المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان اور اوسی مین ہی صفحہ ۳۳ فلا یجتہد

مجتہد الا وسلسلۃ متصلۃ لصحابی قال بقولہ او بجماعۃ منہم چنانچہ کچھہ بیان اسکا
انشاء اللہ تعالی مسئلہ مین ہوگا اور جیسے گیدڑ اور لومڑی بعض مذہب مین
حلال ہے ایسا ہی بقول بعضون کے اُلو اور ایک قسم کا کوا حنفی مذہب مین
حلال ہے لیکن بہر صورت کسی مذہب پر طعن نچاہیے **قولہم** لا مذہبون کے
نزدیک ایک آبخورہ پانی مین ایک قطرہ بول کا پڑجاوی اور نجاست
کا اثر ظاہر نہو تو وہ پانی پاک ہی رہتا ہے جسنی اوسکو پیا پیشاب پیا
جواب یہ اعتراض وارد ہوتا ہے اوپر مذہب امام مالک و اکثر محدثین
کے لیکن یون جاننا چاہیے کہ حوض دردہ مین کتنا ہی پیشاب پڑجاوی
اور نجاست کا اثر ظاہر نہو تو بموجب مذہب حنفی کی پاک ہی رہتا ہی
تو یہ اعتراض یعنی مذہب حنفی پر بہی وارد ہوا ہم یہہ ہی گذارش کرتی ہین کہ اپنی
طبیعت کی جہت سی کسی مذہب پر اعتراض مت کرو کیونکہ مجتہد کو تو باوجود
خطا واقع ہونی کی بہی ثواب ہی ملتا ہے جسکو اللہ کی یہان سی انعام ملے
تو تمہین اوسپر طعن کرنا سخت نازیبا ہے ہان دلیل شرعی کی جہت سے
جو مسئلہ کسی مذہب کا مرجوح معلوم دی اوسکو ترک کرو طعن مت کرو کیونکہ
مذہب پر طعن کرنا حقیقت مین طعن ہی اوس حدیث پر جس سے وہ مسئلہ
نکالا گیا **قولہم** اصول الرضا مین ہی واما طریق المتاخرین فالتخصیص و
التعیین بمذہب واحد و ہو الاقرب الی رفع الانتشار فی امور الدین **جواب**
یہ قول ضعیف ہے بلکہ محقق متاخرین مثل شیخ الحنفیہ ابن ہمام وغیرہ قائل
وجوب تعیین کے نہین ہین جیسا کہ بیان ہوچکا اور عبارت اصول الرضا
سے بہی واجب ہونا نہین نکلتا اور عدم تعیین مذہب مین اگر انتشار امور
دین کا ہوتا تو زمانہ صحابہ اور تابعین مین اس سی منع کرلے **قولہم** مسئلہ

تصنیف شیخ عبد الحق رح مین ہے واگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد ہم از مذہب ہا حد مختار روایتی کہ دلیلش احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط دران اکثر واوفر بود اختیار کند وبراہ رخصت ومساہلت وحیلہ اندوزی نرود این طریقہ متاخرین است وشک نیست کہ این طریقہ محکم تر ومضبوط تر است **جواب** ظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ متاخرین کا موجب ورع اور پرہیزگاری اور احتیاط اور بہت محکم اور مضبوط ہے اور طریقہ متقدمین کا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے اونہین مین ہین موجب نا پرہیزگاری اور بے احتیاط اور مساہلت اور حیلہ اندوزی اور کم محکم اور کم ضبط ہے اور شک نہین کہ یہہ بات غلط ہے اس مقام مین حضرت شیخ کے قول مین کچہہ تاویل کرنا چاہیے ۞ **قولہم** جن کتابون سے سند عدم وجوب تقلید معین کے دیتی ہو اونمین سے بعضی کتاب مین کوئی حکایت وجوب تقلید معین کی بہی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی کہین کچہہ کہا اور کہین کچہہ **جواب** بعضے کتابین بطور مجموعہ کے ہوتی ہین اونمین ہر طرح کی روایتین منقول ہوتی ہین اور بعضی مسئلے مین بعضی علما بعد تحقیق کے قول اول سے رجوع کرتی ہین چنانچہ حضرات مجتہدین نے بہی کیا اور بعضے جگہہ نقل کرنیوالی اور کاتب سے غلطی ہوجاتی ہے اور کہین کوئی ناخدا ترس تحریف یا وضع عبارت کر دیتا ہے اور حضرات مجتہدین سے بہی بعضے مسائل مین دو دو تین تین روایتین منقول ہوتے ہین چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگا سو ایسی اختلاف مین جو روایت کہ شرع سے دلیلون سے تقویت پاوی اور معتبر اور صحیح ہو اوسپر عمل کرنا چاہیے چنانچہ ایسے ہی محل مین فقہا دین پانچ طرح لکہدیتی ہین ہو الصحیح ہو الاصح ہو الاشبہ بہ یفتی علیہ الفتوی ہو المختار وغیرہا اور بعضے روایت مین ظاہر مین اختلاف معلوم ہوتا ہے حقیقت مین نہین ہوتا غور کرنیسے حل اختلاف ہوجاتا ہے چنانچہ حل اختلاف دو عبارتون کتاب الانوار کا عقد الجید سے معلوم ہوگا اسی بحث مین انشاء اللہ تعالیٰ **قولہم** کتاب

٦٥

ایضاح الحق تصنیف کسی لامذہب کے ہے اور یہ مولانا اسماعیل شہید رحمہ کا نام
اور مولانا محمد اسماعیل شہید کہ مصنف صراط مستقیم کے ہیں اونکا کہیں ذکر نہیں
جواب ہر کوئی جانتا ہے کہ ایضاح الحق اور صراط مستقیم اور تنویر العینین تصنیف
محمد اسماعیل شہید کے ہیں سو ان تینوں کتابوں سے اس رسالہ میں عمل بالحدیث
عدم وجوب تقلید شخصی کا لکھا گیا ہے چنانچہ مذکور ہو چکا **قولہم** اہل حل عقد
میں تقلید معین مجتہد واحد کو **جواب** اہل حل عقد سے اگر مراد سلطان اور
تو اس ملک کے حاکم امالیان سرکار انگریزی ہیں سو دین کی امر میں ہم اونکی
میں اور نہ وہ دیکھو ہماری دین میں کچھ حکم لگا دیں اور اگر مراد علما ہیں تو
تنوی ہے عدم وجوب تقلید شخصے پر **قولہم** عقد الجید میں ہے والمرجح عند
ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ **جواب**
عقد الجید میں یہ ہے وقولہ لکن منتسبا الی مذہب فہل یجوز ان یتخیر ویقلد ای
فیہ خلاف مبنی علی انہ یلزمہ التقلید بمذہب معین ام لا فیہ وجہان قال
والذی یقتضیہ الدلیل انہ لا یلزم بل یستفتی من شاء ومن اتفق لکن من
لا رخص انتساب مذہب سی مراد ہے التزام ایک مذہب کا یعنے یوں
کہ یعنے فلانے امام کا مذہب اپنے اوپر لازم کر لیا یا یہ کہ جس مسئلہ
پر عمل کیا خاص اوس مسئلہ میں اوس مذہب سے منتسب ہوا سو انتسا
کی حالت میں اختلاف ہے اور جس فقیہ کو جو قول پسند ہو
دیتا ہے چنانچہ عقد الجید میں نے قول امام نووی کا وافتی التز
نیجوز لہ الخروج عنہ علی الاصح اور اوسی میں ہے منقول خزانۃ الروایا
واذا قلد فقیہا فی شی فہل یجوز ان یرجع عنہ الی فقیہ آخر فی المسئلۃ علی
ان لا یکون التزم مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفۃ والشافعی وغیرہما والثانی

امام عزالدین بن عبد السلام کے لان الناس لم یزالوا سے ذلک یسألون من اتفق من العلماء من غیر تقیید بمذہب ولا انکار سے احد من السائلین الخ اور اوسی مین ہے فما ذہب الیہ ابن حزم حیث قال التقلید حرام انما یتم فیمن له ضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلة واحدة وفیمن ظہر علیہ ظہورا بیّنا ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ الخ وفیمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقہاء بعینہ یری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قال ہو الصواب البتة واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علی خلافہ الخ وفیمن لا یجوز ان یستفتی الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبالعکس ولا یجوز ان یقتدی الحنفی بامام شافعی مثلا فان ہذا قد خالف اجماع القرون الاول وناقض الصحابة والتابعین الخ اور اوسی مین ہے ولا فرق بین ان یستفتی ہذا دائما او یستفتی ہذا حینا وہذا حینا اور تقریر شرح تحریر مین ہے والتزامہ بنذر حتی یلزم الوفاء اور منتقم مین ہے والالتزام لما لم یجعلہ ملزما من الشرع کان بمنزلة التزام کذا لفلان من غیر ان یکون له علیه فی الغرم وہو الاصح فرمایا قاضی ثناء الله رح نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے کہ حسب فرمایش جناب مرزا جانجانان صاحب قدس سرہ کی تصنیف کیا ہے کسیکہ لازم گیرد بر خود مذہبی معین مثل مذہب ابی حنیفہ رح پس بعضی گویند کہ جائز نیست اورا تقلید دیگری و بعضی گویند در مسائلی کہ موافق فتوی ابی حنیفہ رح در ان عمل کردہ است تقلید دیگری جائز نیست و در انچہ عمل نکردہ است ہر کرا خواہد تقلید نماید و کسیکہ بر خود مذہبی لازم نگرفتہ است بر تمام اقوال مذکورہ وی را جائز است کہ تقلید ہر کرا خواہد بکند لاکن بعضی انان کہ در بعضی مسائل تقلید ابی حنیفہ رح کردہ

٦٨

در بعضے تقلید شافعی پس جائز نیست اورا کہ در آنچہ تقلید شافعی رح گرفتہ
تقلید ابی حنیفہ رح بکند یا لعکس و بعضے گویند کہ مذہب لازم گرفتہ باشد
یا نہ بعمل نمودہ باشد یا نہ جائز ست ہر مقلد را تقلید ہر مجتہد و این اقرب
ست بتحقیق چہ حقتعالے در ہیچ باب ہیچ لازم نکردہ ست و بدون التزام او
تعالے ہیچ لازم نشود قولہ تعالے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ؛
عام ست مقید ہیچ یکے ازین قیود نیست و در صدر اول عوام از خواص
عند الحاجت استفتا می نمودند و مبالات ازین قیود مروی نیست انتہے
کذا فی المعیار . . . . **قولہم** معتزلیون کا قول ہے کہ عامی
ہر مذہب سے جو مسئلہ چاہے اختیار کرے **جواب** اہل سنت کا قول
چنانچہ بیان ہو چکا **قولہم** ہماری علمانے عامی کیواسطے ایک ہی امام مقرر
کیا ہے **جواب** ہماری علمانے فرمایا العامی لیس لہ مذہب معین **قولہم**
شرح طحطاوی میں ہے فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما **جواب**
تحریر ابن ہمام میں ہے ویتخرج منہ جواز اتباع رخص المذاہب ولا یمنع منہ
مانع شرعے اور اس امر میں بہت کچھ بیان ہو چکا **قولہم** کہا علامہ قہستانی
نے فیجب فی المذہب صلابۃ ای اعتقاد کونہ حقا وصوابا کما فی الجواہر
جواب الواجب ما اوجبہ اللہ تعالی اور سلف صالح کو صلابت پسند
نہ تھے امام ابو یوسف رح اور محمد رح تکبیرات عید کی کہتے تھے بطور حضرت
ابن عباس رض کے اور فرمایا امام شافعی رض نے ربما اخذنا الی مذہب اہل العراق
اور فرمایا امام ابو یوسف رح نے افتانا خذ القول اخواننا من اہل المدینۃ اور
صلابت عادت بعض متاخرین کی ہے فرمایا شاہ ولی اللہ رح نے ثم خلف
من بعدہم خلف اختصروا کلام القوم فقووا الخلاف وبنوا علی مختار ائمتہم

اور تفصیل اور وجہ اسکی بیان مجمل ہیچ تائید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالی

قولہم ہماری مشایخ نے کہا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء ومذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب **جواب** طحطاوی مین ہے صفحہ ۵ ثم والمراد ان مذہب الیہ امامنا صواب عندہ مع احتمال الخطاء اذ کل مجتہد یصیب وقد یخطئ فی نفس الامر واما بالنظر الینا فکل واحد من الاربعۃ مصیب فی اجتہادہ فکل مقلد لیقول ہذہ العبارۃ لو سئل عن مذہبہ علی لسان امامہ الذی قلدہ ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الاخر الذی لم یقلدہ الی ان قال فیقلدہ فی العمل فقط **قولہم** حموی مین ہے وفی التتمۃ قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان اثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی **جواب** فتح القدیر مین بعینہٖ ہے ولعل ان مثل ہذہ یعنی التشدیدات التی ذکروا فقالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی ولا بد ان یراد بہذا الاجتہاد معنی التحری وتحکیم القلب لان العامی لیس لہ اجتہاد فتلک التشدیدات الزامات منہم لیس من المشایخ لکف الناس عن تتبع الرخص والا اخذ العامی فی کل مسئلۃ بقول مجتہد یکون قولہ اخف علیہ وانا لا ادری ما یمنع ہذا من العقل والسمع فکون الانسان یتتبع ما ہو اخف علی نفسہ من قول مجتہد یسوغ لہ الاجتہاد ما علمت من الشرع ذمہ علیہا کذا فی المعیار نقلا عن حسن الشرنبلالی اور آخر ایک نسخہ عقد الجید مین اسیطرح فتح القدیر سے نقل کرکے یہہ بہی لکہا ہے بعد لفظ اجتہاد کے ثم حقیقۃ الانتقال انما تحقق فی حکم مسئلۃ خاصۃ قلد فیہ وعمل بہ اور اخر مین یہہ لکہا ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم

تجب ما خففہ عن امتہ واللہ اعلم بالصواب اور میزان الشعرانی مین ہے
صفحہ ٤ وما یؤید ہذا المیزان عدم انکار اکابر العلماء فی کل عصر علی من
انتقل من مذہب الی مذہب الا من حیثما یتبادر الی الاذہان من توہم
الطعن فی ذلک الامام الذی خرج من مذہبہ لا غیر الخ اور پہر چند علماء
منتقلین کے نام نقل کر کے لکہتے ہین فلولا ان علماء السلف رأوا انہ لیس
بذلک بأس ما اقروا من انتقل من مذہب الی غیرہ ولولا علمہم بان الشریعۃ
تشتمل المذاہب کلہا ولعمہا لانکروا علیہ اشد التنکیر **قولہم** شامی مین
ہے ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر اور قنیہ مین ہے لیس للعامی ان
یتحول من مذہب الی مذہب اور عالمگیریہ مین ہے حنفی ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر کذا فی جواہر الاخلاطی اور درمختار مین ہے ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر اور سراجیہ اور جنبیل المواہب مین ہے من تحول الیوم من
مذہبہ فبئس ما صنع اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم احد مذہبا یجب علیہ ان
یدوم الخ اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی
فلزم علیہ الاستمرار اور شرح تحریر بحر العلوم مین ہے وکذا للعامی لا انتقال
فی الحکم من مذہب الی مذہب لا یجوز لظہور الخیانۃ **جواب** انتقال
اور ارتحال کا جواب وہی ہے جو اس سے پہلے قول کا جواب ہے اور
التزام کا جواب عقد الجید اور کتب اصول کے عبارتون سے کہ اس
رسالہ مین بیان ہوئی ہین سمجھ لیجیے اور شامی مین ہے بل لطلقون
تلک العبارات للمنع عن الانتقال خوفا من التلاعب بمذہب المجتہدین
اور اوسی مین ہے ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر الی اذا کان ارتحالہ
لا لغرض محمود شرعا ولو ان رجلا برئ من مذہبہ باجتہاد وضح لہ کان محمودا

اجو ما انتہے مختصرا کذا فی المعیار اور یہہ اسکا جواب دیکھیں بیچ تائید
جواب مسئلہ کے اور شرح مسلم مین ہے فقیل نعم یجب الاستمرار الخ وقیل لا
یجب الاستمرار ویصح الانتقال منہا ہو الحق الذی ینبغی ان یؤمن ویعتقد
بہ لکن ینبغی ان لایکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام فی التمذہب
کان او غیرہ اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالے ویحکم لہ ولم یوجب
علے احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید کذا
فی المعیار **قولہم** رسائل زینیہ مین ہے فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ ا
ان یعمل بقولہ لما نقل العلامۃ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ
لایصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق **جواب** یہہ واجب ہونا
خاص اوس مسئلہ مین ہے جسپر حضرت ابو حنیفہ رح کی تقلید سے
عمل کر چکا چنانچہ اسے عبارت سی معلوم ہوتا ہے اور واسطے ضرورت
کی تقلید سے رجوع کرنا بعد عمل کے بہی جائز کیا ہے چنانچہ بیان
ہو گا بیچ تائید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالی اور عبارت عالمگیریہ اور
شرح سفر السعادت سی ایک طرح کا رجوع کرنا بعد تقلید کے بغیر ضرورت
بہی جائز معلوم ہوتا ہے اور یہی قول حضرت ابو حنیفہ اور صاحبین
کا ہے چنانچہ بیان ہو چکا **قولہم** عالمگیریہ مین ہے ہذا کلہ فی القاضی
المجتہد واما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ مثلا فلا یمکن المخالفۃ
فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذلک الحکم **جواب** اس سے واجب
ہونا تقلید شخصی کا نہین نکلتا بلکہ معزول ہونا قاضی کا حکم خاص مین
بسبب مخالفت ولایت خاصہ کے ہے کہ اوسکو حکم سلطان تہا کہ
قضا کے بموجب مذہب ابو حنیفہ کے اور اوس نے حکم لگایا اوسکے خلاف

چنانچہ اشباہ مین ہے نوامرالسلطان بعدم سماع الدعوی لبعد خمسۃ عشر سنۃ لاتسمع ویجب علیہ عدم سماعہا کذافی المعیار **قولہم** رسائل زینیہ مین ہے فتح القدیر سے فہہنا ظہران الصواب ماذہب الیہ ابوحنیفۃ وان العمل علے مقلدیہ واجب والافتاء بغیرہ لایجوز لہم **جواب** اوسی رسالہ کے اخیر مین ہے فاذا ظہرلنا مذہب الامام الاعظم ابیحنیفۃ رح فی ہذین الوقتین وظہر ایضا دلیلہ وقوتہ وصحتہ وانہ اقوی من دلیلہا وجب علینا اتباعہ والعمل والاختیار بہ کذافی المعیار **قولہم** طحطاوی مین ہے قال صاحب البحر فی التجنیس الواجب عندی ان یفتے بقول ابیحنیفہ رح علے کل حال **جواب** اس مسئلہ مین فقہا کو اختلاف ہی ایک قول یہہ ہی کہ فتوی مطلق امام رح کی قول پر ہو پہر ابویوسف رح کی قول پر پہر محمد رح کی قول پر پہر زفر اور حسن کے قول پر اور ایک قول یہہ ہی کہ معاملات مین مطلق ابویوسف کی قول پر اور ایک قول یہہ ہے کہ جب امام ایکطرف ہوا وصاحبین ایک طرف تو مفتی کو اختیار ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ اگر صاحبین مین سی ایک صاحب امام کے ساتھہ ہون تو فتوی امام کے قول پر مگر وقتیکہ مشائخ نے دوسرا قول پسند کیا ہو تو اوسی پر اور اگر متاخرین مین اختلاف ہو تو ایک قول اخذ کیا جاوی اور اگر متاخرین کا قول بہی نہ پایا جاوے تو مفتی اگر وجوہ فقہ کی جانتا ہے تو اجتہاد کری اور اہل فقہ سے مشورہ کرلے کذافی الطحطاوی اور عقد الجید مین ہے اعلم ان المسئلۃ اذا کانت ذات اختلاف بین ابی حنیفۃ وصاحبیہ رح فحکمہا ان المجتہد فی المذہب یختار من اقوالہم ماہو اقوی دلیلا واقیس تعلیلا وارفق بالناس کذالک افتی جماعۃ من علماء الحنفیۃ علی قول محمد رح فی طہارۃ الماء المستعمل وعلی

قولہا فی اول بحث البحر والعشار و فی جواز المزارعة بکتبہم مشحونة فذلک لایحتاج الی ایراد القول اور قنیہ اور عمدة الاحکام میں منقول ہے کہ اگر عوام کو آسانی سے لیے فتوی دی اور اگر امام مالک کے قول پر فتوی دے تو جائز ہے آپ بحر الرائق میں ہے حاوی قدسی سے کہ صحیح تر یہی ہے کہ فتوی دی بیچ اعتبار ہی قوة دلیل کا **قولہم** کہا یحیے بن معین نے القراءت عندی قراءت حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفة وعلی ہذا ادرکت الناس **جواب** اگر اس قول کے معنے یہہ ہیں کہ محض قراءت حمزہ اور محض فقہ ابی حنیفہ رح صحیح ہے تو موجب اس قول کے قراءت حفص کہ ہاری اور تمام اور اہل ہند کے معمول ہے اور سوای اسکی اور قراءتین معتبرہ اور مذہب شافعی رح اور مالک رح اور احمد حنبل رح کہ مقبول جمہور اہل سنت کے ہیں سب باطل ٹھیرینگی اور عقد الجید میں ہے وانہ لا خلاف للامة فی تصویب المجتہدین فیما خیر فیہ نصا او اجماعا کالقراءات السبع وصیغ الادعیة والوتر بسبع وتسع وباحدی عشرة الخ **قولہم** پس معلوم ہوا کہ فقہ ابو حنیفہ کے معمول اور مختار اور معمول ہی ہی قدیما وحدیثا **جواب** بیشک فقہ ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما کی مقبول اور مختار اور معمول ہہ ہہی قدیما وحدیثا **قولہم** فرمایا امام عبد الوہاب مالکی نے کما کان مذہب ابی حنیفہ اول المذاہب المدونة کذلک آخر المذاہب انقراضا وبہ قال اہل الکشف **جواب** جب کہ سوای ایک مذہب کے کوئی مذہب باقی نہ رہیگا اوسوقت تقلید معین اوسی مذہب کی واجب ہوگی **قولہم** قول قرافی کا انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر اسکی معنی یہہ ہیں کہ انعقد الاجماع علی من دخل فی الاسلام فلہ ان یقلد

من شاء واحدا من الائمة الاربعة من غیر نکیر **جواب** اسکی معنی بقیہ اس
قول سے کہ یہاں نقل نہیں ہوا نہی معلوم ہوتی ہین کہ جس مسئلہ مین جس امام
کی تقلید چاہی بلا تکلف کری اور وہ بقیہ قول یہہ ہی واجمع الصحابة علی من
استفتی ابا بکر و عمر امیری المؤمنین فله ان یستفتی ابا ہریرة و معاذ بن جبل
و غیرہما و یعمل بقولہم بلا نکیر **قولہم** عقد الجید مین ہے باب تاکید الاخذ بہذہ
المذاہب الاربعة والتشدید فی ترکہا اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعة
مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنہا مفسدة کبیرة **جواب** اس عبارت سے بھی
تقلید شخصی بطور وجوب کی کسیطرح ثابت نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین تاکید
چارون مذہب پر عمل کرنیکی ہے نہ ایک معین پر اور بیشک جو کوئی ان
چارون سے بالکل منحرف ہوجاوی موجب مفسدہ کا ہی **قولہم** عقد الجید
مین ہے قال فی الاحتساب لو رای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ و ینکح
بلا ولی و یطاہا فله ان ینکر لان علی کل مقلد اتباع مقلده و لعیبی المخالفة
و لو رای الشافعی حنفیا بالکل النصب فله ان یقول اما ان تعتقد الشافعی
اولی بالاتباع واما ان تترک ہذا انتہی **جواب** وہ تمام عبارت یہ ہے
فائدہ استشکل رجل شافعی الاختلاف بین عبارتی الانوار فاجبته بما یحل
الاختلاف فی کتاب القضاء من کتاب الانوار ما حاصله اذا دونت ہذه المذاہب
جاز للمقلد ان ینتقل من مذہب الی مذہب آخر وکذا لو قلد مجتہدا فی بعض
المسایل واخذ فی البعض لآخر حتی اختار من کل مذہب الاہون کالحنفی
اذا افتصد واراد ان یاخذ بالشافعی رح لئلا یتوضا او الشافعی مس فرجه
او امراة واراد ان یاخذ بالحنفی لئلا یتوضا و غیر ذلک من المسائل جاز ہذا
حاصل کلام صاحب الانوار فی کتاب القضاء وقال فی باب الاحتساب

لو رای الشافعی شافعیاً یشرب النبیذ او ینکح بلا ولی ولیاً را فله ان ینکر
لان علی کل مقلد اتباع مقلده ویعصی بالمخالفة، ولو رای الشافعی حنفیاً یاکل
الضب ومتروک التسمیة عمداً فله ان یقول ما ان تعتقد الشافعی فالاولی بالاتباع
واما ان تترک فذا کلامه فی الاحتساب بین القولین ... اختلاف
اقول حل الاختلاف عندی والله اعلم ان معنی قوله یعصی بالمخالفة انه یعصی
بالمخالفة اذا اعزم علی تقلیده فی جمیع المسائل او فی هذه المسئلة ثم اقدم
علی المخالفة فهذه معصیة بلا شک اما اذا قلد غیره فی هذه المسئلة فذلک
الغیر هو مقلده ولم یخالفه فافهم فان حل هذا الاختلاف قد صعب علی
المتصنفین انتہی اور ادبی میں ہے منقول عمدة الاحکام سے کہ فتاوی
صوفیہ میں ہے سئل عن یوم عید الفطر انا نری بعض الناس یتطوعون
فی الجامع عند الزوال فنمنعهم عن ذلک ونخبرهم عن ورود النهی عن الصلوة فی
الاوقات الثلاثة قال لا تمنع فلا کیلا یدخل تحت قوله تعالی ارایت الذی
ینهی عبدا اذا صلی ولا تتیقن وقت الزوال بل عسی ان یکون قبلا او بعده
ولئن کان وقته فقد روی عن ابی یوسف لا یکره ذلک التطوع عند الزوال
یوم الجمعة والشافعی لا یکره ذلک فی جمیع الایام فلئن اعترضت علی المصلی
فعسی ان یجیبک انه تقلد فی هذه المسئلة من یری جواز ذلک ویحتج علیک
بما احتج به من اختار ذلک فلیس لک ان تنکر علی من قلد مجتهدا او احتج دلیلا
قولهم بعض مفسرین نے کہا ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة
فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار **جواب** قول وجوب تقلید
معین پر دلیل نہیں ہے اور اوسکا جواب بیچ تاکید مسئلہ کے بیان ہوا
قولهم فرمایا شیخ عبدالحق رح نے خانہ دین این چہار ست ہر کہ راہی ازین

راہ ہا و دری ازین درہا اختیار نمود براہی دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث ویا وہ باشد و کارخانہ عمل از ربط و ضبط بیرون افگندن دار مصلحتہا بیرون افتادن ہست **جواب** یہہ صرف قیاس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس قول سی واجب ہونا تقلید معین کا نہین ثابت ہوتا اور تحصیل التعرف مین شیخ نے واجب ہونی تقلید معین کو یون فرمایا وہذا القول اقرب الی الانصاف اور یہی تہا طریق متقدمین اور اکثر متاخرین کا چنانچہ بیان ہو چکا

قولہم اگر واجب نکرین اتباع مذہب واحد کی تو سوای مسائل اجماعیہ کے کوئی شخص مکلف نرہیگا نہ حلت مین نہ حرمت مین اور کارخانہ دین کا برہم درہم ہو جائیگا **جواب** مکلف رہیگا حلت مین بہی اور حرمت مین بہی مسئلہ نصی قطعی کا یعنے جو کہ قرآن شریف اور حدیث متواتر سے ثابت ہو چکا ساتہہ دلیل اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول اور دوسری آیات کی کہ اس باب میں وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ نصی ظنی کا یعنے جو کہ حدیث شریف سی ثابت ہو چکا ساتہہ دلیل اسی آیت کریمہ اور دوسری آیات کی کہ اس باب مین وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ اجماعی کا یعنے جسپر اتفاق مجتہدوں کا ہوا ایک زمانہ مین ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الایہ اور مکلف رہیگا مسئلہ قیاسی اجتہادی کا یعنی جو کہ مجتہدون نی ساتہہ قیاس صحیح کے قرآن اور حدیث سی مستنبط کیا بدون واجب ہونی تقلید معین مذہب واحد کی ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور برہم درہم نہین ہونیکا کارخانہ دین کا درصورتیکہ مکلف کی نیت خیر اور اوسکو بجا لانا حکم حق تعالی کا منظور ہو اور برہم درہم ہو جائیگا وہ

دین کا دستور ہے کہ مکلف کے نیت فاسد اور اوسکو منظور ہوا اتباع ہوای لفس یا حق ٹلنے کے اور یکے اور زمانہ خیر القرون مین اتباع مذہب واحد کا بطور وجوب کے مروج نتہا تو وہ سب کی سب تارک واجب نہ تھی اور جس کام کو اونہون نی واجب نہین جانا اور نہ کسی آیت اور حدیث سی اوسکا واجب ہونا معلوم ہوتا ہے تو گذارش خدمت یہہ ہے کہ آپ اپنی جہاں سے اوس کام کو واجب نفرمائیے چنانچہ فرمایا ہماری اصولیون نی رحمہ اللہ علیہم الواجب ما اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب الخ فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ رح نی عقد الجید مین وانّ الصحیح ما قال الامام عز الدین بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما اجمعوا علی وجوبہ واجتنب ما اجمعوا علی تحریمہ واستباح ما اجمعوا علی اباحتہ وفعل ما اجمعوا علی استحبابہ واجتنب ما اجمعوا علی کراہتہ ومن اخذ بما اختلفوا فیہ فلہ حالان احدہما ان یکون المختلف فیہ مما ینقض الحکم بہ فہذا لا سبیل الی التقلید فیہ لانہ خطاء محض وما الحکم فیہ بالنقض الا لکونہ خطاء بعیدا من نفس الشرع ومأخذہ ورعایتہ وحکم الثانیۃ ان یکون مما لا ینقض الحکم بہ فلا باس بفعلہ ولا بترکہ اذا قلد فیہ بعض العلماء لان الناس لم یزالوا علی ذلک یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید لمذہب ولا انکار علی احد من السائلین الی ان ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین فان احدہم یتبع امامہ مع بعد مذہبہ عن الادلۃ مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل الیہ وہذا نائی عن الحق وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب قولہم فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب نے فیوض الحرمین مین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ہی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ

التی حمت ونضجت فی زمان جواب اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ تمام قوال
علمای متقدمین اور متاخرین مذہب حنفی کے طریقہ انیقہ ہی بلکہ لفظ فی
سی یہی معنی مفہوم ہوتی ہین کہ بیچ مذہب حنفی کے ایک طریقہ انیقہ موافق
تر ہے اور طریقوں سے ساتہہ سنت کی سو بعضے علماء نے یون سمجہا
کہ وہ طریقہ یہہ ہے کہ وقت اختلاف مسئلہ کے فتوی دیا جاوی موجب
قوۃ دلیل کے اور اوسی قیاس کا مؤید ہے قول حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالی عنہ کا اثر کو اقوال تحریر رسول اللہ صلعم اور رسالہ اعلام نامہ مین اس
قول کو یون نقل کیا ہے ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ اوفق
الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی حمت ونضجت فی زمان البخاری رحمہ اللہ
انتہی اور اسطرح کی بشارتین اور کتابون کے حق مین بہی آئی ہین چنانچہ
مولانا قطب الدین خان صاحب سلمہ اللہ تعالی لکہتے ہین مظاہر حق مین اور
بہت لوگون نے خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن
اور مقام ابراہیم کی سوتا تہا حضرت صلعم کو خواب مین دیکہا فرمایا کہ
کدہی تلک پڑہیگا تو کتاب شافعی کا اور نہین پڑہیگا میری کتاب کا
درس کیون نہین کہا آخر یہ ولی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین
تمہاری قربان ہو تمہاری کتاب کونسی ہے فرمایا کہ جامع محمد بن
اسمعیل اور امام سمعانی سے بہی اسیطرح کا خواب نقل ہے اور مولانا
احمد علی مدظلہ نے لکہا ہے قال الفربری رایت محمد بن اسمعیل البخاری
فی النوم خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
یمشی کلما رفع قدما وضع البخاری قدمہ فی ذلک الموضع

ثابت ہوا ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے کہ مجتہد کبی
سبب ہوتا ہے کبہی مخطے پس جب کہ ثابت ہوا یہہ امر ساتھہ ادلہ
مذکورہ کے تو واجب ہوا مقلد پر کہ اختیار کرے اتباع اور تقلید مجتہد
راجح اور کامل کے تاکہ نہ پڑی بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمداً اور قصداً البتہ
جب کہ اختیار کیا مذہب امام راجح کامل کا تو پہر واجب ہی او سپر دوام
اور استمرار تاکہ نہ پڑی بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمداً اور قصداً اور یہی ہی
قول علماء اہل سنت کا **جواب** پس جب کہ ثابت ہوا مجتہد کا کسے
وقت مین مخطی ہونا تو معلوم ہوا کہ ہر مجتہد ہر مسئلہ مین ہر وقت مصیب
نہین اور ہر مجتہد ہر مسئلہ مین ہر وقت مخطے نہین اور یہہ بات بہی ظاہر
ہے کہ ہر مقلد کو یہہ ملکہ نہین ہے کہ معلوم کری کہ فلان مجتہد فلان مسئلہ
مین مخطی اور فلان مجتہد فلان مسئلے مین مصیب ہے اور فلانا مجتہد بہت مسائل
مین مخطے ہے اور فلان مجتہد بہت مسائل مین مصیب ہے اور فلان مجتہد
راجح اور کامل اور فلان مجتہد مرجوح اور ناقص ہے اور بسبب بے علمے
مقلدون کے اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اسمین تخصیص کسے مجتہد کی نہین فرمائی بلکہ حکم عام ہے چنانچہ ثابت
ہو چکا اسی بحث مین اور حضرت رسول صلعم نے خاص کسے شخص معین
کے اتباع کا حکم نہین دیا بلکہ عام فرمایا ہے بار با علیہ و اصحابی اور اجماع
صحابہ اور تابعین اسی بات پر ہوا کہ اتباع خاص کسیکا اوسوقت مین
نتہا چنانچہ کتب اصول سے بیان ہو چکا اور عقل بہی اسی بات کا
اقتضا کرتی ہے کہ ایسا ایک فرد کامل کہ خاص وسی کے اتباع معین
لازم ہو ہر کسی پر سوای حضرت رسول کریم صلعم کے کوئی نہین پس ثابت ہوا

ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کے کہ تقلید شخصی واجب نہین ہے
اور مسلمانون کو پہنچا ہی حسب اتفاق اور حسب ضرورت عالم دینداری
مسئلہ پوچہین اور ہر مذہب کی روایت معتبر حاصل کرین **قولہم** بدون
تقلید مذہب ایک امام کی بنتی ہی نہین **جواب** جہان دوسری مذہب کے
کتاب نہو تو سوای تقلید ایک مذہب کی نہین بنتی چنانچہ تائید مسئلہ اوّل
مین بیان ہو چکا اور جبکہ روایات صحیحہ اور مذہبون کی اور احادیث
صحیحہ موجود ہون تو بنیاتی ہی **قولہم** مولوی نذیر حسین صاحب نے لکہا
کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہی وہ
مردود اور گمراہ ہی پس یہہ فتوی نص صریح ہی اسباب مین کہ تقلید
مذہب خاص کی سنت اور ہدایت ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ خیر القرون
مین بہی جاری ہتی **جواب** جو کام کہ بدعت اور ضلالت نہین یہہ بہی
لازم نہین کہ ضرور سنت اور ہدایت ہو اور خیر القرون مین بہی جاری
ہو بہت کام مباح ہین کہ نہ سنت ہین نہ ہدایت نہ بدعت نہ ضلالت اور
اور نہ خیر القرون سی منقول ہین جیسے بعضے ترکاریون کا کہانا اور
ساگودانا اور چونا کتہا لگاکر پان چبانا وغیرہ اور بعضی قسم کی کپڑی
پہننا کہ قرون ثلاثہ سی منقول نہین ہین اور مولوی نذیر حسین صاحب
کی نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی جائز ہی نہ حرام اور نہ واجب
قولہم کہا ابو عصمہ نوح نی کہ ہمعصر امام مالک کا ہی رأیت الناس قد اعرضوا
عن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنیفۃ ومغازی ابن اسحاق فوضعتہا حسبۃً اور
یہ ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تابعی اور تبع تابعی اور اونکی بعد کی ہتی جنہون نے
مشتغل ہونا فقہ ابو حنیفہ رض کی ساتھہ برا نہین اور ہم لوگ بہی مشتغل ہین فقہ ابو حنیفہ

٨١

کی ساتہہ اور مولوی نذیر حسین صاحب کی اکثر فتوی اسی فقہ سی ہ
ہوئی ہین اور بہت بزرگان دین اس فقہ سی مشتغل رہی لیکن یہہ
فرمائیی کہ یہہ مسئلہ کہان سی نکالا کہ جو کوئی فقہ حنفی سی مشغول ہوا اوسکو
دوسری امام کی فقہ سی کوئی مسئلہ اخذ کرنا درست نہین ہم آپ سی
فقط تقلید معین کی واجب ہونی پر دلیل مانگتی ہین نہ جائز ہونی پر اور
ابوعصمہ کہ حدیثون کی وضع کرنیوالا ہی اور ایک قوم جنہون نی قرآن سے
اعراض کیا تہا ایسون کی قول اور فعل کا اعتبار نہین ہوتا اور اون
لوگونکا تابعی ہونا جس کتاب معتبر سی معلوم کیا ہو بیان فرمائیی **قولهم**
کہا یحیی بن معین نی کہ مین نی پایا لوگون کو فقہ حنفی پر اور یحیی بن معین
معصر ہی امام احمد کا اور پر ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تبع تابعی ہتی **جواب**
اسکا اس سی پہلی سوال کی جواب سی سمجہہ لیجیی اور جس قوم مین جس امام
کی فقہ شایع ہوگئی اوسی پر عمل کرنی لگی اس سی واجب ہونا تقلید معین
مذہب واحد کا ثابت نہین ہوتا یہہ عمل ورآمد ہی اجماع نہین ہی ہ
قولهم شاہ عبد العزیز صاحب نی فرمایا بستان المحدثین مین کہ اندلس
کی لوگ اول حضرت امام اوزاعی کی مذہب پر ہتی پہر حضرت امام
مالک کی بزرگی اور وسعت علم دریافت کرکے تعظیم اور تقلید اونکی
اونکی دلون مین راسخ ہوگئی پس یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح
ہے اس بات مین کہ اونہون نی امام مالک کو اول اور بڑا عالم جانکر
اونکی تقلید اختیار کی **جواب** یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح ہی
اس باب مین کہ مسائل مین ایک امام کی تقلید کرکی اوسکو چہوڑ دینا اور
دوسری امام کی مسائل پر عمل کرنا درست ہی اور عدم وجوب تقلید معین

بہت کچھہ بیان ہو چکا ہی تو لہیم بستان المحدثین ہین ہی مختصر طحاوی دلالت
کرتا ہی اسپر کہ طحاوی مجتہد منتسب تہا محض مقلد نہ تہا کیونکہ اوس مختصر میں
اون چیزون کو اختیار کیا ہی کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ کی ہین پس یہہ
کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس امر مین کہ تقلید مذہب خاص کی
واجب ہی غیر مجتہد پر جواب یہہ کلام ہرگز نص صریح نہین وجوب تقلید
مین پر بلکہ اس سی اتنا ہی مفہوم ہوتا ہی کہ جیسی کہ عادت ہی بعضی مقلدین
متاخرین کی کہ سوای ایک مذہب کی اور قولون کو اختیار نہین کرتی
طحاوی نی یہہ کام نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہی کہ طحاوی خود مجتہد تہا
اور حضرت شاہ صاحب بستان مین فرماتی ہین حال آنکہ صدی دویم کا
حالانکہ دران زمان تقلید بیک مذہب رائج نبود نہ در عوام و نہ در خواص
اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جو والد ماجد اور اوستاد اور مرشد شاہ
صاحب کے فرماتی ہین بل یضع کلہا علی القبول بجملتہ و یتبع ما وافق صریح
السنتہ و معروفہا چنانچہ بیان ہو گا پس یہہ قول شاہ عبد العزیز صاحب
کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کا اور سوای اسکی اور قول شاہ ولی اللہ صاحب
کی اور صاحبان اصول کے کہ بیان ہو چکی اور طریقہ متقدمین کا بلکہ
زمانہ صحابہ کرام رض کا یہہ سب کچھہ نص صریح ہی اس امر مین کہ تقلید معین
مذہب واحد کی واجب نہین ہی بلکہ شاہ صاحب تو تفسیر عزیزی مین ایسا
لکھتے ہین تحت مین قول اللہ تعالی کی وان ہم الا یظنون زیرا کہ بر عالم
فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید و از دروغ گفتن و تحریف کتاب
کردن احتراز کند و بر عامی فرض است کہ بر تقلید و ظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل
یقین با قصد نماید اور تحت مین اس قول کی صم بکم عمی فہم لا یعقلون در این آیت

اشارہ ہست بابطال تقلید بطریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر گاہ تقلید
کسی نزد تو حق ہست یا نی اگر محق بودن او را نمی شناسی پس باوجود احتمال
مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی و اگر محق بودن او را می شناسی پس
بکدام دلیل می شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی سخن دران خواہد رفت و تسلسل
لازم خواہد آمد و اگر بعقل خود شناسی پس آنرا چرا در معرفت حق صرف نمیکنی
و بار تقلید برخود گوارا میداری انتہی اب یہہ فرمائیے کہ یہہ قول شاہ صاحب
کا نص صریح کس بات پر ہی **قولہم** تقلید مذہب خاص کی سنت اصحاب
ہوئی بالاتفاق اور مذہب لامذہبی کا مختلف فیہ اور مبنی علیہ فساد کا ہی
جواب تقلید مذہب خاص کی جایز ہی نہ سنت نہ واجب اور تقلید
غیر معین معمول ہے زمانہ صحابہ کرام رض اور تابعین رح کا تو اس امر کو مذہب
لامذہبی اور مبنی علیہ فساد کا کہنا ہرگز مناسب نہین اعلام نامہ مین
صفحہ ۲۰ قال شاہ ولی اللہ فی کتاب الانصاف وبعد المائتین ظہر بینہم التمذہب
للمجتہدین باعیانہم الخ سو یہہ بھی خاص طریقہ مخرجون کا تہا نہ ہر خاص
اور عام کا اور مخرجون کو بسبب ضرورت خاص کے اوس زمانہ میں یہہ
امر واجب تہا چنانچہ اسکا بیان ہو چکا اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص
لمذہب واحد بعینہ اور اوسی مین ہی وبعد القرنین حدث فیہم شئی من التخریج
غیر ان اہل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب
واحد **قولہم** بستان المحدثین مین ہی کہ یحیی بن یحیی انچہ از امام مالک
شنیدہ بود بموجب آن فتوی میداد و ہرگز بخلاف مذہب امام مالک
فتوی نمیداد انتہی **جواب** اوسکی بعید یہہ ہی حالانکہ دران زمان تقلید یک مذہب

۸۴

اور دو ... کی ... ہو ... دیا ... کی سنت ... تقلید ... اور دو ...

رائج نبود نہ در عوام ونہ در خواص نوشتہ اند کہ یحیی بن یحیے در ہر مسئلہ اتباع اجتہاد امام مالک لازم گرفتہ مگر در چہار مسئلہ کہ مذہب لیث بن سعد مصری را اختیار میکرد **قولہم** حدیث شریف میں ہی مثل تولی من امر المسلمین شیئا فاستعمل علیہم رجلا وہو یعلم ان فیہم من ہو اولی واعلم منہ بکتاب اللہ وسنت رسول اللہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین **جواب** یہہ حدیث نص نہین اس بابت پر کہ تقلید معین مذہب واحد کی واجب ہے اور اگر آپ قیاس کرکے اس حدیث سی اس مسئلہ کو استنباط فرماتی ہین تو گستاخی معاف یہہ مسئلہ اعتقاد کا ہی اور قیاس اور استنباط منصب مجتہد کا ہی اور تم مجتہد نہین ہو اور اگر آپ مجتہد ہی ہوتی تو ہم آپ کی آگی یہ عبارت شرح مسلم کی پیش کرتی ثم القیاس مظنون الافادۃ لا لتحصیل الیقین عند الجمہور فلا یثبت بہ العقائد میزان الشعرانی مین ہی صـ۱۴۳ کہ فرمایا امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا من الامۃ بالتزام مذہب معین اور بقول تمہاری اگر تقلید غیر معین خیانت اللہ اور رسول کی ہی تو علمای اصول اور متقدمین اور اکثر متاخرین بلکہ اہل زمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہ جنکے نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی واجب نہین سب خاین ٹھہرتی ہین اب بس کرو ایسی اجتہادون اور قیاسون سے باز آؤ ...... **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رضہ تابعی ہین اور مذہب انکا مدون ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ رواہ مسلم اور بخاری مین یون ہے لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس اور کسی حدیث مین

قوم من ابناء فارس اور کسی مین رجل من ابناء فارس اور کسی مین ناس
من ابناء فارس واقع ہی اور یہہ حدیثین بشارت مین بیچ حق ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے
اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے لیس احد احق ان یقتدی بہ احد من ابی حنیفۃ
الخ اور فرمایا شافعی نے من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفۃ اور فرمایا
سب لوگ عیال ہین ابو حنیفہ کی فقہ مین اور فرمایا امام احمد حنبل نے
بیچ حق ابو حنیفہ کی انہ کان من العلم والورع والزہد وایثار الآخرۃ بمحل لا
یدرکہ احد الخ اور کہا طحاوی نے فی دیکھا تسلی ان ابا حنیفۃ من اعظم معجزات
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بعد القرآن الخ پس ثابت ہوا اس حدیث سی
کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کی ہین باینطور کہ حق بجانب اونکی ہوگا مسائل
مختلفہ مین اور یہہ کہ ساری مذہب نکلی ہین ابو حنیفہ کی مذہب سے اور
یہہ کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع ہین انتہی مختصراً **جواب** چشم ما روشن
شعر اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ؛ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ؎ بگردان
ذکر نعمان را کہ ذکر مشک تا تار است ؛ چو تکرارش کنی سر دم جہانی بو ز
خوش یابد ؛ انشاء اللہ تعالی ہم ہی یہہ ذکر خیر کرینگی بیچ تائید اس مسئلہ
کی مگر تو یہان حضرت امام کا تابعی ہونا بیان کیا ہم کہتے ہین کہ ہماری
امام اگر صحابی ہوتی تو ہم نہایت ہی خوش ہوتی لیکن یہہ فرمایئی کہ لفظ
واجب الاتباع سی کیا مراد ہی اگر یہہ ہی کہ وقت حاصل ہونی علم کسی
مسئلے کے قرآن مجید یا حدیث شریف سی تقلید مجتہد کی واجب ہوتی ہی
تو مسلم ہی لیکن ان معنون کر بلا تعیین ہر مجتہد واجب الاتباع ہوتا ہی
بیچ خصوصیت جناب ابو حنیفہ رض کی نہین ہی اور اگر یہہ مراد ہی کہ
تمام امت مرحومہ بہ محض اتباع حضرت ابو حنیفہ کا واجب ہی تو یہ دعوی

ممنوع ہی کسی بزرگ کی تعریف مین غلو کرنا اور اپنی اجتہاد سی ایسی بات
نکالنا کہ برخلاف مذہب جمہور اہل سنت کی ہو ہرگز نچاہیی حضرت سید
الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نی خود فرمایاہی کہ میری تعریف مین حد سی مت
بڑہو جیسا کہ نصارا نی افراط کری بیچ تعریف حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور یہہ بات کہ حضرت امام ابوحنیفہ رض ساری علمای دین سی افضل ہین
اور ہر مسئلہ اختلافی مین اونکا قول حق اور سب کا خطا ہی اور سارے مذہب
اون کی مذہب سی نکلی ہین اور ہر کسی پر اونہین کا اتباع واجب ہی
اس دعوی پر دلیل لانا چاہیی نص صحیح صریح سی یا اجماع امت سی نہ اپنی
اجتہاد سی اور نہ قول بی سند بعض صلحا سی کیونکہ مقتدی بسبب حسن ظن
اپنی کی اپنی مقتدا کو احق بالاتباع جانتا ہی لیکن اوسکا قول اور کسی پہ
حجت نہین ہوسکتا اور اوس قول پہ نہین ثابت ہوتا کہ بس وہی مقتدا
واجب الاتباع ہی اور اسطرح اور بزرگان دین نی بہی اور مقتداؤن
کی تعریف کی ہی چنانچہ فرمایا امام شعرانی نی کشف الغمہ مین صـــ۱۳
والمذہب الواحد بلاشک لایحتوی علی کل احادیث الشریعة الا ان قال
صاحبہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی فیدخل فی مذہبہ کل حدیث استدل
بہ مجتہد من المجتہدین وقد ثبت عن الشافعی ذلک فجمیع المذاہب علی ہذا مذہب
للشافعی عند کل من سلم من التعصب فی الدین آور کہا محمد بن عبداللہ بن حکم
نی بیچ تعریف مذہب شافعی کی احواثن ہذا لیس بمذہب انما ہو شریعة کلہ
کذا فی المیزان اور نقل کیا یافعی نی بعض علمار اکابر سی کہ فرمایا لو کان نبی بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان الغزالی کذا فی صیانة الاناس من کواکب یہ غرض
ان بشاقب کو رد بالا سی یہ دعوی تمہارا ہرگز ثابت نہین ہوتا علما دین الٰہی تعالی

نی کسیکو کچھہ فضیلت دی ہی اور کسیکو کچھہ کوئی علم حدیث مین افضل ہی کوئی
علم تفسیر مین کوئی فقہ مین کوئی سلوک اور تصوف اور معارف اور اخلاق
مین اور کوئی صحابیت کی جہت سی کوئی تابعیت کی سبب سی آور جو
امر قرآن شریف اور حدیث رسول کریم صلعم سی ظاہر ہنو اوس مین یہہ
ساری حضرات رض علی حسب المراتب واجب الاتباع اور مقتدا اور پیشوا
ہین اور وقت ملنی حدیث صحیح صریح غیر ماول غیر معارض کی کوئی قول
کسی حضرت کا جو اس حدیث کی معارض ہو واجب التاویل یا واجب الترک
ہی اور اتفاق ہی اہل سنت کا اسپر کہ بعد حضرات انبیاء علیہم السلام کی تمام
امت محمدیہ مین افضل ہین حضرات خلفای اربعہ رضی اللہ عنہم ہر عالم اور عابد
اور فقیہ اور زاہد اور تابعی اور صحابی ہی آور اس بات پر کوئی دلیل شرعی
قایم ہی کہ جو کوئی تابعی ہو اور مذہب اوسکا مدون ہوا ورا اوسکی فضیلت میں
بدون تصریح نام کی کچھہ اشارا حدیث شریف سی پایا جاوی اور بعضی بزرگان
دین نی اوسکی تعریف کی ہو تو وہ شخص تمام مجتہدون اور عالمون سی
افضل ہوتا ہی اور ہر مسئلہ اختلافی مین حق اوسی کی جانب ہین اور اوسکا
اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا ہی اور ساری مذہب اوسکی مذہب سے نکلے
ہوئی ہوتی ہین بلکہ یہہ امور مجموعہ تو خاص کسی شخص کی حق مین اون ؛
حضرات مین سی بہی ثابت نہین ہوتی جو بلا واسطہ شاگرد اور تعلیم یافتہ ہین
جناب مستطاب حضرت مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اونہون نی
بچشم خود دیکھا حضرت حامل وحی علیہ السلام کو اور برسون حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین رہی سفر اور حضر مین اور ہمیشہ آپکے
ہمکلام رہے ع در سفر ہمرکاب او بودند ؛

درحضرہم خطاب وبودند؛ ہمہ آثار وحی دیدہ از وے ہمہ اسرار دین شنیدہ
از وے؛ اور اونکی حق مین وارد ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس لاٰیۃ والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم
اونکے اتباع کرنیوالون سے بہی اللہ راضی ہی والذین جاہدوا فینا لنہدینہم
سبلنا ویہدیکم صراطا مستقیما اور فرمایا حضرت صلعم نے فاقتدوا بالذین من
بعدی ابی بکر وعمر وتمسکوا بہدی عمار وما حدثکم بہ ابن مسعود فصدقوہ وافضاکم
علی واعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
لوکان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب انا مدینۃ العلم وعلی بابہا خذوا نصف العلم
من ہذہ الحمیراء علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین الحدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ما انا علیہ واصحابی بلکہ حق تو یہہ ہی کہ مسائل اجتہادی
اختلافی مین ہر مجتہد کا قول احتمال خطا کا رکہتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
یا سوای انکی اور یہی ہی مذہب سب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
حنفی سی نکلے ہین تو حنفیونکو تقلید شافعی رضہ اور مالک رضہ اور احمد رضہ اور دوسرے
مجتہدون کیسے کیون منع کرتی ہو کیونکہ بقول تمہاری ساری مذہب اسی
مذہب حنفی کی شاخین ہین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئی اور
سب کی تقلید کرنا مذہب حنفی ہی کی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت مرحومہ
کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزارہا اولیا اور علماء کامل بہی اونمین ہین
مثل حضرت سید عبد القادر جیلانی رضہ اور حضرت حجۃ الاسلام محمد غزالی
اور امام فخر رازی اور امام محی السنۃ بغوی اور امام محی الدین نووی
اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب مصنف تفسیر بیضاوی

اور امام طیبی وغیرہم رحمہ اللہ علیہم اجمعین سب کے سب تارک واجب کے ہوتی حالانکہ
یہہ حضرات بعضے وقت مستحب کے ترک پر بہی غمناک ہوتی ستہے بالیہ حضرت
شافعیؒ اور احمد حنبلؒ اور امام مالک وغیرہ مجتہدین کہ اونہون نی باوجود
ہونی عیال ابوحنیفہ کے جدی جدی مذہب نکالی اور صدہا مسائل مین
مخالفت کرے حضرت ابوحنیفہ کے سب تارک واجب کے اور باعث
تارک واجب ہونی دوسرے مسلمانون کے یعنی اپنے مقلدین کی ہوتی
اور انکے اجتہاد باوجود متبوع کل ہونے حضرت ابوحنیفہ کی لغو ہوتی بلکہ حق
اور محقق لاریب فیہ یہی کہ واجب الاتباع اور متبوع کل اللہ ہر مسئلہ مین
حق پر اور جسکے قول وفعل سے ساری مذہب نکلے مین وہی ذات
بابرکات ہین کہ جسکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے انا ارسلناک بالحق
بشیرا ونذیرا الاٰیۃ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم اٰیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب
والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون الاٰیۃ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم   قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان
اللہ لا یحب الکافرین الاٰیۃ واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون الاٰیۃ لقد من اللہ
علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب
والحکمۃ الاٰیۃ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا وذلک الفوز العظیم الاٰیۃ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ
یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین الاٰیۃ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا
الرسول لو تسوی بہم الارض الاٰیۃ یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذلک خیر واحسن تاویلا الاٰیۃ واذا قیل لہم تعالوا

الی ما انزل اللہ والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا ایضاً
وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ایضاً فلا وربک لا یومنون حتی
یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ایضاً
ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین ج وحسن اولئک رفیقا ایضاً وارسلناک للناس رسولا
وکفی باللہ شہیدا ایضاً من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ایضاً ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ
جہنم وساءت مصیرا ایضاً واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واحذروا ایضاً قل
یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ج
لا الہ الا ہو یحیی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ
وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تہتدون ایضاً یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم ایضاً واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین ایضاً
الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیہا ذلک الخزی
العظیم ایضاً والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر ویقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ ویطیعون اللہ ورسولہ
اولئک سیرحمہم اللہ ان اللہ عزیز حکیم ایضاً فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب
ایضاً واذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم اذا فریق منہم معرضون ایضاً ام یخافون
ان یحیف اللہ علیہم ورسولہ ایضاً انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ
لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک ہم المفلحون ومن یطع اللہ ورسولہ
ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون ایضاً قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
ایضاً وان تطیعوہ تہتدوا ایضاً فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ

وليقيهم عذاب اليم ایضاً ويوم يعض الظالم على يديه يقول ياليتني اتخذت مع
الرسول سبيلا ایضاً وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان
يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا ایضاً يوم
تقلب وجوههم في النار يقولون ياليتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا ایضاً يس والقرآن
الحكيم انك لمن المرسلين ایضاً يا قومنا اجيبوا داعي الله ایضاً يا ايها الذين امنوا
اطيعوا الله واطيعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالكم ایضاً ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات
تجري من تحتها الانهار ومن يتول يعذبه عذابا اليما ایضاً ان الذين
يحادون الله ورسوله كبتوا كما كبت الذين من قبلهم ایضاً ان الذين يحادون
الله ورسوله اولئك في الاذلين ایضاً لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم
الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم
او عشيرتهم الاية ایضاً وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا ایضاً ذلك
بانهم شاقوا الله ورسوله ایضاً واطيعوا الله واطيعوا الرسول فان توليتم فانما
على رسولنا البلاغ المبين ایضاً ومن يعص الله ورسوله فان له نار جهنم خالدين
فيها ابدا ایضاً انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا
فعصى فرعون الرسول فاخذناه اخذا وبيلا ایضاً وما ارسلناك الا كافة
للناس بشيرا ونذيرا ایضاً وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ایضاً وما ينطق
عن الهوى ان هو الا وحي يوحى ایضاً لقد كان لكم في رسول الله اسوة
حسنة ایضاً ومن يشاقق الله ورسوله فان الله شديد العقاب ایضاً
ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما اور حديث شريف مين هے ولو
كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي ایضاً خير الهدى هدى محمد ایضاً من اطاعني
دخل الجنة ومن عصاني فقد ابى ایضاً وان ما حرم رسول الله ایضاً

٩٢

الا واسلے قد امرت و وعظت و نہیت عن اشیاء انہا لمثل
القرآن ایضًا لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ
ایضًا فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدًا فقد اطاع
اللہ ومن عصی محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس ایضا
ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ
رسولہ ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی
فی الجنۃ انتہی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکی
واسطے یہ مرتبہ اعتقاد کرنا ممنوع اور نہایت محظور اور محظور
اور قید کرنا دین محمدی کا ہے ایک عالم کی زبان میں اور
گویا نئی شریعت باندہنا ہے اپنے طرف سے فرمایا امام شعرانی
نے میزان میں صہ ۴۴ فان جمیع الائمۃ کلہم فی الحق سواء فلیس
مذہب اولی بالشریعۃ من مذہب ایضًا قول حضرت جلال الدین
سیوطی کا و لم یرد لنا فی حدیث صحیح وضعیف تمییز احد من الائمۃ
المذاہب علی غیرہ علی التعیین والاستدلال بتقدیم زمن ابی حنیفۃ
لا ینہض حجۃ ولو صح لوجب تقلیدہ علی کل حال ولم یجز تقلید غیرہ
البتۃ وہو خلاف الاجماع الخ اور مشکوۃ میں صحیحین سے منقول ہے
صہ ۵۵۶ کہ وقت نازل ہونے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کے صحابہ نے حضرت
سے پوچھا کہ وہ کون ہیں آپ نے سلمان فارسی رضی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لو کان
الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہولاء اور اوسکی حاشیہ پر مرقاۃ اور طیبی سے منقول ہے
کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد سارے عجم ہوں یا اہل فارس اور لمعات سے منقول ہے کہ مراد اہل عجم
تابعین ہیں اور کشف الغمہ میں ہے فقد علمت بہذہ الاحادیث والآثار الامر بالعمل بہدی صحابہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلہم و تقدیمہ علی کلام غیرہم من التابعین ومن بعدہم لورود الاقتداء بہم والتعیین والتصریح دون غیرہم ایضا صلاً و ذلک ان تعلم یا اخی ان الشریعۃ المطہرۃ جاءت عامۃ ولیس مذہب اولی بہا من مذہب فمن ادعی تخصیصہا بمذہب امام من المقلدین فقد اتی بامر من الکبائر الخ‌ہ

اور فرمایا علی قاری نے شرح عین العلم میں ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفہم ان یعملوا بالکتاب والسنۃ ان کانوا علماء وبتقلید العلماء ان کانوا جہلاء اور قول جمیل میں ہے وصیت حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کی ومنہا ان لا نتکلم فی ترجیح مذہب الفقہاء بعضہا علی بعض بل نتلقاہا کلہا علی القبول بجملۃ ونتبع منہا ما وافق السنۃ ومعروفہا فان کان القولین کلاہما مخرجین اتبع ما علیہ الاکثرون وان کان سواء فہو بالخیار ویجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد بلا التعصب

اور شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہے واما المجتہدون الذین اتبعوہم جہارا فکلہم سواء فی صلوح التقلید بہم کذا فی المعیار اور شرح مسلم میں ہے ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ فایجابہ تشریع جدید اور عقد الجید میں ہے ولم نؤمن طبقیا یا کان انہ اوحی اللہ الیہ الفقہ وفرض علینا طاعتہ وانہ معصوم اور شرح تحریر ابن ہمام میں ہے وتخصیص اہل بفتوی مجتہد دون مجتہد تحکم لا یلتفت الیہ بل ہو تغیر حکم الشارع من دون برہان الخ

ف واجب ہونے تقلید مذہب احد معین پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں بلکہ بعضے حضرات نے اپنے قیاس سے اور بعضے حضرات نے بسبب کسی مصلحت کے اور بعضے صاحبوں نے بسبب الفت مذہبی اور میل طبع یا مقتضائے رواج کے اور بعضوں نے بسبب تعصب کے تقلید معین کو لازم ٹھیرایا ہی!

سوال سب امور کے جواب لکھی گئے اور جواب کلی ان سب امور کا یا اگر کوی
صاحب کوئی اور شبہ کری یا کسیکا قول بیان کری اوسکا یہہ ہی کہ طریقہ
صحابہ اور تابعین کے برخلاف کسیکا قول مقبول نہین ہو سکتا البتہ وجوب
تقلید مذہب واحد معین مین یہ عذر قوی ہے کہ جہان اور مذہب کے کتب
نہ ملی تو سوائی تقلید مذہب واحد کے کچہہ نہین بنتا تا یا بمقتضائے مصلحت
کے بعضے مقام مین جیسا موقع ہو ولیسا مناسب ہوتا ہی سوا اس سے
وجوب نہین ثابت ہوتا الحمد للہ کہ اب کتب حدیث اس ملک مین بہت موجود
ہو گئی ہین اور مذاہب ثلاثہ کے روایات بہی بہت معلوم ہو گئے ہین
لیکن جب تلک کسی حدیث اور روایت کی تحقیق نہو وی اوسپر عمل نچاہیے
واللہ اعلم بالصواب مسئلہ جس امر مین ایک مجتہد کی تقلید کر چکا پہر اوس
مسئلہ مین دوسری مجتہد کی تقلید سے اوسکی برخلاف عمل کرنا جایز ہے
یا نہین جواب اگر بطور تسہیل کئے یہ کہ جیسے ایک چیز کو ایک وقت مین
ایک مجتہد کے قول پر حرام سمجہا اور دوسرے وقت مین بی تحقیق اور بیضرورت
دوسرے مجتہد کے قول پر جایز سمجہکر کہا لیا اور بطور تحقیق کے یہ کہ
حدیث صحیح موافق قول دوسرے مجتہد کے پائی اور اوسپر عمل کیا اور واسطے
ضرورت کے یہ جیسے حنفی نے بی تحقیق محض قول شافعی رض پر عمل کرکے واسطے
رفع تکلیف کے یا بخوف قضا ہو جانیکے سفر مین نماز ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو جمع کیا کہ اس مین ایک صورت ضرورت دنیاوی اور دوسری
صورت ضرورت دینی ہی یا جیسے کسی شافعی مذہب نی بی تحقیق کسی ضرورت کے
واسطے قول ابی حنیفہ رض پر عمل کرکے نکاح اپنا سامنی گواہان غیر عادل کے کر لیا
اور واسطے احتیاط کے یہ جیسے کسی حنفی نی شافعی کی تقلید سی ذکر کو ہاتہ لگنے

سی وضو کیا یا نکاح اپنا بغیر حضور گواہان عدل کے نہ کیا تا ہم درمختار

مین ہی ولا باس بالتقلید عند الضرورة اور طحطاوی مین ہے صفحہ ۲۸۰

ظاہرہ انہ عند عدمہا لا یجوز وہو احد القولین فی المذہب والمختار جوازہ

ولو من غیر ضرورة ولو بعد الوقوع والنزول الخ اور اوسی مین ہی وان

الرجوع عن التقلید بعد العمل باطل اتفاقا وہو المختار فی المذہب شرحہ

کان قلد بحنفی مالک فی النکاح بغیر الشہود ثم اراد الرجوع ای بحکم مذہبہ بان

المہر لا یلزمہ فلیس لہ ذلک وا علم انہ لیس لمراد نفی جواز ذلک التقلید مطلقا

بل فی نحو ما ذکرنا لان الرجوع ہنا یلزم منہ ضرر الغیر اور اوسی مین ہے

قلت الممتنع الرجوع عن عین تلک الواقعة المنقضیة لا ما یحدث بعد ہا

من جنسہا اور اوسی مین ہی وانہ لا یجوز لتقلید ما زاد علی الواحد بحیث

ان یکون حنفیا وحنبلیا فی آن واحد کما ہو الواقع الان من بعض الناس

انتہی اور من عاینہ علامہ اکمل صاحب عنایہ تقریر مین نقل کرتی مین وذکر الامام

العلائی انہ یرجح القول بالانتقال فی صورتین احدہما اذا کان مذہب غیر

امامہ یقتضی تشدیدا علیہ واخذا بالاحتیاط والثانیة اذا رای بخلاف مذہب

امامہ دلیلا من حدیث صحیح ولم یجد فی مذہب امامہ جوابا قویا ولا معارضا

راجحا علیہ انتہی کذا فی المعیار فی التیسیر شرح التحریر نقل الآمدی وابن الحاجب

الاجماع علی عدم جواز رجوع المقلد فیما قلد فیہ وقال الزرکشی لیس کما قالا ففی

کلام غیرہما ما یقتضی جریان الخلاف بعد العمل ایضا وکذا فی التحبیر وکیف

تمتنع اذا اعتقد صحتہ وفی رد المحتار ان فی دعوی الاتفاق نظرا فقد حکی

الخلاف فیجوز اتباع القائل بالجواز کذا افادہ العلامة الشرنبلالی فی العقد

الفرید وایضا فیہ ثم ان الشرنبلالی الحنفی قرر ان المنع عن الرجوع بعد العمل انما

۹۶

ہو فی تلک الحادثة لتخصصها الا فی مثلها انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی اور مختصر الوصول مین ہی وفی التقریر الاتفاق ذکرہ الآمدی وابن الحاجب ولعقبہ الزرکشی بان کلام غیرہما یقتضی الاختلاف بعد العمل ایضًا وکیف یمتنع الرجوع اذا اعتقد صحة غیرہ وفی المسلم ثم الاشبہ ان عمل بتحری قلبہ ان لا یرجع عنہ مالقی التحری انتہی مختصرا **مسئلہ** حضرات مجتہدین نے کوئی مسئلہ برخلاف قرآن اور حدیث کی بہی کیا ہی **جواب** جو امر اونکو قرآن وحدیث سے واضح ہو گیا اوسمین اونہون نے قیاس کو دخل نہین دیا اور جو امر قرآن وحدیث سے منکشف نہوا لاچار ہوکے اوسمین قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح سکے ساتھہ اوس مسئلہ کو قرآن وحدیث سے نکالا پھر کبہی قیاس مطابق واقع کی ہوا اور کبہی خطا ہوی اور اس خطا مین اونکا کچھہ قصور نہین اونکو بہر صورت ثواب ہی ملتا ہی اور قصدا اون حضرات نے کبہی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کی نہین کہا وتفصیل ہذا فی دراسات اللبیب وغیرہ واللہ اعلم بالصواب **مسئلہ** جس قول مین کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اوس قول کو ترک کرے یا نہین **جواب** اوس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہی لیکن مجتہد کی خطا پکڑنا ہی ہر کسیکا کام نہین **ف** اللہ تعالی ہدایت کرے اون لوگونکو کہ چہوٹی منہ سے بڑی بات نکالتے ہین یعنی باوجود بے علمی کے مجتہدون کے خطائین بگمان ناقص اپنی کے بطور طعن بیان کرتے ہین اور دعوی عقیدت کا جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب سے رکہتے ہین اور اون لوگون کو کہ جناب مولانا صاحب ممدوح کو حضرات مجتہدین سے بے اعتقاد جانتے ہین **مسئلہ** کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر معلوم النسخ

غیر یا قول برخلاف قول کسی مجتہد کے یا وی اوس حدیث پر عمل کری یا
نہین جواب عمل کری بیشک کما ہو الحق عند اہل الحق واللہ اعلم بالصواب
ہدایہ مین باب ما یوجب القضاء والکفارہ مین ہی لان قول الرسول علیہ
السلام لا ینزل عن قول المفتی اور عقد الجید مین ہی فی الکافی والحمیدی
ای لا یکون ادنی درجۃ من قول المفتی وقول المفتی یصلح دلیلا شرعیا
فقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اولی اور بحر الرائق مین ہی وان لم
یستفت ولکن بلغہ الخبر وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقولہ
علیہ السلام والغیبۃ تفطر الصیام ولم یعرف النسخ ولا تاویلہ لا کفارۃ علیہ عندہما
لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ خلافا لابی یوسف لانہ لیس للعامی العمل
بالحدیث لعدم علمہ بالناسخ والمنسوخ اور رسالہ مدراسیہ مین ہی قال والمراد
بالعامی فی قول ابی یوسف العامی الصرف الجاہل الذی لا یعرف معنی
احادیث وتاویلاتہا وفی الحمیدی العامی منسوب الی العامۃ وہم الجہال
انتہی مختصرا اور ایسا ہی ہی عقد الجید مین کہ کئی مقام مین وفی غایۃ البیان
وقد روی الحسن ابن زیاد عن ابی حنیفۃ ایضا انہ لا کفارۃ علیہ لانہ یجب علیہ اتباع
بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور عقد الجید مین ہی اما العالم الذی
یعرف النصوص والاخبار وہو من اہل الدرایۃ وثبت عندہ صحتہا من
المحدثین او من کتبہم الموثوقۃ المشہورۃ المتداولۃ یجوز لہ ان یعمل علیہا وان کان
مخالفا لمذہبہم یویدہ قول ابی حنیفۃ ومحمد والشافعی وصحابہ اور اوسی مین ہی
قول صاحب ہدایہ کا روضۃ العلماء مین سئل عن ابی حنیفۃ اذا قلت قولا
وکتاب اللہ یخالفہ فقال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول
صلعم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم فقیل اذا کان قول الصحابۃ

یخالفہ قال ترکوا قولی بقول الصحابۃ اور یاقوت تصنیف مولانا عبد العزیز
ملتانی میں ہی ہے باب اصول الفقہ کے اختلف الفقہاء فیما یجد المقلد حدیثا
یخالف فتوی امامہ فعن ابی یوسف رح یتبع امامہ وعن محمد یتبع الحدیث
وقیل قول ابی یوسف محمول علی العامی الصرف الذی لا یعرف معنی
الاحادیث وعن ابی حنیفۃ رح قیل لہ اذا قلت قولا وخبر الرسول یخالفہ
قال ترکوا بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشنع صاحب الفتوحات المکیۃ
علی من یترک الحدیث بقول امامہ وقال ہذا النسخ للشریعۃ بالھوی مع
ان صاحب المذہب قال اذا عارض الخبر کلامی فخذوا بالخبر فلیس احد
من ہولاء المقلدین علی مذہب امامہ انتہی مختصرا ولیت شعری کیف
یترک ہولاء حدیثا صحیحا علی زعم ان امامہ احاط علما بالسنن فرجح بعضہ
علی بعض مع ان الاحاطۃ غیر معلوم بل یرد علی من یدعی ما قال الائمۃ
اترکوا اقوالنا بقول الرسول وبالجملۃ لا یرتاب مسلم فی ان اللہ سبحانہ امرنا
باتباع رسولہ فلا نترک الیقین بالشک ومن لا منا علیہ فلیسلم انتہی ما
فی الیاقوت اور صراط مستقیم تصنیف مولانا محمد اسمعیل مرحوم میں ہے
میں لیس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران نکند
واہل حدیث را مقتدای خود شناسد وبدل محبت ایشان دارد وتعظیم ایشان
لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبر اند ونوعی فائدہ مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل کردہ مقبول جناب رسالت مآب گشتہ اند الخ اور تفسیر مظہری میں ہے
تحت آیۃ کریمہ ان لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ کے ومن ہہنا
یظہر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالما
عن المعارضۃ ولم یظہر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رح مثلا خلافہ وقد

علی وفق الحدیث احد من الائمۃ الاربعۃ یجب علیہ اتباع الحدیث الثابت
ولا یمنعہ جمودہ علی مذہبہ من ذلک کیلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ
روی البیہقی فی المدخل باسناد صحیح عن عبد اللہ ابن المبارک قال سمعت
ابا حنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا
جاء عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نختار من قولہم واذا جاء من التابعین
زاحمناہم وذکر عن روضۃ العلماء قال اترکوا قول بخبر الرسول صلی اللہ علیہ
وسلم وقول الصحابۃ ونقل انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی انتہی من حنیفہ
اور عقد الجید میں ہی ونقل امام الحرمین فی نہایۃ عن الشافعی انہ قال
اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی وقد صح منصوصا
انہ ای الشافعی قال اذا بلغکم عنی مذہب وصح عندکم خبر علی مخالفتہ فاعلموا
ان مذہبی موجب الخبر انتہے اور نہایۃ النہایہ میں ہے منقول حضرت
ابو حنیفہ رحمہ سی اذا وجد احد حدیثا صحیحا فلیترک قولی بخبر الرسول صلعم
وہکذا فی الخزانۃ والمتانۃ انتہے ۱۲ کذا فی اظہار الحق اور میزان الشعرانی
میں ہی صـ ۲۲ وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا انتہے ف
قول ائمہ کی سند پکڑنا واسطے عمل کرنے کی حضرت کی حدیث پر بلا دلیل ہے
کیونکہ اللہ نے ہمکو حضرت کی اتباع کا حکم دیا ہی نہ کسی امام کی اتباع کا سو
چاہی تو کیہ حضرت کے قول کی سند پکڑیجاوی واسطی تقلید ائمہ کی نہ ائمہ کی قول کی
سند واسطی اتباع حدیث حضرت کی لیکن چونکہ بعضی مقلد حدیث پر عمل کرنے
میں بہت عذر لایا کرتے ہیں اور ائمہ کی تقلید کو عمل بالحدیث پر مقدم رکھتے
ہیں انکی سمجھانے کی لیے اقوال حضرات ائمہ اور دوسری علماء دیندار کی
نقل کی گئی ہیں اور میزان الشعرانی میں ہی صـ ۱۲ فان قلت فما اصنع بالاحادیث

التی صحت بعد موت امامی ولم یاخذ بہا فالجواب الذی ینبغی لک انک تعمل
بہا فان امامک لو ظفر بہا وصحت عندہ لربما کان امرک بہذا فان الائمۃ
اسری کلہم فی ہذا الشریعۃ کما سیاتی بیانہ فی فصل تبریہم من الرای ومن
فعل بمثل ذلک فقد حاز الخیر بکلتا یدیہ ومن قال لا اعمل بحدیث الا ان اخذ
بہ امامی فاتہ خیر کثیر کما علیہ کثیر من مقلدی ائمۃ المذاہب وکان الاولی
بہم العمل بکل حدیث صح بعد امامہم تنفیذاً لوصیۃ الائمۃ فان اعتقادنا
فیہم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث التی صحت بعدہم لاخذوا بہا
وعملوا بہا وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل قول کانوا قالوہ انتہی
اور احیاء العلوم میں بھی بیچ کتاب امر بمعروف کی قسطلانی مذہب من
یخالف نص الحدیث الصحیح ایضاً ظاہر اور شرح سفر السعادت میں ہی
کہ اصحاب ابو حنیفہ رحمہم متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف تر
بود مقدم تر و اولی تر از قیاس و اجتہاد ہست اور حجۃ البالغہ میں ہے
صفحہ ۱۲۱ قول شیخ عز الدین عبد السلام کا ومن عجب العجیب ان الفقہاء
المقلدین یقف احدہم علی ضعف ماخذ امامہ بحیث لا یجد لضعفہ مدفعا و
ہو مع ذلک یقلدہ فیہ ویترک من شہد الکتاب والسنۃ ویتاولہا
بالتاویلات البعیدۃ الباطلۃ نضالا عن مقلدہ ایضاً صفحہ ۱۲۲ و صفحہ ۱۲۳ قول
امام مالک رح کا وما من احد الا وہو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور قول امام شافعی رح کا بروایت حاکم اور بیہقی کے
اذا صح الحدیث فہو مذہبی وفی روایۃ اذا رایتم کلامی یخالف الحدیث
فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط الخ ایضاً صفحہ ۱۲۲ بل المنقول عنہم
ان الخبر الواحد مقدم علی القیاس الا تری انہم عملوا بخبر ابی ہریرۃ رض فی الصائم

اذا اكل او شرب ناسيا وان كان مخالفا للقياس الخ ايضا صـ ١٥٣ قال
ابن عمر لجابر ابن زيد انك من فقهاء البصرة فلا تفت الا بقرآن ناطق
او سنة ماضية فانك ان فعلت غير ذلك هلكت واهلكت ايضا صـ ١٥٥
عن ابن عباس اما تخافون ان تعذبوا او يخسف بكم ان تقولوا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقال فلان عن قتادة قال حدث ابن سيرين رجلا
بحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال الرجل قال فلان كذا وكذا فقال
ابن سيرين احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم وتقول قال فلان كذا
وكذا ايضا واخرج الترمذي عن ابي السائب قال كنا عند وكيع فقال
الرجل ممن ينظر في الراي اشعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول
ابو حنيفة رح هو مثلة قال الرجل فانه قد روي عن ابراهيم النخعي انه قال
الاشعار مثلة قال رأيت وكيعا غضب غضبا شديدا وقال اقول لك قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال ابراهيم ما احقك بان تحبس ثم لا
تخرج حتى تنزع عن قولك هذا ايضا صـ ١٦١ فان اقتدينا بواحد منهم فذلك لعلمنا
بانه اعلم بكتاب الله وسنة رسوله فلا يخلو قوله اما ان يكون من صريح الكتاب
والسنة او مستنبطا عنهما الخ فهذا ايضا معزى الى النبي صلى الله عليه وسلم الخ
فان بلغنا حديث من الرسول المعصوم الذي فرض الله علينا طاعته بسند صالح
يدل على خلاف مذهبه وتركنا حديثه واتبعنا ذلك التخمين فمن اظلم منا وما عذرنا
يوم يقوم الناس لرب العالمين الخ انتهى مختصرا اور شرح نخبہ میں ہے اذا
صح الحديث وجب العمل به اور فتوحات مکیہ میں ہے ولا يوخذ من الحديث
الا ما صح فان كان المكلف مقلدا وبلغ اليه حديث ضعيف مسند الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد عارض قول امام من الائمة او صاحب لا يعرف دليل الخ

فیاخذ بالحدیث الضعیف ویترک ذلک القول انکان الحدیث فی نفس الامر
لیس بصحیح ولا العدل عن الحدیث واما اذا صح الحدیث وعارضہ قول صاحب
اوامام فلاسبیل الی العدول عن الحدیث ویترک قول ذلک الامام واصحاب
للخبر اور اوسی مین ہی ولا یجوز ترک آیۃ او خبر صحیح بقول صاحب او امام
ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالاً مبینا وخرج عن دین اللہ اور فرمایا امام
عبد الوہاب نے بیچ مشارق الانوار القدسیہ کے وسمعت سیدی علی الخواص رض
یقول لفقیہ ایاک یا ولدی ان تعمل برای رایتہ مخالفاً لما صح فی الاحادیث
وتقول ہذا مذہب امامی فان الائمۃ کلہم قد تبروا من اقوالہم اذا خالفت صریح
السنۃ وانت مقلد لاحدہم بلاشک فمالک لا تقلدہم فی ہذا القول وتعمل بالدلیل
کما تعمل بقول امامک لاحتمال ان یکون لہ دلیل لم تطلع انت علیہ فذلک حتی
لا تعطل العمل لواحد منہما اور جامع الفوائد تصنیف عارف باللہ شیخ تاج الدین
عثمانی مین ہی ومن یعمل بقول المجتہدین فہو مثاب فی الدنیا والآخرۃ مالم یجد
الحدیث الصحیح المتصل الاسناد واذا وجدہ یعمل بالحدیث انتہی کذا فی الرسالۃ
المدراسیۃ اور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ مین ہے ودر فروع پیروی علمار
محدثین کہ جامع باشند میان فقہ وحدیث کردن ودایما تفریعات فقہیہ را
برکتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا
کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات
برکتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا کہ تقلید عالمی را
دست آویز ساختہ تتبع سنت را ترک کردہ اند نشنیدن وبدیشان التفات
نکردن وقرب خدا جستن بدوری ایشان انتہی اور میزان شعرانی مین ہے
مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۲ خلاف ما علیہ بعض المقلدین حتی انہ قال لی لو وجدت

حدیثا فی البخاری ومسلم لم یاخذ بہ امامی لاعمل بہ وذلک جہل منہ بالشریعۃ واول
من قیّد منہ امامہ وکان من الواجب علیہ عمل بامرانہ لم یظفر بذلک الحدیث او
لم یصح عندہ کما سیاتی ایضاحہ فی الفصول انشاء اللہ تعالیٰ اور اوسی میں
صفحہ ۶ قول حضرت علی خواص کا انا المذہب لواحد لا یحتوی ابدا علی جمیع الادلۃ
ولو قال صاحبہ فی الجملۃ اذا صح الحدیث فہو مذہبی بل ربما ترک اتباعہ العمل
باحادیث کثیرۃ صحت بعد موت امامہم وذلک خلاف مراد امامہم فافہم ایضا
فصل ینبغی لکل مومن الاقبال علی العمل بکل حدیث ورد الخ ایضا صفحہ ۲۸ قول امام
شافعی رض کان الحق احمال الحدیثین او القولین بحملہا علی الحالین اولی من الغاء
احدہما ایضا صفحہ ۴۳ فان اعتقادنا فیہم انہم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث
التی صحت بعدہم لاخذوا بہا وعملوا بہا وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل
قول کانوا قالوہ وقد بلغنا من طرق صحیحۃ ان الامام الشافعی ارسل یقول
للامام احمد ابن حنبل اذا صحّ عندکم حدیث فاعلمونا بہ لناخذ بہ ونترک کل
قول قلناہ وقبل ذلک وقال غیرنا الخ ایضا صفحہ ۶۵ وکان الشافعی رض یقول
الحدیث علی ظاہرہ ولکنہ اذا احتمل عدۃ معان فاولاہا ما وافق الظاہر و
کان یقول اہل الحدیث فی کل زمان کالصحابۃ فی زمانہم وکان یقول
اذا رایت صاحب حدیث فکانی رایت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور مقامات مظہرہ میں ہی ہیچ مکتوب عمل بالحدیث کی
کردہ در روضۃ العلماء کہ امام ابو حنیفہ رض فرمود اترکو قولی بخبر الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم وقول الصحابۃ رض وقول مشہور ست ازان امام
الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو مذہبی تیس کسکہ مبارک
حدیث وارد وناسخ از منسوخ وقوی از ضعیف می شناسد اگر بحدیث عمل

از مذہب امام برنمی آید چراکہ قول امام اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی لفظ نص است
درین باب واگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل نکنند این قول امام رہ
اترکوا قولی بخبر الرسول ترک کردہ باشند و مخفی نیست کہ ہیچ یکے از علماء ہست
جمیع احادیث را احاطہ نکردہ است بلکہ بعض از انہا فوت شدہ وچرا فوت نشود
کہ مثل خلفاء راشدین کہ اعلم این امت وملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم بودند بعض احادیث از ایشان نیز فوت شدہ وسیاتی ان یعنی را این
معرفتی لفن حدیث دارد وظاہر است کہ برانزا واحب اتباع پیغمبر است
واتباع ہیچ یکے ازین ائمہ واجب نیست واہل است مختار اند مذہب ہرکہ
از مجتہدین خواہند اختیار نمایند وہرکہ میگوید عمل بحدیث از مذہب امام برمی
آرد اگر برہانی برین دعوی دارد بیارد ف اگر اس عبارت سے کسیکو وہم
پڑے کہ عمل بالحدیث اوسیکو پہنچتا ہے کہ مہارت فن حدیث میں رکہتا ہے
اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف پہچانتا ہو اور عوام الناس کو نہیں
پہنچتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عوام الناس کو نہ سمجہہ حدیث کی ہی نہ فقہ کی
اونکو تو مفتی سے پوچہنا اور عمل کرنا پہنچتا ہے مفتی فتوی حدیث سے دی یا
فقہ سے اور تفصیل اس امر کی رسالہ میں ہوگی انشاء اللہ تعالی او در سوالات
منظومہ میں ہی صفحہ ۶۵ مطبوعہ مطبع نظامی وسیفر مودند کہ شریعت عبارت
از ہمین اعتدال واقتصاد است دوست را برابر سینہ می بستند ومی فرمودند
کہ این روایت ارجح است از روایت زیر ناف اگر کسی گوید کہ درین صورت
خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب بمذہب لازم می آید گوئیم بموجب قول ابو
حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی از انتقال در مسئلہ جزئی
خلاف مذہب لازم نمی آید بلکہ موافقت ورموافقت است چنانچہ حضرت ایشان را

١٠٥

درین باب کمتر ولی است بغایت متین ہرگاہ ریب وشبہہ باشد درانجا رجوع
نماید ونیز مبصر بود ندکہ سکوت مقتدی در قرائت جہر اولی است چنانچہ ہرا
فاتحہ در سریہ الخ الی ان قال وقنوت ثلاثہ کہ در اخبار وآثار وارد است
جمع می نمودند اول اللہم انا نستعینک دوم اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ سوم
اللہم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ اور فرمایا مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم
نی بیچ رسالہ تنویر العینین کے ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین
مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدال
علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک
کما یدل علیہ حدیث الترمذی عن عدی ابن حاتم انہ سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ فقال
انکم حللتم ما احلوا وحرمتم ما حرموا الی ان قال والعجب من القوم لا یخافون
مثل ہذا الاتباع بل یخافون تارکہ فما احق ہذہ الایۃ فی جوابہم وکیف اخاف
ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین
احق بالامن ان کنتم تعلمون فتدبر دالضعف ولا تکونن من الممترین ونعوذ باللہ
ان اکون من المتعصبین **ف** ایک بزرگ نی یون فرمایا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب
اور شاہ ولی اللہ صاحب نے درباب عمل بالحدیث کی جو کچھ فرمایا ہی بسبب
غلبہ محبت سنت کے فرمایا ہے سو اسکا جواب یہہ ہی کہ محبت سنت کی العطیات
ہر کسیکو نصیب کری اور یہ حضرات غلبہ محبت سنت مین مسلوب العقل نہین
ہوگئی تہے کہ کچھہ کا کچھہ کہدیا ہو بلکہ وہی فرمایا ہے جو عین تحقیق اور اصلی
مذہب ہے اور ایسا ہی فرمایا ہے حضرت مرزا جانجانان صاحب اور قاضی
ثناء اللہ صاحب اور امام فخر رازی اور امام شعرانی اور امام ابو شامہ اور

مجد الدین فیروزآبادی اور قدوری اور ابن صلاح اور محمد غزالی اور امام
طیبی اور شیخ اکبر وغیرہم محققین نے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بلکہ ایسا ہی فرمایا ہے
حضرت ابو حنیفہ رض وغیرہ مجتہدین رض نے چنانچہ بعضے حضرات کی اقوال
یہان بھی بیان ہوئی ہین اور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ بات یہہ ہے
کہ اس بزرگ کا یہہ قول محمول ہے اوپر غلبہ محبت تقلید کے فرمایا امام طیبی
نے بیچ شرح اس حدیث کی الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک
رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ
وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الحدیث فی ہذا الحدیث توبیخ وتقریع ینشاء
من غضب عظیم علی من ترک السنۃ والعمل بالحدیث استغناء عنہا بالکتاب
فکیف بمن رجح الرای علی الحدیث واذا سمع حدیثا من الاحادیث الصحیحۃ
قال لا علی ان اعمل بہا فان لی مذہبا اتبع انتہی اور عقد الجید مین ہی کہ
خطیب بغدادی نے سند صحیح سے نقل کیا الداری من الشافعیۃ کان یستفتی
وربما یفتی بغیر مذہب الشافعی وابی حنیفۃ فیقال لہ ہذا یخالف قولہما فیقول
ویلکم حدث فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تقریر مین ہی بیچ
قول علائی کی بیچ بیان عمل بالحدیث کی والثانیۃ اذا رای بخلاف مذہب
امامہ دلیلا من حدیث صحیح ولم یجد فی مذہب امامہ جوابا قویا ولا معارضا راجحا
علیہا فلا وجہ لہجر الحدیث الصحیح محافظۃ علی مذہب التزمہ قلت ہذا موافق
لما نص علیہ احمد والقدوری الحنفی ومشی علیہ ابن الصلاح وغیرہ کذا فی المعیار
اور عقد الجید مین ہی الوجہ الثانی ان یظن الفقیہ انہ بلغ الغایۃ القصوی
فلا یمکن ان یخفی علیہ حدیث صحیح صریح یخالف مقالتہ لم یترک اویظن
انہ لما قلدہ کلفہ العبد بمقالتہ فکان کالسفیہ المحجور علیہ فان بلغہ حدیث واستیقن

بصحت لم یثبت لکون ذمتہ مشغولا بالتقلید فہذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس لہ شاہد من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقۃ لیفعل ذلک وقد کذب فی ظنہ من لیس بمعصوم من الخطاء معصوما حقیقۃ او معصوما فی حق العمل بقولہ وفی ظنہ ان اللہ تعالی کلفہ بقبولہ وان ذمتہ مشغولۃ بتقلیدہ وفی مثلہ نزل قولہ تعالی وانا علی آثارہم مقتدون وہل کان تحریفات الملل السابقۃ الا من ہذا الوجہ انتہے اور سفر السعادۃ مین ہی کہ در باب عبادات اعتماد کلی بران کن یعنی برانچہ از حضرت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم بصحت رسیدہ است اور مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف تصنیف مولانا محمد قطب الدین خان مین ہی اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہہ ہی کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹہے ہوئی تہے اسحاق بن راہویہ کی یارون اور شاگردون نی کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلے کو پہنچے ہون اونہین پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالی انکی بے اوربی وسواس اور بے تامل اوسپر عمل کرین اور احتیاج پوچہنے کسی عالم کے نہو کہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی لعبد اوسکی وہ مجلس برخاست ہوگئے لیکن یہہ بات بخاری کی دلمین رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اوسکے دلمین مقرر ٹہرا اور جتنا کہ حدیثون مین سی کہ نزدیک بخاری کی موجود تہین انمین سی چنکر اپنی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ بہت صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا انتہے اور بستان المحدثین مین لکہا ہی کہ عمل کنندگان بی دغدغہ وبی مراجعت مجتہدین بدان عمل نمایند الخ بجای اس عبارت کے کہ عمل کرنیوالی الخ ف ایک مولویصاحب فرمانی ہے

کہ بین لی ہی صحیح بخاری پڑہی تہی واسطے تبرک کی سوا اوسکا جواب یہ ہی
کہ برکت بہی حاصل کرو اور عمل بہی کرو مصنف نے صحیح بخاری کو محض واسطے
برکت کی نہین تصنیف کیا بلکہ اسواسطے کہ عمل کرین والی بی شبہ اور بی سوء
اور بی تامل اور بدون پوچہنے کے کسی مجتہد سے اوسپر عمل کرین جیسا کہ
بیان ہوچکا اور قرآن اور حدیث کا پڑہنا اگر محض برکت ہی کیواسطے
ہوتا تو تصنیف کرنا تفسیرون اور ترجمون قرآن مجید کا اور شروح اور حواشی
اور ترجمون احادیث کا اور اونکا پڑہنا پڑہانا اور ایسا ہی تصنیف کرنا اور
چہپوانا اور پڑہنا پڑہانا علم صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور منطق وغیرہ
کا سب عبث اور بیفائدہ ہوتا کیونکہ یہہ سب کچہہ واسطے سمجہنے معانی قرآن و
حدیث کے اور اوسپر عمل کرنیکے لیے ہے نہ واسطے محض برکت کی اللہ تعالی
فرماتا ہی ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی وہذا کتاب انزلناہ
مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون اور فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ہان اجتہاد
اور استنباط احکام کا قرآن اور حدیث سی حضرات مجتہدین کا کام ہی سو مسائل
قیاسی اجتہادی مین تقلید مجتہدون کی لازم ہے نہ اون مسائل مین جو
ظاہر قرآن اور حدیث سی معلوم ہون ہان اتنا ضرور ہی کہ قرآن اور حدیث
کی معنی تحقیقی وہی ہین کہ محققین مفسرین سلف اور محدثین اور مجتہدین نی
سمجہے ہین نہ وہ کہ اہل بدعت اور ہوا اور ملحدون نے سمجہے ہین تفسیر نیشاپوری
مین ہی قال الامام فخر الدین رازی رح قد شاہدت جماعۃ من مقلدۃ الفقہاء
قرأت علیہم آیات کثیرۃ من کتاب اللہ فی مسائل کانت تلک الایات مخالفۃ
لمذہبہم فیہا فلم یقبلوا تلک الآیات ولم یلتفتوا الیہا وکانوا ینظرون الی کالمتعجب
یعنی کیف یمکن العمل بظواہر تلک الآیات مع ان الروایۃ عن سلفنا وردت

بجلا فہا ولو تاملت حق التامل وجدت ہذا الدار ساریا فی عرق الاکثرین انتہی
کذا فی المعیار **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی حدیثون کا ظاہر ہونا بعضے مجتہدون کے
وقت مین یہہ تو ممکن ہے لاکن قرآن مجید تو پہلے ہی جمع ہو چکا تہا پہر یہہ کسطرح
ممکن ہے کہ کسے امام کا قول برخلاف قرآن مجید کی ہو سو اُسکا جواب یہہ ہے
کہ بعضے وقت کسی آیت سی غفلت ہوتی ہے یا دہنین رہتی اور کسی آیت کی
مسئلہ نکالنے مین ایک مجتہد صواب کو پہنچتا ہے اور ایک سے خطا ہو جاتی ہے
مسئلہ اگر کوئی عامی اس عالم کی تحقیق پر اعتماد کرکے اوس حدیث پر عمل
کرے جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے بلکہ واجب ہے عند وضوح الدلیل القوی
کما لا یخفی علی الماہر **تائید** رسالہ دافعۃ البلوی مین مرقوم ہی حامدا و مصلیا
حسبۃً للہ واسطے رفع نزاع اور حاصل ہونی صلاح بین المسلمین کے جواب
اس سوال کا بیان فرماٸی کہ ایک عالم دیندار ماہر فن حدیث و فقہ اگر کوئی
حدیث غیر معلوم النسخ معمول بہ اکثر فقہا اور محدثین کی معارض کسی مسئلہ مذہب
حنفی وغیرہ کی پاوے اور اوسکی تحقیق اور تنقیح مین سعی بلیغ کرکے اوسی حدیث
پر عمل کرنیکو ترجیح جانی اور اوسپر عمل کرے یا ایک عامی کہ اس عالم کی تابع
عقیدت اور حسن ظن رکہتا ہو اوسکی فتوی پر عمل کرے بہ نیت ثواب و اتباع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بطور لہو کے اور نہ واسطے ضد کسی شخص کے
اور نہ کسیکے چہیڑنیکو اور امام ابو حنیفہ رح وغیرہ مجتہدین کی جناب مین بہی
حسن ظن رکہتا ہو اور دل و زبان سی کسیطور اونپر طعن اور اونکی توہین
نکرے یعنی عمل بالحدیث بارادہ توہین مجتہد نہو تو ایا اس عالم اور اس عامی کو
اسطور کا عمل بالحدیث جائز ہے یا نہین اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑہنی
بلا کراہت جائز ہے یا نہین اور اسطور کی عامل بالحدیث کو اگر کوئی شخص رافضی

۱۱۰

اور بدمذہب اور دشمن ابوحنیفہ رح کا کہی وہ شخص کیسا ہی **الجواب** اسطورکا
عمل بالحدیث جائز اور اوسپر امید ثواب کی ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز
جائز بلا کراہت اور ایسے شخص کو جو کوئی رافضی اور دشمن ابوحنیفہ رح کا
کہے وہ خود گمراہ اور غلطی پر ہے واللہ اعلم بالصواب ؛ اقل عباد اللہ محمد شاہ
الجواب صحیح خدا بخش **ف** اگر کوئی کہے کہ اس عالم کی تحقیق سے سو درجہ
زیادہ بہتر ہے تحقیق ابوحنیفہ رح کے سوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہان تحقیق
سے مراد اجتہاد نہین ہی بلکہ اتنا تحقیق کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اوسکے معنی
محقق محدثون نی یون فرمائی ہین اور اسکا منسوخ ہونا معلوم نہین فقط
یہان کلام عمل بالحدیث مین ہی نہ اجتہاد مین اور یہہ بات ثابت ہو چکی
ہے کہ جب حدیث محقق ہو جاوے اوسپر عمل کری خواہ موافق قول امام کے
ہو یا مخالف اور یہہ بہی ہے کہ جاہلون کو نہ سمجہہ حدیث کی ہی نہ فقہ کی انکو
تو مفتی کی فتوی پر عمل کرنا پہنچتا ہے اور یہہ ہی جاننا چاہیے کہ جو کچہہ فقہ
کی کتابون مین لکہا ہے یہہ سب حضرت ابوحنیفہ رح کی قول نہین ہین خاص
حضرت ابوحنیفہ رح کے قول تہوڑی ہی ہین اور بہت قول علمائے صاحب
تخریج کے ہین کہ جسکے کئی اقسام ہین چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۹۵
ومنہا انی وجدت بعضہم یزعمون ان جمیع ما یوجد فی ہذہ الشروح الطویلۃ
وکتب الفتاوی الضخیمۃ ہو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول
المخرج وبین ما ہو قول فی الحقیقۃ ولا یحصل معنی قولہم علی تخریج الکرخی کذا
وعلی تخریج الطحاوی کذا ولا یمیز بین قولہم قال ابو حنیفۃ کذا وبین قولہم
جواب المسئلۃ علی مذہب ابی حنیفۃ او علی اصل ابی حنیفۃ کذا انتہی اور فرمایا ملا
علی قاری نی بیچ رسالہ سم العوارض کے فقد قال الکمال ابن الہمام ان الفقہاء

سبع طبقات الاولی طبقة المجتہدین فی الشرع کالائمۃ الاربعۃ الخ والثانی طبقة
المجتہدین فی المذہب کابی یوسف ومحمد وسائر اصحاب ابی حنیفۃ الخ والثالثۃ
طبقة المجتہدین فی المسائل التی لا روایۃ فیہا عن صاحب المذہب کالخصاف
وابی جعفر الطحاوی والکرخی وشمس الائمۃ الحلوانی وشمس الائمۃ السرخسی وفخر
الاسلام البزدوی وفخر الدین قاضیخان وامثالہم والرابعۃ طبقة اصحاب
التخریج من المقلدین کالفخر الرازی الخ والخامسۃ طبقة اصحاب الترجیح من
المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الہدایۃ الخ والسادس طبقة
المقلدین القادرین علی التمییز بین الاقوی والقوی الخ السابعۃ طبقة المقلدین
الذین لا یقدرون علی ما ذکر ولا یفرقون بین الغث والسمین ولا یمیزون
الشمال من الیمین بل یجمعون کما یجدون کحاطب اللیل فالویل لہم ولمن
قلدہم کل الویل انتہی مختصرا اور میزان الشعرانی میں ہی صفحہ ۲۳ ، فاذا قال
عن اصحاب امام مسئلۃ جعلوہا مذہبا لذلک الامام وہو تہور فان مذہب الامام
حقیقۃ ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ فقد لا یرضی
الامام ذلک الامر الذی فہموہ من کلامہ ولا یقول بہ لو عرضوہ علیہ فعلم ان من
عزی الی الامام کل ما فہم من کلامہ فہو جاہل بحقیقۃ المذاہب الخ اور رسالہ
عمل بالحدیث میں ہی کہ آنچہ با بی حنیفہ رح منسوب است دو طور وارد یکی اقوال
اند مروی از ابی حنیفہ رح کہ آنرا در کتب فقہ عن ابی حنیفہ رح منقول نیسند دوم
مسائل مستنبط کہ علمای دیگر از اقوال ابی حنیفہ رح استنباط نمودہ منسوب
ابی حنیفہ رح میکنند و آنرا در کتب فقہ منقول نیسند عند ابی حنیفہ رح واین اجتہاد
در اجتہاد است اول آن اقوال خود مستنبط از قرآن وحدیث بودند و
بار دیگر از ان اقوال مسائل دیگر مستنبط شدند واین مسائل احتمال قوی دارد

دارند کہ در ہر اخراج احتمال یک خطا است الخ اور او سی مین ہی کہ بر واقفان
کتب فقہ پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم رح کتابی منقول نیست کہ بران بنائی
مذہب شان نمودہ آید یا ما اقوال چند در کتب متعارفہ مثل کنز و ہدایہ و عالمگیری
و قاضیخان و غیر ذلک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ میشوند ہمہ از امام اعظم رح
منقول نیست بلکہ مسائل چند بآن امام منسوب اند و اکثری بصاحبین و بسیاری
بعلمای متقدمین دیگر و بیشماری بمتاخرین مثل صاحب ہدایہ و فتاوی
ذخیرہ کہ ایشان از فراست خود دران مسائل یجوز و لا یجوز مینویسند
پر ظاہر ست کہ اعتقاد درباب دیانت و فراست از وجدان قلب ملاحظہ
مسائل و تواتر استماع تقوی کہ در حل خود از طرف امام اعظم رح بہم رسانیدہ
ایم ان اعتقاد بخدمت ہر علما کہ خود را حنفی قرار دادہ اند داریم پس اگر
شخصے مسئلہ را ازین کتب مشہورہ بسبب مخالفت قرآن و حدیث یا استنباط
ناپسند ساقط از نظر نمودہ در حقیقت آن نقصانی نیست انتہی **مسئلہ**
بعضے شخص کہتے ہین کہ حدیث تو صحیح ہی لیکن یہہ حدیث شافعی مذہب کے
ہے اسپر ہم عمل نہین کرتے یا یون کہتے ہین کہ ہم اس حدیث پر اسواسطے
عمل نہین کرتے کہ ہماری امام نے اس حدیث پر عمل نہین کیا یہہ کلام
کیسا ہی **جواب** یہہ قول انکا سخت بیجا ہی اور اگر اس قول کی تاویل
نکیجاوی تو کلمہ کفر کا ہی **ف** کلمہ کفر کا اسواسطے کہ انکار ہے حدیث پر عمل
کرنیسے اور کلمہ کفر نہونی کی یہہ تاویل کہ ہماری امام نے جو اس حدیث پر
عمل نہین کیا شاید اس حدیث کو منسوخ سمجہا ہوگا یا حدیث کی کچہہ تاویل
ہوگی یعنے ظاہری معنی مراد نہونگے اور امام شافعی کی تحقیق ایسی نہین
جیسے ہماری امام کی ہی آور سخت بیجا ہی اسواسطے کہ حدیث کی مقابلہ میں

اور کسیکا قول و عمل بیان کرنا ادب سے بعید ہی اور عمل نکرنا امام کا دلیل حجت
نہین ہی تائید میزان الشعرانی مین ہی صفحہ ۵۰ وقال الامام محمد الکوفی
رأیت الامام الشافعی رح بمکہ و یفتی الناس ورأیت الامام احمد و اسحاق
ابن راہویہ حاضرین فقال الشافعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل
ترک لنا عقیل من دار فقال اسحاق روینا عن الحسن و ابراہیم انہما لم یکونا
یریانہ و کذالک عطاء و مجاہد فقال الشافعی لاسحق لو کان غیرک موضعک
لفرکت اذنہ اقول قال رسول اللہ صلعم و تقول قال عطاء و مجاہد و الحسن
و ہل لاحد مع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ بابی ہو و امی صفحہ ۹۰
و یکون الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور و اتباعہ غیر معذورین
و قولہم ان امامنا لم یاخذ بہذا الحدیث لاینتہض حجۃ لاحتمال انہ لم یظفر بہ او ظفر بہ
لکن لم یصح عندہ و قد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا الخ ایضًا
صفحہ ۱۱ و اول من یتبرء منہ امامہ و کان من الواجب علیہ حمل امامہ علی انہ
لم یظفر بذالک الحدیث او لم یصح عندہ الخ اور اس مضمون کے کئی قول صحابہ
اور تابعین اور دوسرے محققون کے بیان ہو چکے تائید مسئلہ مین **مسئلہ ۹**
بعضے یون کہتے ہین کہ مجھکو اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم
نہین مین بیچارہ بیعلم اس تحقیق کو کیا جانون مین ہو اسطے اس حدیث پر
عمل نہین کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہو اور میری امام کا قول
بہی حدیث ہی سی ہے اسواسطے مین اوسپر عمل کرتا ہون یہہ کلام کیسا ہے
جواب یہہ کلمہ کفر کا نہین ہے لیکن اوس شخص کو چاہیے کہ علمائے دیندار یا ماہر فن
حدیث سی اس حدیث کو تحقیق کری اور طالب تحقیق حق کا رہی اذا
ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلدفیہ ترک التقلید و اتبع الحدیث قال رسول اللہ صلی

علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ انہم لم
یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا
حرموہ کذا فی حجۃ اللہ البالغہ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی قدس سرہ

اس سوال مین عذر اس شخص کا نہایت نرمی اور حسن ادب سے ہے اور منسوخ اور
غیر معتبر ہونا حدیث کا عذر قوی ہی ہیچ عمل نکرنیکے حدیث پر لیکن ہر حدیث
منسوخ اور غیر معتبر نہین ہوتی اسیواسطے جواب مین جناب مولوی صاحب نی
لکھا کہ طالب تحقیق حدیث کا رہی اور اس سے ایک اور بات معلوم ہوتی
ہے کہ بدون تحقیق مسئلہ کے عمل نکرنا چاہیے یہان مولوی صاحب نے یہ نہین
فرمایا کہ بی تحقیق عمل کرلے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تقف ما
لیس لک بہ علم اب اس زمانہ مین بعضی جہلا جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید مذہب
حنفی سے رفع یدین نہین کرتا اور آمین پکار کر نہین کہتا اوسکو یکایک بہت
تاکید سی حکم اس امر کا کرتی ہین وہ بیچارہ منکر سنت نہین ہی لیکن بسبب
عذرہای مذکورہ کی اس امر کی سنت ہونی مین اوسکو شک ہے اسواسطی عمل
نہین کرتا تو اوسکو تارک سنت بلکہ منکر سنت کہدیتی ہین ایسا ہرگز نچاہیے
اور وہ بیچارہ ہرگز تارک منکر سنت کا نہین ہے منکر سنت وہ ہو کہ ایک امر کو
سنت جانی اور پہر انکار کرے اور جسکو ایک امر کی سنت ہی ہونی مین شک ہو
بسبب گمان منسوخ ہونیکے یا بسبب خوف معتبر نہونی روایت کے یا بسبب نسمجہنے
معنی حدیث کے تو اوس شخص کو کسطرح منکر سنت کا کہا جاوی البتہ نرمی سی کہنا
چاہیے کہ بہائی صاحب اس امر کو تحقیق کرلو اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ رفع
یدین وغیرہ ایسے کام کچہہ فرض اور واجب ہی نہین ہین کہ جنکے واسطے
اتنا اہتمام اور خفگی کرنا ضرور ہو اول بڑی بڑی امورین کوشش چاہیے

بعد ازان ایسے امور مین لیکن اتنا اعتقاد ہر خاص و عام کو لازم ہی کہ جب قرآن
شریف یا حدیث شریف سی ایک امر ثابت ہوجاوے اور اسکے مقابلہ مین کسی
عالم فاضل غوث قطب امام مجتہد کا قول نہ لانا چاہیے چنانچہ اس امر مین
بہت اقوال بزرگان دین کی نقل ہوچکی ہین اور بعضے محققین نے اس امر کو شرک
خفی مین داخل کیا ہی چنانچہ مذکور ہوچکا ہیچ تائید مسئلہ کے اور تفسیر
نیشاپوری مین ہے اتخذوا فی معنی اتخاذہم اربابا بعد الاتفاق علی انہ لیس
المراد انہ جعلوہم الہۃ فقال اکثر المفسرین المراد انہم اطاعوہم فی اوامرہم
ونواہیہم الی ان قال الربیع قلت لابی العالیۃ کیف کانت الربوبیۃ فی
بنی اسرائیل فقال انہم ربما وجدوا فی کتاب اللہ یخالف قول الاحبار والرہبان
فکانوا یاخذون باقوالہم وما کانوا یقبلون حکم اللہ تعالی کذا فی المعالم
مسئلہ بعضے یون کہتے ہین کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہی
لیکن مذہب حنفی مین نہین ہے اسواسطے نکرنا چاہیے **جواب** یہہ کلام
نہایت قبیح ہی کیونکہ سب مذہب تابع سنت کے مین نہ سنت تابع کسی مذہب کے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ پیش نظر رکہیے **ف** جبتک ایک امر
سنت ہونےمین شک ہے تو عذر عمل نکرنیکو گنجایش ہے اور جب کہ اقرار
سنیت کا ہوا پہر انکار عمل کو گنجایش نہین ہان کفر سے بچانیکو اس قول
کی یہہ تاویل ہوسکتے ہی کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہے
اور اسکے حقین جنکے اماموں نے اسکو سنت سمجہا ہے لیکن چونکہ علماے حنفیہ
کی تحقیق مین اس امر کا سنت ہونا ثابت نہین تو شاید یہہ حدیث منسوخ
ہوگی سو جسکام کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کردیا اوسپر عمل نچاہیے
یا ضعیف ہوگی یعنی اسکے حدیث ہونےمین شک ہوگا اور جبتک ایک امر

حدیث سی ثابت ہوا وسپر عمل کیونکر کیا جاوی اور اگر یہہ حدیث صحیح ہوئی
تو مذہب حنفی مین ضرور معمول ہوتی فقط یہہ تاویل صرف واسطے نہ لگانی
حکم کفر کے اوس شخص پر ہے لیکن بہر صورت یہ کلام نہایت قبیح ہے
اور اسپر خوف ہی کفر کا کیونکہ ظاہر مین انکار پایا جاتاہی سنت سے تائید
میزان الشعرانی مین ہی صفحہ ۵۰ فقیل له مرة وما الاصول فقال الکتاب
والسنة والقیاس علیہا اور صفحہ ۴۲ فقیل له ما ہی الاصول فقال ہی الکتاب
والسنة واجماع الامة اور فرمایا حضرت سید عبد القادر جیلانی رح نے فتوح
الغیب مین والسلامة مع الکتاب والسنة والہلاک مع غیرہما ترجمہ شیخ
عبد الحق وسلامت از آفات نفس وشیطان واز ضلالت وضلالان
مقرون باخذ کردن وعمل نمودن بکتاب وسنت ہست وشکست شدن و
آفت زدہ گشتن وافتادن درراہ ضلالت وخسران باغیر کتاب وسنت
ہست اور حدیث شریف مین ہی فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین
وعضوا علیہا بالنواجذ ایضًا من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة
شہید ایضًا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنة کذا فی المشکوة اور فتاوی عالمگیریہ مین ہے
من لم یقر ببعض الانبیاء علیہم الصلوة والسلام اولم یرض بسنة من سنن
المرسلین فقد کفر اور اسی طرح ہی فصول عمادیہ مین اور بحر الرائق مین ہے
یکفر بعدم الاقرار ببعض الانبیاء او عیبه نبیا او عدم الرضاء بسنة من سنن المرسلین
صلوة الله علیہم اجمعین کذا فی الطوالع اور بحر مین ہی یکفر باستخفافه بسنة
من السنن انتہی مختصرًا ذکرہ مولانا قطب الدین فی عروس المومنین اور
مشکوة شریف مین ہے روایت حضرت عائشہ رض سی قال رسول الله صلعم

ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ
والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ
والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی کذا فی عرائس
المومنین **ف** یعنے صاحب عمل بالحدیث اسی ظاہر انکار کرنیکو کفر سمجھکر
کچھ کچھ عذر اور بہانہ پیش کیا کرتی ہین بعضی ان مین سے جو سنی یا ہین لکھے
دیکھیے یہان بیان ہوتی ہین از انجملہ یہہ کہ حدیث سمجنا پیدا اکن ربی
سمجنا اور عمل کرنا مجتہد ونکا کام ہے سو اسکا **جواب** یہہ ہی کہ بعلم کو سمجنا
قرآن اور حدیث اور فقہ سبکا مشکل ہے اور اہل علم معنی قرآن اور
حدیث اور فقہ کے سمجھہ سکتے ہے لیکن استنباط اور اجتہاد خاص مجتہدون
کا کام ہے چنانچہ شرح شاشی مین ہی کل عالم لہ اصابۃ الحکم المنصوص علیہ
مطلقا سواء کان قطعیا او ظنیا بحسب الدلالۃ والاثبات وما کان
ظنی الثبوت اعنی القیاس فھو المختص بالمجتہد اور تحریر ابن ہمام مین ہے
ان دلالۃ النص یخالف القیاس فی ان القیاس یختص بالمجتہد و
دلالۃ النص یفہمہا العوام اور بحر الرائق مین ہی عوام کے حق مین لان
ظاہر الحدیث واجب العمل بہ انتہی کذا فی المختار ایضا ہم کیا جانین کیہہ
حدیث منسوخ ہی یا نہین **جواب** تم کیا جانو کہ یہہ مسئلہ فقہ کا مرجوع
عنہ ہی یا نہین یعنے جیسے ہر حدیث پر احتمال منسوخیت کا کرتی ہو
ایسے ہی ہر قول مجتہد پر احتمال ہے کہ اوس سے رجوع کر لیا ہو جیسا کہ
میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۴۳ فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قالہ ولم
یرجع عنہ الی ان مات تو اس وہم پر کسی مجتہد کے قول پر عمل درست
نہوگا اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ حدیث کے منسوخ ہونیکا حکم بی تامل

کر دیا گیا ہے جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ مین بہی صفحہ ۱۴۴ و قول الفقہا ر
لما یجد ورنہ خلاف عمل مشائخہم منسوخ غیر مقبول اور میزان الشعرانی مین ہے
صفحہ ۱۵ قول امام محمد ابن منذر کا اذا ثبت عن الشارع صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر ما لم یثبت النسخ فیعمل المکلف
فیہذا الامر تارۃ وبہذا الامر تارۃ اخری اور رسالہ عمل بالحدیث مین ہے
کہ تا زمانیکہ حدیث ناسخ بہ شخصے نرسیدہ منسوخ بحق او منسوخ نیست اگرچہ
بواقع نسخ شدہ باشد و وقتیکہ حدیث دریافت عمل بمنسوخ ہرگز ہرگز
روا نبود و استعمال ضنم دو بار درحق قوم رہیم منسوخ نباشد تا وقتیکہ
حکم ناسخش بدیارشان نرسیدہ پس منع سنت را باید کہ اگرچہ
یک حدیث در مدت العمرش باد نرسید ہمون حدیث را غنیمت
باردہ شمردہ باحتمال دور دراز از دست نگذارد بلغوا عنی ولو آیۃ
برسانید از ما اگرچہ یک حدیث باشد این حدیث ہلین معنی وارد ایضاً
ہم کیا جانین کہ یہہ حدیث روایت معتبر ہے یا نہین جواب ہم
کیا جانو کہ یہہ روایت فقہ کی معتبر ہے یا نہین حالانکہ حفاظت روایات
فقہیہ مین اتنی کوشش نہین ہوئی جتنی حدیث مین ہوئی ہے اور
فن تحقیق اسماء الرجال واسطے دریافت حدیث قوی اور ضعیف کے
مقرر ہوا نہ واسطے فقہ کے اور علاوہ اسکے حدیث قول معصوم کا ہے
اور فقہ قول غیر معصوم کا ہے اگرچہ نکالا ہوا اوس سے ہے لیکن نص
اور قیاس مین بہت فرق ہے نص اصل ہے اور قیاس نقل پس
قول معصوم کو کہ جسکے نقل مین بہت حفاظت ہوئی ساتھ قول غیر
معصوم کے کہ جسکے حفاظت ویسی نہین ہوئی ترک کرنا کب پسند ہی ایضاً

بعضے لوگون نے جہوٹی حدیثین بناکر حضرت صلعم کے نام لگا دین ہین
پہر ہم کیا جانین کہ کونسے حدیث موضوع ہے **جواب** اسماء الرجال
سے علما کو حدیث موضوع اور غیر موضوع سب معلوم ہو سکتے ہے اور
موضوع کی کتابین بہی تصنیف ہو چکی ہین اور ایسا ہی بعض لوگون
نے جہوٹی باتین بناکر اماموں کے نام بہی لگا دین ہین پہر ہم کیا جانین
کہ کونسا قول موضوع ہے جیسا کہ لکہا ہے کسے بیدین نے اپنی تصنیف
مین وطئات الشافعی ولیس یدریہ علی ربہ اور بہ الدآ اور جیسا کہ
بعضون نے حضرت ابو حنیفہ رح کے نزدیک اجرت زنا کو حلال بتا یا ہے
چلپے مین ہے اور امام مالک کی مذہب مین سگ بچہ پشم بذکا گوشت
اور متعہ اور وطی غلام حلال کہا لیکن محقق ہر فن کے قول جہوٹی کو
سچے سے تمیز کر لیتے ہین **ایضا** بعضے حدیثون کا مضمون آپسمین مخالف
اور معارض ہوتا ہے اوسوقت کونسے پر عمل کرین **جواب** فقہا کی
صدہا قول ایک دوسرے کے مخالف اور معارض ہوتی ہین اوسوقت
کونسے پر عمل کروگے بلکہ خاص ایک امام کے مذہب مین امام اور اوسکے
شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہوتا ہے چنانچہ اونمین سے
بیش مسئلہ یہان لکہے جاتی ہین امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک نماز مین
ایک آیۃ کا پڑہنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک آیت دراز
یا تین آیتین چہوٹی امام قران مجید مین دیکہکر قرأت پڑہے تو امام رح
کے نزدیک نماز اوسکے فاسد ہی اور صاحبین کے نزدیک فاسد نہین
وتر واجب ہے امام رح کے نزدیک اور سنت ہی صاحبین کے نزدیک نفل
کہڑی ہوکر شروع کرے پہر بغیر عذر بیٹہہ جاوی امام کی نزدیک جائز اور

صاحبین کے نزدیک بغیر جائز ہے ظہر نہین پڑہے اور نہ پڑہنا اوسکا یاد تہی اور
عصر ادا کری امام کی نزدیک عصر فاسد ہے بفساد موقوف یعنی اگر بعد عصر کے
چند وقت کی نمازین ادا کری اور ظہر اب تک ادا نہین کی تو یہ چہہ نمازین
جائز ہین اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز چلتی کشتی مین نماز بیٹہہ کر بغیر
مرض کے جائز ہے امام کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز جمعہ کی
نماز مین کم سی کم تین نمازیون کا ہونا سوائی امام کے شرط ہے نزدیک امام
کے اور صاحبین کے نزدیک دو کافی ہین نماز ظہر جمعہ کے دن گہر مین ادا
کری جماعت ہونیسے پہلے پہر چلا جمعہ کی نماز پڑہنے کو ساتہہ جماعت کی تو
ظہر پڑہی ہوئی فاسد ہوئی امام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اسوقت
باطل ہوئی جب جماعت مین داخل ہوا جمعہ کی نماز مین امام کی رکوع سجود سے
پہلے اگر نمازی بہاگ جاوین تو حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک امام کو چاہیی
کہ ظہر پڑہے نہ جمعہ اور صاحبین کے نزدیک جبکہ شروع کر چکا تو جمعہ پڑہے
عیدگاہ کو جاتا ہوا امام کے نزدیک تکبیر پکار کر نکہے اور صاحبین کے نزدیک
کہی اور پر قیاس عید الضحے کے تکبیرات تشریق امام کے نزدیک عرفہ کی دن
نماز صبح سی عصر عید تلک اور صاحبین کے نزدیک تیرہوین تاریخ کی عصر تلک
گہوڑونکی زکوۃ امام کی نزدیک ہر ہر گہوڑی پر ایک ایک دینار یا قیمت مقرر کرکے
چالیسوان حصہ اور صاحبین کے نزدیک گہوڑون پر زکوۃ نہین جب کہ محرم عورت سے
نکاح اور وطی کری تو امام کے نزدیک اوس پر حد زنا نہین اور سزا سخت ہے اور
اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حد ہی مدت رضاع امام کی نزدیک تیس
مہینے اور صاحبین کے نزدیک دو برس شوہر غایب پر عورت گواہ نکاح پیش
کری تو قاضی کو شوہر غایب پر حکم لگانا اور قرض لیکر عورت کو نفقہ دینا جایز نہین

اور زفر کے نزدیک جائز اور اسی پر فتوی ہے کذا فی الدر مختار شرط امام کے
نزدیک نہایت تین دن اور صاحبین کے نزدیک زیادہ بھی جائز ہے اگر
مقرر کیے خیار مشتری کا مبیع کو بائع کے ملک سے نکلنا تو منع نہیں کرتا لیکن
مشتری کی ملک میں نہیں ہوجاتا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک میں
ہوجاتا ہے اور اس اختلاف پر بہت مسائل متفرع ہوتی ہیں ایک ڈھیر گیہوں کو
بیع کیا یہ کہکر کہ ایک پیمانہ ایک درم کو تو امام صاحب کے نزدیک ایک ہی پیمانہ
کی بیع صحیح ہوئی اور اگر سب پیمانوں کا ذکر کیا تو سب کی بیع ہوگئی اور
صاحبین کے نزدیک سب کی بیع ہوگئی اگرچہ سب کا ذکر نہ کرے جھوٹی گواہی
گذرانی سی چند عقود کے جیسے بیع اور نکاح اور طلاق میں .. حکم قاضی کا نافذ
ہوجاتا ہے اور صاحبین اور زفر اور شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک ظاہر
میں نافذ ہوتا ہے نہ حقیقت میں کما فی الدر وغیرہ مخصوص میں حتی کہ شخص سہو
کردی امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے یہ سب مسائل
ہدایہ وغیرہ میں موجود ہیں اور بہت جگہ میں ایک ہی امام سے کئی روایتیں
مختلف منقول ہوتی ہیں چنانچہ بعض اوسکے بیان ہوتی ہیں کہا سید بادشاہ
شارح تحریر نے وقال [illegible] تتبع الرخص [illegible] عن احمد [illegible] کہا
بحر العلوم نے شرح مسلم میں کذا فی المعیار اور شرح وقایہ فارسی میں ہی اگر شخصی
را بہ تیزی کشند زد چنانکہ مرد قصاص واجب شود و اگر بہ پشت کشند زدہ است
نزدیک صاحبین و شافعی نیز قصاص واجب شود و از امام دران سہ روایت است
بیک روایت دران قصاص واجب نشود و بیک روایت واجب شود و بیک روایت
اگر جراحت کردہ است قصاص واجب شود و ہو الصحیح کذا فی الہدایہ اور طحطاوی
میں ہے صفحہ ۷ کہ اگر قاضی خلاف مذہب اپنے کے حکم کرے عمداً تو امام سی

اوسکی نافذ ہوتی ہین دو روایتین ہین کما قال وفی المحمد عنہ روایتان الخ اور
سراجی مین ہے بیچ بیان میراث حمل کے دیوقف عند ابی حنیفۃ رح نصیب اربعۃ
بنین او اربع بنات ایہما اکثر ویعطی لبقیۃ الورثۃ الاقل وعند محمد رح یوقف
نصیب ثلاثۃ بنین او ثلاث بنات ایہما اکثر رواہ عنہ لیث بن سعد وفی روایۃ
اخری نصیب ابنین وہو قول الحسن واحدی الروایتین عن ابی یوسف رواہ عنہ
ہشام وروی الخصاف رح عن ابی یوسف رح ان یوقف نصیب ابن واحد او بنت
واحد وعلیہ الفتوی اور میزان الشعرانی مین ہے صـ۱۲۷ کہ آدمی مردہ کی
نجاست اور طہارت مین دو قول ہین امام شافعی رح سی اور اوسی مین ہی
صـ۱۲۹ کہ مسح کانون کے ایک یا تین بار ہوتی ہین احمد رح سی دو روایتین ہین
اور اوسی مین ہی صـ۱۶۳ کہ نماز مین ہاتھ باندھنی مین ناف سی نیچی یا اوپر
احمد سی دو روایتین ہین ایضا صـ۱۷۰ اسوای دو رکعت اول کے سورہ فاتحہ
کے ضم کرنیکے مسنون ہونے مین دو قول ہین شافعی کے ایضا صـ۱۸۵ استر عورت
ہونا درمیان ناف اور گھٹنے کے یا محض فرج او دبر اسمین دو روایتین ہین
احمد اور مالک سے ایضا حرہ کا تمام بدن عورت ہو نہین سوای منہ اور کفین
اور قدمین کی دو روایتین ہین احمد سے ایضا صـ۱۹۱ بدن کپڑا مکان پاک
ہونا واسطے صحت نماز کے شرط ہے یا نہین امام مالک سے اسمین تین روایتین
ہین ایک روایت سی بہر صورت شرط ہے اور دوسری روایت سے مطلقا شرط
نہین اور صحیح تر روایت یہہ ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہے کہ کپڑا یا بدن
یا مکان پلید ہے تو نماز صحیح نہین اور اگر معلوم نہین یا بھول گیا تو نماز صحیح ہے
ف اگر کہو کہ واسطے دفع معارضہ اور مخالفت قول فقہا کے قاعدہ مقرر ہے
بموجب اوسکی تعارض اور تخالف کو دفع کیا جاتا ہے چنانچہ وہ قاعدہ بیان ہو چکا ہے

ہیچ تائید مسئلہ کے جواب مین اس قول کے تو کلیم طحطاوی مین ہے الخ تو ہم کہتے
مین ایسا ہی واسطے رفع تعارض احادیث کے قاعدہ اصول مین مقرر ہے کہ اوسکو
اوسکے تعارض کو دفع کیا جاتا ہے اور معیار مین نقل کیا شرح نخبہ سے کہ قاعدہ وقت
تعارض کے درمیان دو حدیثون کی اور اگر موافق نہو سکین تو دیکھین کہ دونون مین
سے کون از راہ تاریخ موخر ہے پس موخر کو ناسخ سمجھکر اختیار کرین اور اگر تاریخ
بھی معلوم نہو تو ایک کو دوسری پر ترجیح دیوین اگر ترجیح بھی ممکن نہو تو
دونون کی عمل سے متوقف رہین اور رجوع کرین طرف ماوون کی ایضاً
میری امام کا قول بہہ حدیث ہے سی ہے جواب امام کا قول حدیث سی
ہے اور یہہ خود حدیث موجود ہے اوس قول پر بھی عمل کرو اور اس حدیث پر
عمل کرو اور اگر قول اور حدیث مین مطابقت نہو سکے تو قول کو ترک اور حدیث
پر عمل کرو میزان الشعرانی مین صـــ وقال الامام الشافعی وغیرہ ان یعمل
بالحدیثین او القولین اولی من الغاء احدہما وان ذلک من کمال تمام الایمان
اور اوسی مین ہے صـــ ۱۵ وکان الامام محمد بن المنذر رح یقول اذا ثبت عن
الشارع صلے اللہ علیہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر ما لم یثبت النسخ فیفعل المکلف
بہذا الامر تارۃً وبہذا الامر تارۃ اخری اور فرمایا شیخ عبد الحق رح نے بیچ شرح
سفر السعادت کے بیچ رفع یدین اور عدم رفع کے پس چارہ نیست از قول بہ ثبت
ہر دو ایضاً حضرت ابو حنیفہ تابعی مین اور تابعی کا قول بہہ حدیث ہی ہو جب
کوئی حدیث صحیح معارض قول ابو حنیفہ کے ہو اور کوئی حدیث ضعیف اوس قول
کے موافق ہو تو اوس قول پر عمل چاہیے نہ حدیث پر جواب یہہ قاعدہ کونسی
حدیث یا کتاب اصول مین ہی اور اگر اپنی رائی سی کہتی ہو تو نہایت برا کرتے
ہو شرح مسلم الثبوت مین ہی لان التشریع بالرای حرام اور حضرت ممدوح کے

124

تابعی ہونیمین بہی اختلاف ہے اور تابعی کے قول کو حدیث کہنا اگر باعتبار معنے
لغوی کے ہے تو ہر کسی کے قول پر اطلاق ہوسکتا ہی اور اس سے یہان کیا بحث
ہے اور اگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ہے تو بہی مفید مطلب تمہاری کا نہین
ہے اور اس اصطلاح مین بہی اختلاف ہے اور اگر اس اعتبار سی کہ تابعی کا
قول اور فعل بعینہ حضرت رسول صلعم کا قول اور فعل ہے تو باطل ہے اور خود فرمایا
ابو حنیفہ رضو نے اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء
عن اصحاب النبی صلعم نختار من قولہم واذا جاء من التابعین زاحمناہم رواہ البیہقی
فی المدخل باسناد صحیح عن عبد اللہ ابن المبارک کذا فی التفسیر المظہری اور ہر
ہر مجتہد کے قول پر عمل کرنیکو عمل بالحدیث ہی جانتی ہین جبکہ حدیث نہو کیونکہ
حدیث ہی سی مستنبط ہے اگرچہ احتمال خطا کا رکہتا ہو لیکن وہ جناب پاک
جنکے رسول ہونیمین اور اونکی قول کے حدیث ہونیمین کسیکو اختلاف نہین اور
صحابہ رضو اور تابعین اور سب مجتہد اوسی ذات بابرکات کی قول مبارک
کے تابع ہین جبکہ اونکا قول صریح صحیح محفوظ متصل الاسناد پایا جاوی اور
کتب مین نظر کرنیسے اور ایک مجمع علماء متبحر کا اوسپر عمل ہونیسے ظاہر معلوم
ہو کہ منسوخ بہی نہین پہر اوسکی ترک کرنیمین کیا عذر ہے فرمایا شاہ ولی اللہ
رح نے اس امر مین حجۃ اللہ البالغہ مین صـ ۱۶۰ وما عذرنا یوم یقوم الناس
لرب العالمین اور صـ ۱۶۱ فحینئذ لا سبب لمخالفۃ حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی
او حمق جلی سو اس فخر ات ذات الصفات کی قول کے مقابلہ مین کسیکے قول پر عمل
نہین ہوسکتا تابعی ہو یا غیر تابعی آخر ایک اور بات سمجہنا چاہیے کہ جب بعضے
مقامون مین حضرت امام رح کا قول ترک کیا جاوی ساتہہ قول ابی یوسف رح
اور محمد رح کے تو ساتہہ ایسی حدیث صحیح کے ترک کرنیمین کیا قباحت ہے بلکہ واسطی

ضرورت کے گواہون کو قسم دینے کیواسطے قول چارون اماموںکا ترک کیا گیا
ساتھہ قول ابن ابی لیلے کے پہر اس سی زیادہ کیا ضرورت ہے کہ حدیث صحیح
رسول اللہ صلعم پر عمل نصیب ہو کر ساری شریعت اسی کی واسطے ہے اور حضرت
ابو حنیفہ رحمہ اگر ایسے حدیث کو پاتے خود اپنے قول سی رجوع فرماتے اور حدیث پر
عمل کرتے میزان الشعرانی مین ہے صـــ ۲۷ انہ لو عاش حتے دونت احادیث
الشریعۃ بعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک
کل قیاس کان قاسہ باقی رہی حدیث ضعیف اوسکی تو حدیث ہی ہونہین سکتی
ہوتا ہے بیچ مقابلہ حدیث صحیح کے کیونکر مقبول ہو **ایضا** سید احمد صاحب نے
فرمایا کہ فقہ کی متون کتابین مانند حدیث متواتر کے ہین اوسی پر تم انکہہ موندی عمل
کرتی رہو الخ **جواب** سید صاحب نے کچہہ اور فرمایا ہوگا کہ شاید کسی سطور سہو ہوا
ورنہ سید صاحب ایسا کلام کیون فرماتے کہ مخالف اصول اہل سنت کی ہو
حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اور روایت متون فقہ کا منکر اگر دلیل شرعی
کے ساتھہ انکار کرے فاسق بہی نہین ہے چنانچہ حضرات مجتہدین کی اقوال
بیچ مسائل مختلفہ کے کہ متون فقہ مین مندرج ہین ایک کا قول دوسرے کے قول
کو رد کرتا ہے البتہ ~~بموجب~~ اصول مذہب حنفی کے یہ بات ضروری ہے کہ کتاب
جامع صغیر اور جامع کبیر اور مبسوط اور سیر اور زیادات تصنیف امام محمد رحمہ کے
جنکو ظاہر الروایت کہتے ہین ان کتابون کی مسائل کی ~~اسناد حضرت~~
تک ایسی معتبر ہے جیسے حدیث مشہور کے اسناد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تک سوا اس سی یہہ ثابت نہین ہوتا کہ حدیث مشہور کی موجود ہوتی اوسکی جا
ان کتابون کی روایت پر عمل کیا جاوی بلکہ بہر صورت ترجیح عمل بالحدیث
کو ہی چنانچہ ثابت ہو چکا **ایضا** تم مقلد ہو یا مجتہد **جواب** ہم مقلدین حنفیہ

۱۲۶

مجتہدین کے بیچ مسائل قیاسی اجتہادی کے اور بیچ مسائل النصی کی نہ مقلد نہ
مجتہد بلکہ عامل بالنص جیسا کہ بیان ہو چکا تحریر وغیرہ سی و دلالۃ النص لیفہمہا
العوام اور یہ حصر لازم نہیں ہی کہ سوائی مقلد یا مجتہد ہو نیکے تیسرا امر نہ چاہیے
بلکہ تقلید محض مسائل قیاسی اجتہادی مین ہی واسطے لاچاری کے نہ اور امر
مین کہ اچھی طرح ظاہر ہو قرآن اور حدیث سی لیکن معنی قرآن اور حدیث کے
سمجھنے مین اور صحت نقل اور صحت الفاظ مین ہمکو حاجت ہی تقلید اہل لغت
اور صرف اور نحو اور معانی اور حضرات مفسرین محققین اور محدثین اور مجتہدین
اور حافظان قرآن اور قاریون کی سو یہ تقلید اور طرح کی ہے اور بیان صحیح
کہ ظاہر الحدیث واجب العمل بہ اور دراسات مین ہی واما الثانی وہو العمل بالحدیث
فلیس فی لک باجتہاد کما ہو لیس بتقلید ایضا فرمایا شیخ عبدالحق دہلوی بیچ شرح
سفر السعادت کی وآنچہ در صحاح اخبار آمدہ بالراس والعین وعمل بدان موجب
سعادت دنیا و آخرت است اما درین روزگار بیچین این کار صورت نہ بندد
الی ان قال والعہدۃ علیہم جواب انا للہ وانا الیہ راجعون موجب ظاہر
قول حضرت شیخ کے بڑی مصیبت پیش آئی کہ سعادت دنیا اور آخرۃ کی
اس زمانہ مین ہم لوگون کو نصیب نہین ہو سکتی این کار سی اگر مراد عمل بالحدیث
ہے تو کچھہ مشکل نہین رفع یدین اور آمین جہر اور اذان اور اقامت اور تسبیح
اور تہلیل اور تکبیر اور درود شریف پڑہنا وغیرہ ایسی اعمال جو ظاہر حدیث کو
ثابت ہوئی ہین جنمین اجتہاد کی کچھہ حاجت نہین سب صورت پذیر ہین
صورت نہ بندد کی کیا معنی اور اگر مراد ہے اجتہاد کرنا تو یہان کلام اجتہاد
مین نہین ہے بلکہ عمل بالحدیث مین ہی اور اجتہاد بھی ہمیشہ تا انشاء اللہ
تعالی اس امت مرحومہ مین جاری رہیگا کوئی دلیل اسکی محال اور منقطع ہونی پر

۱۲۷

قایم نہین چنانچہ انشاء اللہ تعالی اسکا بیان ہوگا اور یہ قول حضرت شیخ کا خود ان کا
اجتہاد معلوم ہوتا ہی اور یہ جو فرمایا والعہدۃ علیہم یہ عہدہ حضرات مجتہدین نے
اپنے ذمہ کب لیا ہے بلکہ انہون نے فرمایا ہے اتقوا اقوالنا بخبر الرسول علیہ السلام اور
اپنے خاص شاگردونکو فرمایا ہے کہ ہماری قول پر عمل نکرنا جبتک نجانو کہ ہم نے
کہان سی کہا ہی فرمایا شیخ جلال الدین سیوطی رح نی بیچ کتاب الرد علی من اخلد
الی الارض کے بل ابی مالک وابو حنیفۃ والشافعی رح قط لاحد تقلیدہم حاشا
منہم بل انہم قد نہوا عن ذلک ولم یشحوا الاحد فیہ اور یواقیت والجواہر میں لکہا کہ
عند المجتہدین رکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ و رسولہ کلام لا تقلدنی
ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذ الاحکام من حیث اخذوا
من الکتاب والسنۃ اور حضرت شیخ نے پہلے فرمایا بالراس والعین پہر فرمایا
صورت شبہ دا اسکی یہ مثال کہ چیونٹی کا کہنا سر پر لیکن پرنالہ یہان سی نہین
نہین ہوسکتا **الصیا** حدیث مین تو گوہ ہی حلال ہے اور حدیث پر عمل کرو
تو تمکو موریون کے پانی سی وضو کرنا پڑیگا **جواب** ہمکو اللہ تعالی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے سو حضرت کی حدیث شریف
سی جس چیز کا حلال ہونا یا پاک ہونا معلوم ہو گو وہ گوہ ہو یا موریونکا پانی یا اور کوئی
چیز پہر اوس پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہین خواہ اپنی طبیعت کو اوس چیز سے
نفرت ہو یا رغبت **بیت** گر طمع خواہد ز من سلطان دین * خاک بر فرق قناعت
بعد ازین * لیکن بسبب مرض تعصب تقلید کی ایسی چیزونکا ذکر وقت ذکر
عمل بالحدیث کے سوجہتا ہے نہ وقت عمل فقہ کے حالانکہ فقہ مین ایسی باتین
بہت مین شارح جامع کی کیچڑ کو فقہا نی حکم پاکی کا دیا اور امام مالک رح کے
نزدیک گوبر اور موت حیوانات حلال کا پاک ہی اور بعضون کے نزدیک

حرام کی پاک ہی اور چوہی کی مینگنیان آٹی مین پس جاوین تو معاف ہین اور
آتش پرست کی مزدوری کرنا واسطے جلانی آگ کی درست ہی اور بعد تشہد
اخیر کے قصداً گوز مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی اور فتاوی عالمگیریہ مین
الو کو حلال لکہا ہے اور طحطاوی مین فرج کی رطوبت کو پاک لکہا ہے اور
اوسی مین ہے کہ پاخانہ سی پانی بہتا اگر چوکی کے اوپر کا ہے تو پاک ہے
اور تجرید مین ہے شعر الخنزیر لصحیح انہ لا یفسد الماء اسطرح کی اور بہی روایتین
ہین کہ جنسے مقلدین متعصبین کو عار نہین آتی ذرا اللہ اور رسول سی شرم تو
کرو کہ حدیث حضرت سید المرسلین کے مقابلہ مین ایسا کلام کرتی ہو واللہ باللہ
کہ ہمکو ایسی روایات فقہا پر طبیعت کی کراہت سی ہرگز اعتراض نہین اور
جو کوئی کری ہم اوسکو برا جانتے ہین کیونکہ فقہا و مجتہدین کے اقوال حدیث
ہی سے مستنبط ہوتی ہین اور اوسپر عمل کرنا حقیقت مین حدیث ہی پر عمل
کرنا ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ اعتراض نہ فقہ پر ہو نہ حدیث پر اور اگر کوئی مسئلہ
فقہ کا برخلاف حدیث کے معلوم ہو تو ترک کیا جاوی بسبب مخالفت حدیث
کے نہ بسبب کراہت طبع کے اور فقہا ہی ویسا ہی حسن ادب کہا جاوی
میزان مین ہے صفحہ ۱۲ وسمع الامام احمد ابن ابی اسحاق السبیعی قائلا یقول
الی متی حدیث اشتغلوا بالعلم فقال لہ الامام احمد قم یا کافر لا تدخل علینا
بعد الیوم ثم انہ التفت الی اصحابہ وقال ما قلت ابدا لاحد من الناس لا تدخل
داری غیر ہذا الفاسق اور اوسی مین ہے صفحہ ۲۹ جمیع اقوال المجتہدین تابعۃ
لادلۃ الشریعۃ اور فرمایا مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے بیچ ایضاح الحق کی احکام
مستنبطہ مجتہدین سابقین ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است انتہی مختصراً الصفا
مقلد کو نہین پہنچتا کہ برخلاف رائی مجتہد کے کتاب اور سنت سی مسئلہ نکالی

جواب رسالہ اظہار الحق مین ہے کہ بیچ تفسیر مدارک اور کشاف کے بیچ
تحت مین قول اللہ تعالیٰ کے وآتیتم احدٰھن قنطارا کے روایت ہے حضرت
عمر رضہ سے کہ کھڑے رہے خطبہ پڑھتے پہر فرمایا اے لوگو نہ بڑھاؤ مہر عورتونکا
اگر بزرگ ہوتا یہہ کام دنیا مین اور تقویٰ اللہ کے یہان تو اول تہے تم سب مین
اس بات مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو حضرت نے مہر نہین باندہا
کسی بیوی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ پہر کھڑی ہوئی اونکے طرف ایک عورت
پہر اوس نے کہا یا امیر المومنین آپ کیون منع فرماتے ہین ہمارا حق جسکو دیا
اللہ نے ہماری واسطے اور اللہ فرماتا ہے اور جو دو تم اون عورتون مین سے
ایک کو ایک قنطار یعنے ڈہیر مال پہر فرمایا حضرت عمر رضہ نے ہر کوئی عمر سے
زیادہ جاننے والا ہے پہر فرمایا اپنے یارون سے تسمعونی اقول مثل ہذا فلا
تنکرونہ علی ترد علی امراۃ لیست من اعلم النساء یعنے سنتے ہو تم مجھے مین اسطرح
کہتا ہون سو تم انکار نہین کرتے ہو میری قول پر ایک عورت میرا قول رد کرتی
ہے جو زیادہ علم والی عورتون سے نہین انتہے اس حدیث سے صاف ظاہر
کہ امیر المومنین خلیفہ سید المرسلین امام المجتہدین جنکے شان مین حضرت نے
فرمایا ہے لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر میری بعد کوئی
نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا اور کئی بار قرآن آپ کی رائے اور اجتہاد
پر نازل ہوا ہے سو قول ایسے خلیفہ رسول کو ایک عورت کم علم نے مخالف
نص پاکر اوسپر اعتراض کیا اور اونہون نے اوسکی بات کو قبول فرمایا اور
اپنے قول پر رد و انکار کرنے کے سبب سے عتاب فرمایا انتہے مختصرا کذا فی
پہر اب جو کوئی کسی مجتہد کا قول خلاف نص پاکر قبول نکرے تو کیا حرج
ہے بلکہ یہہ عمل موافق وصیت مجتہدون کے ہے اور اسمین کچہ [illegible]

اون حضرات کے لازم نہین آتے اور حدیث کے مقابلہ مین قول مجتہد کو ترک کرنا
اگر موجب بے ادبی مجتہد کا ہے تو مجتہد کے قول کے مقابلہ مین حدیث کو ترک کرنا
موجب بے ادبی صاحب حدیث کا ہے نعوذ باللہ منہا اور جلالین کے حاشیہ
پر مدارک سے نقل کیا ہے ص ۷ ما لا تعطیا کما مر فی آل عمران وقال عمر رضہ علی المنبر
لا تغالوا الصدقات النساء فقالت امراة انتبع قولک ام قول اللہ و آتیتم احداہن
قنطارا فقال عمر کل احد اعلم من عمر تزوجوا علی ما شئتم فقط اگر کوئی غور سے
اس مسئلہ مین نظر کرے تو حضرت عمر رضہ کو خطا بھی واقع نہین ہوئی مہر کا زیادہ
کرنا کچھ مخالف اس آیت کے نہین ہے لیکن اوسوقت یون ہی مین آپ کی
سمجھ مین آیا کہ مجھسے خطا ہوئی مقصود یہ ہے کہ کسی بزرگ کی خطا پکڑنا اگر
بہ نیت اہانت اور بے ادبی کے نہو تو مضایقہ نہین ہے اور بزرگون کی خود
وصیت ہے کہ جو ہماری خطا معلوم ہو جاوے اوسکو ظاہر کر دو اور روایت ہے
کہ ایک شخص نے بیچ تحقیق معنے ان مع العسر یسرا کے خطا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
پکڑی آپ نی اوسکے قول کو قبول اور اپنے خطا کا اقرار کیا بیت پسند آیدم
شاہ مردان جواب ۞ کہ من بر خطا بودم او بر صواب ف حضرت عمر رضہ کی
یہ شان کہ اگر حضرت صلعم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ ہوتے اور حضرت علی رضہ باب
مدینۃ العلم جبکہ ایسے حضرات اپنے لاعلمی اور خطا کا اقرار کرین تو اب علماء دین
کو بھی اس امر مین ان حضرات کی خصلت اختیار کرنا چاہیے نہ پاس سخن اور تعصب
ایضا بھلا بتلاؤ تو کونسا مسئلہ فقہ حنفی کا برخلاف حدیث کے ہے جواب
اس بات کو حضرت شیخ اکبر اور امام عبد الوہاب اور امام طیبی اور امام محمد
غزالی اور قاضی ثناء اللہ صاحب اور حضرت مرزا جانجانان صاحب اور
شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا اسمعیل شہید اور مولانا عبد العزیز ملتانی اور شیخ

عزالدین عبدالسلام اور شیخ تاج الدین عثمانی اور علامہ دارکی شافعی
اور قدوری حنفی اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم حضرات محققین
سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے کہ حدیث کی مخالفت پاکر کسیکے قول پر
عمل مت کرو اور حضرت ابن عباس رض اور ابن سیرین اور وکیع وغیرہ
حضرات سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے حدیث کے مقابلہ مین کسیکے قول کو
لانی پر تشدد فرمایا ہے بلکہ حضرات مجتہدین اور خاص حضرت ابو حنیفہ رح
سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم
ایضاً حضرت ابو حنیفہ نے حدیث پر عمل کرنیکے واسطے ہر کسی کو اجازت
نہین دی بلکہ خاص حضرت ابو یوسف اور محمد کو کہ خود مجتہد اور حدیث
کے سمجھنے والے اور حضرت ابو حنیفہ کے سامنے تھے **جواب** کہین یہ
نہ کہہ بیٹھو کہ آیۃ کریمہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا
حکم پیغمبر خدا نے ہر کسیکو نہین دیا بلکہ خاص ان لوگون کو کہ خود حضرت کے
اصحاب اور قرآن اور حدیث کے سمجھنے والے تھے اور حضرت ابو یوسف
اور محمد کہ جنہون نے صدہا مسائل مین حضرت ابو حنیفہ رح کے روبرو حضرت
ابو حنیفہ سے خلاف کیا اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے اخذ کیا وہ تو عامل
بالحدیث تھے ہی انکو ترغیب دینا اس بات پر کہ اترکوا قولی بخبر الرسول
کیا ضرور تھا بلکہ عبث اور فضول تھا اور یہہ تو فرمائیے کہ آیا حضرت شیخ اکبر
اور امام عبدالوہاب اور طیبی وغیرہ ان حضرات نے بھی امام ابو یوسف اور
محمد کو عمل بالحدیث کی تاکید فرمائی ہے اور ایک اور بات مین پوچھتا ہون
اسکا جواب اللہ سے شرم کر کر دیجیے کہ آیا رسول اللہ کی حدیث پر عمل کرنیکے
واسطے کسی مسلمان کو حاجت ہے کہ حضرت ابو حنیفہ یا کسی اور صاحب سے اجازت

طلب کری بلکہ حضرت ابو حنیفہ رضہ یا کسی اور صاحب کی متابعت کرنی کے
واسطے اجازت شرط ہے حضرت رسول اللہ صلعم کی اور اگر کہو کہ احتمال ضعیف
یا منسوخ ہونی یا معنی نہ سمجھنے حدیث کا عذر ہے حدیث پر عمل نکرنیکا تو ایسے
عذرونکا جواب اس بحث مین بخوبی دیا گیا ہے اور اسیواسطے نقل کیے گئے
مین قول بعضے بزرگان دین کے ایضا مسلمانون کو لازم ہی کہ غیر مقلدون
کی باتون کیطرف خیال نکرین اور جس طریقہ پر کہ اکابر علمار امت و ہزارہا
اولیار اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہین اوسی پر چلین جواب مسلمانونکو
لازم ہے کہ کسی متعصب مقلد یا غیر مقلد کی باتون کی طرف خیال نکرین
اور جس طریقہ پر کہ اکابر علمار امت اور ہزارون اولیار اللہ مقبول خدا کا
کہ اول اونکے صحابہ کرام رضہ اور پہر تابعین اور مجتہدین مین اجماع ہو چکا ہی
اوسی پر چلین اور یہی فرمایا ہے اللہ اور رسول نی ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الایہ ما انا علیہ واصحابی اصحابی
کالنجوم بحدیث الناس لکم تبع اتبعوا السواد الاعظم اور امر اختلافی کو رجوع
کرین طرف کلام اللہ اور رسول کے اور سنت خلفای راشدین کے فرمایا حقتعالے
نے فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول الایہ اور فرمایا حضرت صلے
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفار الراشدین الحدیث ایضا اس آیت کریمہ مین
اولی الامر سی مراد مین امیر لشکر کے نہ حضرات مجتہدین اور بیضاوی مین ہے
اذ لیس للمقلد ان ینازع المجتہد فی حکمہ بخلاف المروس جواب تفسیر مظہری
مین بیچ تحت اسی آیۃ کریمہ کے وکذا یشتمل الفقہار والعلمار والمشایخ بل
اولی لانہم ورثۃ الانبیار وقالوا احکام اللہ ورسولہ اور اوسی مین ہے مسئلہ
اذا افتی المجتہد وظہر ان فتواہ مخالف للکتاب والسنۃ وجب علینا اتباع الکتاب والسنۃ

اور لکہا جہگڑا نہ مجتہد سی چاہا نہ رئیس سے نہ اور کسی شی تفسیر جلالین میں ہے
تحت اسی آیت کے ذلک ای الرد الیہما خیر لکم من التنازع والقول بالرای
اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا تنازعوا الآیۃ اور وقت ملنے آیت یا حدیث صحیح
مخالف قول کسیکے یا واسطے ضرورت تو ہی کے جہگڑا معقول کرنا خالی نفسانیت
سے ہر کسی سی درستہ ہے چنانچہ اوس عورت نی مہر کے مسئلہ مین حضرت عمر کو
جہگڑا کیا اور آپ نی اوسکا قول قبول کیا اور حق تعالی نی فرمایا قد سمع اللہ
قول التی تجادلک فی زوجہا اور فرمایا وجادلہم بالتی ہی احسن اور ہم
کب کہتے ہین کہ مقلد مجتہد سی جہگڑنی لگے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ اگر مجتہد کا
قول خلاف حدیث کی معلوم ہو اوسکو ترک کری **ایضا** مولوی اسمعیل نی
عالم کو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کرے **جواب** جس عالم محقق کو اپنی تحقیق
سی اور جس عامی کو عالم کی تقلید سی معلوم ہوگیا کہ حدیث شریف مین یون و
آیا ہی اوسکو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کری **ایضا** مولانا محمد اسحاق رح
لامذہبون پر بہت خفا ہوتی تہی اور لامذہبون نی فلانی فلانی جگہہ بہت مار
کہائی اور فلان فلان شہر سی نکالی گئے اور مکہ معظمہ سے نکالی گئے اور سید
احمد صاحب نی ایک لامذہبی کو اپنے قافلہ سے نکلوا دیا اور ہر جگہہ لامذہبی
ذلیل ہی رہی **جواب** اگر لامذہبون سی مراد وہ کہتے ہو حدیث پر عمل
کرنیوالے تو اپنے تحقیقون پر مولانا ممدوح ہرگز خفا نہین ہوتی تہی بلکہ
مولانا مظفر حسین مرحوم سی سنا گیا ہے کہ ان لوگون سی مولانا اسحاق مرحوم
محبت رکہتے تہے البتہ بعضے مفرط نافہم بےعلم کہ دعوی عمل حدیث کا کرکے
اور کتب فقہ اور فقہا کو سور ادیتے یا درکرین الیسون پر ضرور خفا ہوتی ہو
اور جو کوئی حدیث کی مقابلہ مین فقہا کے قول کو لادی ایسی شخص پر بہی لا

محمد اسحاق مرحوم خفا ہوتی تھے مولانا مظہر حسین مرحوم نی نقل فرمایا کہ ایکدن
مینے ایک شخص سے کہا کہ حدیث مین ایسا آیا ہے اوسنی کہا ہم اوسپر عمل
نہین کرتے یا یون کہا کہ ہم نہین مانتے امام صاحبؒ کا قول اوسکے برخلاف ہے
مینے یہ ماجرا مولانا اسحاق صاحب کیخدمت مین گذارش کیا بغیر لیئے نام
اوس شخص کے مولانا صاحب نے فرمایا ایسا کلمہ بولنے والا کافر ہے اور مار کہانا
اور شہر سے نکالا جانا اور ذلیل ہونا اگر بسبب عمل حدیث کے نصیب ہوا تو
زہی طالع زہی دولت زہی بخت ؎ مظلوم ہوئی اور ثواب پایا مظلوم
اور ذلیل ہونیسے بدمذہب ہونا ثابت نہین ہوتا حضرت امام بخاری اور
حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام احمد حنبل اور سوائی انکے اور بزرگان
دین نے ظالمون کے ہاتھ سی ایذائین پائین حضرتؐ کی اہل بیت پر یزید
اور مروانیون کے ہاتھ سے کیا کیا ظلم ہوئی ظالم جب حجت شرعی سی بی دلیل
ہو جاتی ہین تو اونکو ظلم اور نکالدینا ہی سوجہتا ہے فرمایا اللہ تعالی نی ما کان
جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم الایۃ ایضاً قالوا انا تطیرنا
بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم ایضاً وقال الذین کفروا لرسلہم
لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا الایۃ ایضاً وہموا باخراج الرسول
ایضاً وکاین من قریۃ ہی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اہلکناہم فلا
ناصر لہم اور مکہ معظمہ سے بعضے شخص بے تحقیق بہ تہمت وہابیت نکالی گئی
ہے لیکن محققین حضرات مکہ نے بعد تحقیق پہر اونکو طلب فرمایا چنانچہ مولوی
عبد اللطیف صاحب اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری سلمہما اللہ تعالی
اونہین مین سی ہین کہ اب تلک مکہ معظمہ مین موجود ہین اور شہر سی نکال دینا
بعضے وقت بلحاظ مصلحت بہی ہوتا ہے بدون قصور کے چنانچہ حضرت

ابوذر رضہ کو حضرت عثمان رضو نے مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تہا اور اخیر عمر تک حضرت
ابوذر مدینہ منورہ سے باہر ہی رہے اور حضرت ابوذر کی بزرگی کے قایل سب صحابہ تہے
اسیطرح احتمال ہے کہ حاکم نے بہی اون بزرگون کو اور سید احمد صاحب نے اور
شخص کو جسکو تم لامذہبی کہتے ہو کسی مصلحت کیواسطے نکالدیا یا وہ شخص مفسد ہوگا
ایضا بعضے صاحب بڑی خفگی سے فرماتے ہین کہ یہ حدیث تمکو ملی کیا امام
صاحب کو نہ ملی تہی سو اسکا **جواب** ہم نہایت نرمی سے گذارش کرتے ہین
کہ ہوسکتا ہے کہ بعضے حدیثین امام صاحب کو یا کسی اور مجتہد کو نہ ملین ہون یا
ملین ہون لیکن اونکے نزدیک صحیح نہوئی ہون یا یاد نہ رہی ہون اور مدونکو
نقل صحیح ملی ہون جنہی اونسے حاصل کرلی اسمین کچہہ حضرت امام کی شان
کم نہین ہوتی اور اگر یہی ہوتا کہ حضرات مجتہدین ہر حدیث پر حاوی ہوتے
ہین تو وہ حضرات یہ وصیت کیون کرتے کہ ہماری اقوال کو حدیث کی سامنے
چہوڑ دیجیو آپ ذرا غصہ کو موقوف کرکے اقوال محققین بزرگان دین پر کہ کچہہ
اونمین سے بیان ہوچکے ہین اور وصیت ائمہ اربعہ پر نظر فرماویں تا جواب
اسبات کا سمجہ مین آوے اور امام صاحب کی وقت مین کہ وہی زمانہ حضرت
سفیان اور اوزاعی وغیرہما کا تہا اتنی حدیثین مدون نہ تہی جتنی اونکی بعد
محدثون کو ملین جیسا کہ رسالہ انصاف اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین ہے
بیچ بیان حال اہل حدیث کی صفحہ ۱۵۳ فاجتمع باہتمام اولئک من الاحادیث
والآثار مالم یجتمع لاحد قبلہم وتیسر لہم مالم یتیسر لاحد قبلہم الخ آور اوسی مین ہے
وظہر علیہم احادیث کثیرۃ لم تظہر علی اہل الفتوی من قبل قال الشافعی لاحمد
انتم اعلم بالاخبار الصحیحۃ منا فاذا کان خبر صحیح فاعلمونی حتے اذہب الیہ
کوفیا کان او بصریا او شامیا حکاہ ابن الہمام وذلک لانہ کم من حدیث صحیح

لا يرويه الا اهل بلدة خاصة كافراد الشاميين والعراقيين او اهل بيت كنسخة
بريد عن ابي بردة عن ابي موسى ونسخة عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
او كان الصحابي مقلا خاملا لم يحمل عنه الا شرذمة قليلون فمثل هذه الاحاديث
يغفل عنها عامة اهل الفتوى واجتمعت عندهم آثار فقهاء كل بلد من الصحابة و
التابعين وكان الرجل فيما قبلهم لا يتمكن الا من جمع حديث بلده واصحابه
اور اوسی میں ہے وكان تحقق سفيان ووكيع وامثالهما يجتهدون غاية الاجتهاد
فلا يتمكنون من الحديث المرفوع المتصل الا من دون الف حديث كما
ذكره ابو داؤد السجستاني في رسالته الى اهل مكة وكان اهل هذه الطبقة
يروون اربعين الف حديث فما يقرب منه بل صح عن البخاري انه اختصر
صحيحه من ستة مائة الاف حديث وعن ابي داؤد انه اختصر سننه من
خمسة الاف حديث وجعل احمد مسنده ميزانا يعرف به حديث رسول الله
صلى الله عليه وسلم فما وجد فيه ولو بطريق واحد منه فله اصل والا فلا اصل
له الخ اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ وقت تصنیف بخاری کی چھ لاکھ
حدیثیں امام بخاری کے پاس موجود تھی چنانچہ بیان ہو چکا اور تنویر العینین
تصنیف مولانا اسمعیل شہید میں ہے رب عالم وسیع الحفظ علیہ مسئلۃ متفق
علیہا ویکون مشہورۃ قبلہ فان مالکا مع کونہ اعلم من الثوری علی التشہد
به اقوال الفقهاء قد خفي عليه وضع اليد على الاخرى في الصلوة وحكم
انه حكم بالارسال مع انه كان مشهورا في القرن الاول واتفق عليه اكثر
العلماء في القرن الآخر بلکہ صحابہ کرام رض سلاز مان و خدمت حضرت
خیر الانام علیہ السلام کہ جنکا علم اور فضل سب مجتہدوں کے علم اور فضل سے برتر ہے
چنانچہ فرمایا شافعی رح نے الصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد وورع وعقل

وہی کل امر استندرک بہ علم کذا فی المیزان صفحہ ۹ اور اونمین ہی خاص الخاص
چنانچہ حضرت ابن عمر رضہ کہ صحابی ابن صحابی اور فقیہ اجل ہین اور حضرت
ابو ہریرہ رضہ حافظ حدیث کہ بسبب کثرت روایت حدیث کے اونکی بی ادب
بدزبان بخاری شریف کو دیوان ابو ہریرہ کہتے ہین اور حضرت ابن مسعود رضہ
کہ جنکا وسعت علم اور کثرت اجتہاد اور دوام صحبت ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدار علم جانا ہے اور حضرت علی رضہ دروازہ شہر علم کے اور حضرت
عمر رضہ کہ بعد حضرت کے نبی ہوتی تو وہ ہوتی اور حضرت صدیق اکبر کہ بالاتفاق
ان سب سے افضل ہین وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ان حضرات کو بہی
بہت حدیثین نہین معلوم ہوتی تہین اوروں سے دریافت کرتے تہے چنانچہ
فرمایا حضرت مرزا جانجانان رحمہ اللہ نے مکتوب ۱۲ مقامات مظہریہ مین وخفی
نیست کہ ہیچ یکے از علمای امت جمیع احادیث را احاطہ نکردہ بہت بعضے از
انہا فوت شدہ وچرا فوت نشود کہ مثل خلفای راشدین کہ اعلم این امت
وملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بودند بعض احادیث از ایشان
نیز فوت شدہ ومیداند اینچنین را ہر کہ معرفت بفن حدیث دارد اور ازالۃ الخفا
مین ہے صفحہ ۱۳ فقد کان ابو بکر الصدیق رضہ وعمر بن الخطاب رضہ خلیفتا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ووزیراہ وخیر الناس بعدہ فی حال یا متہما لیسالان عن حکم
فلا یعرفان فیہ من السنۃ حتے یسالا الناس فیخبرا اور حجۃ اللہ البالغہ مین
ہے صفحہ ۱۴۵ کہ حضرت صدیق اکبر رضہ کسی قضیہ کا فیصلہ جبکہ اول قرآن
مین پہر حدیث مین نپاتی تو لوگون سی حضرت کی حدیث اوس امر مین طلب
کرتے پس اکثر کئی شخص جمع ہو کر اوس باب مین حضرت کی حدیث
بیان کرتے تو حضرت صدیق اکبر رضہ فرماتی الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ

۱۲۸

اور تنویر العینین میں ہے صـــ ۲۹ فقد خفی علی الاجلۃ من الصحابۃ اشیاء کثیرۃ قد خفی علی ابن مسعود الاخذ بالرکبۃ فی الرکوع وکان یطبق یدیہ علی الاول وخالف الصحابۃ کلہم فی ذلک وخفی علی علی الفاصر متہم امہات الاولاد وعلی عمر تطہیر المتیمم من الجنابۃ ومثل ہذا کثیر اور حاشیہ صحیح بخاری میں ہے صـــ ۵۲۹ اور ۱۳۰ قال فی الجمع کان یقرء والذکر والانثی حیث انزل اولا کذلک ثم انزل وما خلق الذکر والانثی فلم یسمعہ ابن مسعود وابو الدرداء وسمعہ سائر الناس واثبتوہ فہذا کظن عبد اللہ ان المعوذتین لیستا من القرآن اور رسالہ انصاف میں ہے ولذلک کان الشیخان ابوبکر وعمر رض اذا لم یکن لہما علم فی المسئلۃ یسألان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسی میں ہے روایت نسائی وغیرہ ہی ان ابن مسعود رض سئل عن امرأۃ مات عنہا زوجہا ولم یفرض لہا فقال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی فی ذلک فاختلفوا علیہ شہرا والحوا فاجتہد برأیہ وقضی بان لہا مہر نسائہا لا وکس ولا شطط وعلیہا العدۃ ولہا المیراث فقام معقل بن یسار فشہد بانہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بمثل ذلک فی امرأۃ منہم ففرح بذلک ابن مسعود فرحۃ لم یفرح مثلہا قط بعد الاسلام ف اسیطرح جو احادیث کہ بعضے حضرات مجتہدین کو نہیں ملی یا ملیں لیکن صحیح نہیں ہوئیں اگر ونکو بصحت نقل ملتیں تو مثل حضرت صدیق اکبر اور ابن مسعود کے نہایت ہی خوش ہوتی انیا اونکے مقلدون کو بہی حدیث کے ملنے پر خوش ہونا اور عمل کرنا چاہیے نہ خفا ہونا اور اوسی رسالہ میں ہے ان ابا ہریرۃ رض کان من مذہبہ انہ من اصبح جنبا فلا صوم لہ حتے اخبرتہ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف مذہبہ فرجع اور اوسی میں ہے

۱۳۶

روی الشیخان انہ کان من مذہب عمر بن الخطاب ان التیمم لا یجزی الجنب الذی لا یجد الماء فروی عندہ عمار انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصابتہ جنابۃ ولم یجد ماء فتمعک فی التراب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ان تفعل ہکذا وضرب بیدیہ الارض فمسح بہا وجہہ ویدیہ فلم یقبل عمر ولم ینہض عندہ حجۃ لقادح خفی راٰہ فیہ (وہو عدم تذکرہ رض انہ حین قال عمار کنت انت حاضرا فی تلک الواقعۃ) حتی استفاض الحدیث فی الطبقۃ الثانیۃ من طرق کثیرۃ واضمحل القادح فاخذوا بہ اور اوسی میں ہے اخرج مسلم ان ابن عمر کان یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن فسمعت عائشۃ رض بذلک فقالت یا عجبا لابن عمر وہذا یامر النساء ان ینقضن رؤسہن افلا یامرہن ان یحلقوا رؤسہن لقد کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وما ازید علی ان افرغ علی راسی ثلاث افراغات اور باوجود کثرت احادیث کے بیچ فضیلت نماز ضحی کے حضرت صدیق اکبر رض اور حضرت ابن عمر رض کو اس نماز کا مسنون ہونا معلوم نتھا چنانچہ مشکوۃ شریف میں ہے صـ ۱۰۹ وعن مورق العجلی قال قلت لابن عمر تصلی الضحی قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بکر قال لا قلت فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخالہ رواہ البخاری اور اوسکے حاشیہ میں نقل کیا شرح السنہ سے واما ما روی عن ابن عمر انہ قال صلوۃ الضحی بدعۃ فمحمول علی ان صلوتہا فی المسجد والتظاہر بہا کما یفعلون بدعۃ لان اصلہا ان تصلی فی البیوت او نقول ان ابن عمر لم یبلغہ فعل النبی وامرہ بذلک او قال المواظبۃ بدعۃ اور اوسی میں ہے

روی عن ابی بکرۃ انہ رای ناسا یصلون الضحے فقال انہم یصلون صلوۃ ما صلاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر کوئی کہے کہ ابن عمر رض کو سنت ہونا اس نماز کا تو معلوم تہا لیکن اونہون نے اس نماز پر مداومت اور محافظت کرنیکو یا اسکے مسجد مین پڑہنے کو بدعت کہا ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ محض احتمال ہے اور احتمال سے استدلال نہین ہوسکتا اذا تطرق به الاحتمال بطل الاستدلال اور اگر بالفرض یہہ احتمال صحیح ہے تو وہ حدیثین کہ جنسے اس نماز پر مواظبت اور محافظت کرنا اور مسجد مین پڑہنا ثابت معلوم ہوتا ہے حضرت ابن عمر کو معلوم نہین بہر صورت حضرت ابن عمر کو نہونا علم بعضے حدیثون کا اور نہ قبول کرنا علما کا قول حضرت ابن عمر رض کو اس امر مین ثابت ہوا اور حدیثین مواظبت اور مسجد مین پڑہنے کی یہہ ہین مشکوۃ شریف مین صـ ۱۰۸ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحے غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ایضاً عن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتے یسبح رکعتی الضحے لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابو داؤد اور مظاہر حق مین ہے صـ ۵۵۴ بیچ قول ملا علی حنفی رہ کے پس صواب یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا انتہے اور باوجود کثرت احادیث کے بیچ تعذیب میت کے بسبب رونے اہل اوسکے کے حضرت عایشہ رض فرماتی ہین لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ الحدیث کذا فی المشکوۃ صـ ۱۵۴ پس بہر صورت نہونا

زیادہ یون روایت کی ابو داود نے ... قسم ہے اللہ کی نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگون اوسکے ۱۲

علم لعضے حدیثونکا اصحاب کبار کو اور نہ قبول کرنا علما کا قول انکیا ثابت
ہوا پہر اگر وقت ملنے حدیث کے کسی مسئلہ مین قول حضرت ابو حنیفہ رض
یا کسی اور مجتہد کا ساتہہ ایسے احتمالات مناسبہ کے ترک کیا جاوی تو کیا
حرج ہے اور میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۷۰ واعتقادنا واعتقاد
كل منصف فی الامام ابی حنیفة رضی الله عنه لقرینة مارویناه آنفا عنه من ذمه الرای
والتبری منه ومن تقدیمه النص علی القیاس انه لو عاش حتی دونت
احادیث الشریعة بعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد والثغور وظفر بها
لاخذ بها وترک کل قیاس کان قاسه وکان القیاس قل فی مذهبه کما
قل فی مذهب غیره بالنسبة الیه لکن لما کانت ادلة الشریعة متفرقة
فی عصره مع التابعین وتابع التابعین فی المداین والقری والثغور
کثر القیاس فی مذهبه بالنسبة الی غیره من الائمة ضرورة لعدم وجود
النص فی تلک المسائل التی قاس فیها بخلاف غیره من الائمة فان
الحفاظ کانوا قد رحلوا فی طلب الاحادیث وجمعها فی عصرهم من المداین
والقری ودونوها فجاوبت احادیث الشریعة بعضها بعضا فهذا کان
سبب کثرة القیاس فی مذهبه وقلته فی مذاهب غیره ویحتمل ان الذی
اضاف الی الامام ابی حنیفة انه یقدم القیاس علی النص ظفر بذلک
فی کلام مقلدیه الذین یلزمون العمل بما وجدوه عن امامهم من القیاس ویترکون
الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور واتباعه غیر معذورین
وقولهم ان امامنا لم یاخذ بهذا الحدیث لا ینهض حجة لاحتمال انه لم یظفر به
او ظفر به لکن لم یصح عنده وقد تقدم قول الائمة کلهم اذا صح الحدیث
فهو مذهبنا ولیس لاحد معه قیاس ولا حجة الا طاعة الله ورسوله بالتسلیم

انتہے وہذا الامر الذی ذکرناہ یقع فیہ کثیر من الناس فاذا وجدوا احد من اصحاب امام مسئلۃ جعلوا ہا مذہبا لذلک الامام وہو تہور فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ الخ اور فرمایا ابو شامہ رحمہ نے بیچ کتاب مول کے وقد کانت العلماء فی الصدر الاول معذورین فی ترک مالم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم تکن حینئذ فیما بینہم مدونۃ انما کانت تلقی من افواہ العلماء وہم یتفرقون فی البلدان وقد زال ذلک العذر وللّٰہ الحمد بجمع الاحادیث الجمہ بہا فی کتب بوبوہا وفہموہا وسہلوا الطریق الیہا وبینوا ضعف کثیر منہا وصحتہ وتکلموا فی عدالۃ الرجال وجرح المجروح منہم وفی علل الاحادیث ولم یدعوا المستعمل ما یتعلق بہ وفسروا القرآن وتکلموا فی غریبہما وفقہہما وکل ما یتعلق بہا فی مصنفات عدیدۃ جلیلۃ وآلات متہیاۃ الخ اور رسالہ عمل بالحدیث مین ہے ہرچند درین باب ثواب سعی ورسند وجہد برای متقدمین اکثر است اما فضیلت زیادتی علم احادیث برای محدثین متاخرین حاصل آمد مانند کسیکہ وارث گشت ترکہ پدر و مادر و خواہر و جد خود را پس لیتہ وارث در غنا و کثرت اموال زیادہ خواہد شد از مورثان اگرچہ آن اموال جملہ از کسب کردہ ہمان مورثان است پس اکثر احادیث بالشرط سند بموجب مقتضای وقت باکثر محدثین نرسیدند ایضاً جبکہ تمنے مسئلہ فقہیے ساتھہ حدیث بخاری کے چھوڑکر حدیث پر عمل کیا تو اور مسئلہ مین تمنے ابو حنیفہ کے تقلید چھوڑکر بخاری کی تقلید کری سو تقلید بہرصورت باقی رہے پھر ابو حنیفہ کی تقلید مین کیا قباحت ہے جواب اول تو ہر مسئلہ فقہ کا قول ابو حنیفہ کا نہین ہے چنانچہ بیان ہوچکا

اور تقلید کو برا کون کہتا ہے اور بخاری کی تقلید کرنی بیچ صحت نقل
الفاظ حدیث کے نہ بیچ عمل کرنیکے مسئلہ پر اور بخاری کی تقلید صحت
حدیث مین ایسی ہے جیسے صاحب ہدایہ کی تقلید صحت قول مجتہدین
بخاری سند حدیث کی پہنچاتا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تلک اور مصنف ہدایہ نقل کرتا ہے کتب تصنیف امام محمد سے اور جیسا
بخاری کی حدیث پر عمل کرنا اتباع ہے قول حضرت رسول صلعم کا ایسا
ہدایہ کے مسئلہ پر عمل کرنا تقلید ہے قول اور قیاس حضرت ابو حنیفہ اور انکے
شاگردون کی پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین کیا قباحت
ہی اور اگر یہہ کہو کہ ان حضرات کا قول بہی مستنبط حدیث ہی سے ہی تو
ہم کہینگے وہ قول اور قیاس مستنبط ہے حدیث سے اور یہہ خود حدیث
بعینہ موجود ہی اور نقل و مستنبط مین اور موجود اور غیر موجود مین بڑا
فرق ہے ؎ جب اصل ملے تو نقل کیا ہے ۔ بہیان وہم و گمان کو
دخل کیا ہے ایضاً حدیث پر عمل کرنا اوس شخص کو پہنچتا ہے کہ صحاح
ستہ وغیرہ کتب حدیث پڑہا ہوا اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف
پہچانتا ہو جواب اگرچہ قاعدہ ٹہیک ہی تو فقہ پر عمل کرنا بہی اوس
شخص کو پہنچتا ہے کہ مبسوط اور زیادات اور جامع صغیر اور جامع کبیر
اور سیر اور محیط وغیرہ کتب فقہ پڑہا ہوا اور روایت فقہی مرجوح عنہ
اور غیر مرجوع اور قوی اور ضعیف اور راجح اور مرجوح کو بخوبی جانتا
اسکے کیا معنے کہ فقہ پر عمل کرنا مفتاح الجنۃ اور نجات المومنین وغیرہ رسالے
کے پڑہنے والیکو درست ہو اور حدیث پر عمل کرنا اوسکو درست ہو کہ
سب کتب اصول حدیث پڑہا ہو فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

بلغوا عنی ولو آیۃ ایک بزرگ نے ایک حدیث کی طلب مین آنی جانی کا سو
منزل کا سفر اختیار کیا یعنے مدینہ منورہ سے دمشق کو گیا چنانچہ مشکوۃ شریف
کے کتاب العلم مین ہے الضا یعنے وقت رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
کی حدیث پر عمل کرنیسے فساد پیدا ہوتا ہے اور جاہل لوگ بداعتقاد ہوکر
اور مسائل ضروری بہی قبول نہین کرتے جواب ایسی امور مستحبات مین
اگر ایسی موقع پر جہان بظن غالب فساد کا خوف ہو ایسی امور کو مصلحت
کیواسطے موقوف کہا جاوے تو مضائقہ نہین مولانا اسماعیل شہید مرحوم نے
بہی واسطے مصلحت کے چند مدت تک رفع یدین نہین کیا بلکہ حضرت رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے برعایت مصلحت وقت چہپا رکہا تہا زمین بیت اللہ
شریف کو عمارت کعبہ سے باہر رکہا اور ابو ذر رضہ کو واسطے مخفی رکہنے اسلام
فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین ہے یا اباذر اکتم ہذا الامر وارجع الی بلدک فاذا بلغک
ظہورنا فاقبل لیکن وہ عاشق رسول اپنی نفس کو ضبط نکر سکا اور کہا والذی
بعثک بالحق لاصرخن بہا مین انکہ سو مصلحت اور موقع وقت کی رعایت
ضرور رکہنا چاہیے خصوص علما اور واعظون کو اور فرمایا اللہ جلشانہ
نے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور ایک کہا گیا ہے
کہ یک من علم را دہ من عقل ہے باید سو علما کو ضرور ہے کہ وعظ وغیرہ
اوقات مین فرضون اور واجبون کو سنتون پر اور سنتون کو مستحباب
پر اور مسائل اتفاقی کو اختلافی پر مقدم رکہین اور اول ہی مسائل اختلافی
اور مستحبات مین مخلوق خدا کو تنگ نہ پکڑین یعنی جس بستی میں لوگ
شرک اور بدعت اور محرمات اور اخلاق ذمیمہ مین مبتلا اور بے نماز اور
مانع زکوۃ اور اور طرح طرح کے فاسق ہون ایسے مقام مین اول ان امور

خطبہ کو بیان کرنا چاہیے نہ اول ہی رفع یدین وغیرہ مستحبات اور مخالفات کو
اسکے یہہ مثال کہ جیسے ایک شخص ننگا یا برہنہ ہو تو اول اوسکو نصیحت
ڈہانکنے ستر غلیظ کے کرنیکو مقدم رکہنا چاہیے نہ عمامہ اور شملہ کے لیکن
اتنا لحاظ ضرور چاہیے کہ مبادا نفس اور شیطان کی شرارت سے مداہنت
اور خلاف مصلحت کو مصلحت قرار دیا جاوے اور بڑی بڑی امور دین
اور واجبات کی ترک لازم آوے چنانچہ بعضے خبیث سگ دنیا کہتے ہیں
کہ بیوہ عورت کا نکاح کرنا اور بیٹیوں کو میراث دینا اگرچہ امر مشروع اور
حکم خدا ہے لیکن بمقتضای شرافت قوم اور تکلیف تقسیم وغیرہ ضرور تو ان
کے مصلحت یہی ہے کہ اس زمانہ میں ایسی امور کو رواج نہ دین منہ کالا ایسی
شخصوں کا کہ مفسدہ کو مصلحت قرار دیکر شریعت کے احکام کو بدل ڈالین
اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بعضے صاحب ایک امر کو مصلحت سمجہتے ہیں لیکن
محققین متبصرین اکابر دین بسبب مخالف ہونے اوس امر کے ساتہہ حکم اللہ
اور رسول کے اوسکو مصلحت نہین جانتے چنانچہ مولانا قطب الدین مرحوم
رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین مظاہر حق کے باب الاضحیہ میں کہ خلاصہ مضمون اسکا
یہہ ہے کہ مروان نے خطبہ کو مقدم کیا نماز پر واسطے اس مصلحت کی کہ مبادا
نماز کے بعد لوگ خطبہ کا انتظار نکرین حضرت ابو سعید خدری رض نے تین بار
خدا کی قسم کے ساتہہ مروان کے قول کو رد کیا اور جماعت میں شریک
نہوئی اور احیاء العلوم میں ہے کہ مروان نے واسطے خطبہ عید کے بسبب
کثرت آدمیوں کے منبر احداث کیا ابو سعید رض نے اس کام کو بدعت سمجہکر
انکار کیا انتہی ملخصا اور روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے بیچ وقایع سال
۱۱ کے ہجرت سے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید

کو واسطے حرب روم کے امیر لشکر کا کر کے پیر کے دن رخصت کیا اور اوسی دن
انتقال فرمایا بعد دفن حضرت کے خبر پہنچی کہ بعضے قبایل عرب کی مرتد
ہوئی بعضے صحابہ رض نے چاہا کہ جب تلک مرتدون کے قصہ سی فراغت
ہو کوچ کرنا اسامہ رض کا موقوف رہے واسطے اس مصلحت کے کہ مبادا لشکر
عظیم کے نکلجانے سے مرتد لوگ دلیر ہو کر مدینہ کو تباہ کرین حضرت ابو بکر صدیق رض
نے اس مصلحت کو پسند نکیا اور فرمایا کہ ہم اگر جانین کہ بسبب روانہ کرنے
لشکر اسامہ کے مدینہ مین ہمکو حیوانات درندہ پہاڑ کہا دین گی تو بہی
خلاف کرنا فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جایز نرکہون انتہے
اور بلال بن عبد اللہ بن عمر رض نے خدا جانی کیا مصلحت سمجھکر کہا تہا کہ ہم
عورتون کو مسجدون سی منع کرین گے جسپر حضرت عبد اللہ ابن عمر رض نے
اونکو بہت برا کہا اور تمام عمر اونسے کلام نکیا چنانچہ مشکوٰۃ کے باب الجماعۃ
مین ہے عن بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد اذا استاذنکم فقال بلال
واللہ لنمنعهن فقال له عبد اللہ اقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وتقول انت لنمنعهن وفی روایة عن سالم عن ابیه قال فاقبل علیه عبد اللہ
فسبه سبا ما سمعته سبه مثله وقال اخبرك عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
وتقول واللہ لنمنعهن رواه مسلم وعن مجاهد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی
صلے اللہ علیه وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد فقال ابن
لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد اللہ احدثك عن رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم وتقول هذا فما کلمه عبد اللہ حتی مات رواه احمد لیس کی امور
مصلحت اور پنچایتی وغیرہ مین استخارہ مسنون اور مشورہ علماء دیندار ...

دور اندیشی کا اور نفسانیت سے الگ درتیت تحیر ہونا اور استمداد دینا
کرنا نہایت ہی ضرور ہے مبادا کہ مصداق اس آیۃ کریمہ کے ہوجاوین و
زین لہم الشیطان اعمالہم اور ہر کسیکو سمجہاتی رہنا چاہیے کہ حدیث نبوی
کو ہر کسیکے قول اور فعل پہ مقدم رکہین اور جو کوئی کسی امر مسنون کو ادا
کری اوسکو برا نجانین اگرچہ انکے نزدیک اتباع اوسی امر کا مسنون ہونا
ثابت نہوا ہو اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ونعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیات اعمالنا ۞ کیا تجہی کہون حدیث کیا ہے ؛ وہ دانہ
فرح مصطفا ہے ؛ صوفی فاضل حکیم دینی ؛ کرتے رہے ہی انکی خوشہ چینی
بابا کی یہان سی کون لایا ؛ جسنے پایا یہین سی پایا ؛ بالفرض فلان
تہا مرد کامل ؛ اوسنی تہا کیا کہان سی حاصل ؛ وہ بہی اسی در کا اک
گدا تہا ؛ گو غوث و امام و مقتدا تہا ؛ جب اصل ملی تو نقل کیا ہے ؛
یہان وہم و گمان کو دخل کیا ہے ؛ اب زیادہ نکر تو جسنے کل کل دہ
خورشید کے آگے کیا ہے مشعل ؛ ملفوظ بہت ہین تو لی دیکہی ؛ ملفوظ
محمدی کو اب لی ؛ مسئلہ چار مذہب مشہورہ کے سوای کسی اور امام
اہل سنت کے قول پہ عمل جائز ہے یا نہین جواب اگر روایت بنقل
صحیح ملے تو جائز ہے عت امام مجتہد صدہا ہوئی ہین ائمہ اربعہ سے
پہلے اور اونکے ہمعصر بہی اور انکی بعد بہی لیکن کسیکے مذہب کی
روایتین بنقل صحیح محفوظ نہین ہین مگر شاذ و نادر اسواسطے بعضے
علما سوای ان چارون کی اورکی تقلید ہی منع کرتے ہین یہانتک کہ
بعضون نے یون لکہہ دیا ہے ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ
فہو من اہل النار اور تنویر الحق مین اشباہ اور تحریر سے اسکا مرتبہ

ع نقل کیا ہے اور تفسیر مظہری میں ہی ثم لم یبق فی فروع المسائل
ہذہ المذاہب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول
ت کلہم الخ لیکن بموجب قاعدہ اصول کی اجماع کی واسطے بسیط ہو
رکب شرط ہے اتفاق مجتہدوں کا بیچ زمانہ واحد کی اور یہہ چاروں
رات سب کی سب ایک وقت میں نہیں ہوئی تو شاید اجماع سے
ہو اتفاق ایک جماعت علما کا چنانچہ شرح مسلم میں ہے بل الذی
ن مختارا عند احد و یکون الجماعة متفقین علیہ یقال اجمع المحققون علی
انتہی کذا فی صیانة الاناس اور معیار میں تنقیح سے نقل کیا ہے الرکن
ث الاجماع وہو اتفاق المجتہدین من امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی
ر علی حکم شرعی اور مسلم وغیرہ میں ہے اذا لم یجاوز اہل العصر علی
ین فی مسئلة لم یجز احداث ثالث وخصہ بعض الحنفیة بالصحابة و
ز عند طائفة مطلقا الخ شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہے واما المجتہدون
ین اتبعوہم باحسان فکلہم سواء فی صلوح التقلید بہم فان وصل فتوی
یان بن عیینة او مالک بن دینار یجوز الاخذ بہ کما یجوز الاخذ بفتوی
مة الاربعة الا انہ لم یبق عن الائمة الآخرین نقل صحیح الا اقل القلیل و
منع من منع من التقلید ایاہم فان وجد نقل صحیح منہم فی مسئلة فالعمل
والعمل بفتوی الائمة الاربعة سواء اور ایسا ہی مضمون ہے شرح مسلم میں
فرمایا مولانا نظام الدین لکھنوی نے شرح مسلم میں علم ان بعض المتعصبین
وا اختتم الاجتہاد المطلق علی الائمة الاربعة ولم یوجد مجتہد مطلق بعدہم
الاجتہاد فی المذہب اختتم علی العلامة النسفی صاحب الکنز ولم یوجد
مجتہد فی المذہب بعدہ وہذا خلط رجم بالغیب فان سئل من این علمتم ہذا

جانا ہی

لا یقدرون علی ایراد دلیل اصلا ثم ہو اخبار بالغیب وتحکم علی قدرۃ
فمن این یحصل علم ان لا یوجد الی یوم القیامۃ احد یتفضل اللہ علیہ
مقام الاجتہاد فاجتنب عن مثل ہذہ التعصبات انتہی اور الیہ
فرمایا بحر العلوم نے شرح مسلم میں اور یہہ ہے فرمایا اونکے حق
جواب مجتہد کا ہونا جائز نہیں رکھتے اختو بغیر علم فضلوا واضلوا
ان ہذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمہن الا اللہ انتہی مختصرا کذا فی
قال السیوطی فی رسالتہ نقل المزنی عن الشافعی انہ نہی عن تقلید
تقلید غیرہ ولا شک انہ لا یمکن نہی الخلق باسرہم عن التقلید
یجوز لہم التقلید بالاجماع وانما نہی الشافعی ان یطبق اہل العصر کلہم
لان فیہ تعطیل فرض من فروض الکفایات وہو الاجتہاد ونحث
لیکون فی کل عصر من یقوم بہذہ الفرض الخ اور فرمایا
نے بیچ کتاب اصول کے وقد حرم الفقہاء فی زماننا النظر فی کتب
والاثار والبحث فی فقہہا ومعانیہا ومطالعۃ الکتب النفیسۃ
فی شروحہا وغیرہا بل قنعوا زمانہم وعمرہم فی النظر فی اقوال
متاخری الفقہاء وترکوا النظر فی نصوص نبیہم المعصوم من الخطاء
علیہ وسلم وآثار الصحابۃ الذین شہدوا الوحی وعاینوا المصطفی صلی
علیہ وسلم وفہموا اقالیس الشرعیۃ فلا جرم حرم ہولاء رتبۃ الاجتہاد
مقلدین علی الاباء وقد کانت العلماء فی الصدر الاول معذورین
ترک مالم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم تکن حینئذ فیما
انما کانت تلتقی من افواہ العلماء وہم متفرقون بالبلدان وقد زال
العذر وللہ الحمد بجمع الاحادیث المجتمع بہا فی کتب تودیہا وقسمونا ۔

وبیّنوا ضعف کثیر منہا وصحتہ وتکلموا فی عدالۃ الرجال وجرح المجروح منہم و
[illegible] علل الاحادیث ولم یدعوا المستعمل مما یتعلق بہ وفسروا القرآن وتکلموا
[illegible] بہما وفقہہما وکل ما یتعلق بہما فی مصنفات عدیدۃ جلیلۃ والاستنباطات
[illegible] لی طلب صادق وذکاء وفطانۃ وکذا اللغۃ وصناعۃ العربیۃ وکل
[illegible] قد حررہ اہلہ وحققوہ فالتوصل الی الاجتہاد بعد التحریر والنظر
[illegible] الکتب المستعارۃ اذا رزق الانسان الحفظ والفہم ومعرفۃ اللسان
[illegible] منہ قبل ذلک الخ کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور ضیافت الامام
[illegible] ہے منقول مسلم اور شرح مسلم سے قال الامام یعنی امام الحرمین اجمع
المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل یجب علیہم اتباع
[illegible] ین سبروا وبوبوا وجمعوا وفرقوا وعللوا وعلیہ استثنی ابن الصلاح
[illegible] تقلید غیر الاربعۃ وفیہ ما فیہ فی الحاشیۃ قال القرافی انعقد الاجماع
[illegible] من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ
[illegible] من استفتی ابا بکر وعمر امیری المومنین فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ
[illegible] معاذ بن جبل وغیرہما ویعمل بقولہم من غیر نکیر فمن ادعی برفع ہذین الاجماعین
[illegible] یہ البیان انتہی فقد بطل بہذین الاجماعین قول الامام وقولہ اجمع
[illegible] المحققون لا یفہم منہ الاجماع الذی ہو الحجۃ حتی یقال یلزم تعارض الاجماعین
[illegible] الذی یکون مختارا عند احد ویکون جماعۃ متفقین علیہ یقال اجمع المحققون
[illegible] کذا ثم فی کلامہ خلل آخر وہو ان التبویب لا دخل لہ فی التقلید وکذا
[illegible] تفصیل فان المقلدان فہم مراد الصحابی رضی اللہ عنہ والاسائل عن مجتہد
[illegible] فافہم ویبطل بہذا قول ابن الصلاح ایضا ثم فیہ خلل آخر اذ المجتہدون
[illegible] دون القضایا بذلوا جہدہم مثل الائمۃ الاربعۃ وانکار ہذا مکابرۃ وسوء

۱۵۱

اور بل الحق انہ انما منع من منع من تقلید غیرہم لانہ لم یبق لہ
مذہبہم محفوظۃ تھے لو وجد روایۃ صحیحۃ من مجتہد آخر یجوز العمل بہا
مختصراً وعن ابن مسعود رضہ قال من کان مستنًّا فلیستن بمن قد مات
الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
افضل ہذہ الامۃ ابرہا واعمقہا علما واقلہا تکلفا اختارہم اللہ لصحبۃ
نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علے آثارہم وتمسکوا بما
استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم رواہ رزین
آور فرمایا حضرت نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور
میں ہے صـــ ۳۳ وہذا الحدیث وان کان فیہ مقال عند المحدثین فہو صحیح
اہل الکشف آور فرمایا خذوا نصف العلم من ہذہ الحمیراء الضیا اقتدوا
من بعدی ابی بکر وعمر الضیا انا مدینۃ العلم وعلے بابہا الضیا علیکم بسنتی
وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی الحدیث آور مظاہر حق
ترجمہ مشکوۃ میں ہے صـــ ۳۹ بیچ بیان فضیلت صحابہ کرام رضہ کے
بہت کامل تھے علم میں یعنے تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرات اور
فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالیٰ
نے عطا فرمایا تھا کہ اور ونکو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے آور میزان میں ہے
صـــ ۲۲ قول حضرت شافعی رح کا والصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد
وورع وعقل وفی کل امر استدرک بہ علم اور مظاہر حق میں ہے
اور قول صحابی کا حجت ہے ہماری لیے اور واجب ہے تقلید کرنا اسکا
مسئلہ ۱۲ بعضے لوگ حضرت ابو حنیفہ رضہ کو بعلم اور بے سمجھ جانتے ہیں
اور بے ادبی سی یاد کرتے ہیں جواب ایسے لوگ خود جاہل اور بے

اور فاسق ہین سباب المومن فسوق وقتالہ کفر قست حضرت امام ابوحنیفہ رضہ
وہ شخص ہین کہ جنکی بزرگی اور علم اور فضل جمہور اہل سنت مین متفق علیہ
ہی ابن حجر شافعی نے ایک کتاب انکی مناقب مین تصنیف کی ہی
جسکا نام ہی قلائد العقیان فی مناقب ابیحنیفۃ النعمان اور فرمایا امام شافعی رضہ
نے الناس کلہم فی الفقہ عیال ابیحنیفۃ رضہ کذا فی المیزان اور اوسی مین
ہی صہ ۷۸ قول حضرت شقیق بلخی کا کان الامام ابوحنیفۃ من اورع
الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطًا
فی الدین وابعدہم عن القول بالرائی فی دین اللہ عزوجل الخ اور
اوسی مین ہے قول ابراہیم ابن عکرمہ مخزومی کا ما رأیت فی عصری
کلہ عالما اورع ولا ازہد ولا اعبد ولا اعلم من الامام ابیحنیفۃ رضہ ایضًا قول
عبداللہ ابن مبارک کا دخلت الکوفۃ فسألت علماءہا وقلت من
اعلم الناس فی بلادکم فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اورع
الناس فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من ازہد الناس فقالوا
کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اعبد الناس واکثرہم اشتغالا للعلم
فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فما سألتہم عن خلق من اخلاق الحسنۃ الا وقالوا
کلہم لانعلم احدًا تخلق بذلک غیر الامام ابیحنیفۃ رضہ ایضًا صہ ۶۳ فالہم تبرءا
من کل رای یخالف ظاہر الشریعۃ الامام الاعظم ابوحنیفۃ النعمان
بن ثابت رضہ خلاف ما یضیفہ الیہ بعض المتعصبین ویا فضیحتہ یوم القیامۃ
من الامام اذا وقع الوجہ فی الوجہ فان من کان فی قلبہ نور لا یتجرو
ان یذکر احدًا من الائمۃ بسوء واین المقام من المقام اذا الائمۃ کالنجوم
فی السماء وغیرہم کاہل الارض الذین لا یعرفون من النجوم الاغیا لا علی قدمہ المثالہ

۱۵۱

مسئلہ ۱۲ حضرات محدثین جیسے امام بخاری رح وغیرہ اور ائمہ مجتہدین جیسے حضرت ابو حنیفہ رض اور اونکی تابعین جیسے مجتہد فی المذہب اور مصنفان کتب دین جیسے مصنف مشکوۃ شریف اور صاحب ہدایہ اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص تہی اور جو کوئی ان بزرگون کو بدی اور سب اور طعن سی یاد کری وہ کیسا جواب یہ حضرات علے حسب المراتب حافظ دین مبین کے اور مصداق اس آیت کی ہین انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون جزاہم اللہ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین اور اونکو بدی اور سب سی یاد کرنیوالا گمراہ اور جہوٹا اور مفتری اور واجب التعزیر ہی مگر معصوم ہر قوم مین نہ اعتقاد کری تا مسئلہ فرمایا حضرت امام محمد غزالی رح الی بیچ احیاء العلوم کی الفقہاء الذین ہم زعماء الفقہ وقادۃ الخلق یعنی اکثر الذین کثر اتباعہم فی المذاہب خمسۃ الشافعی ومالک وابو حنیفۃ واحمد بن حنبل وسفیان الثوری رحمہم اللہ تعالی وکل واحد منہم کان زاہدا وعابدا وعالما بعلوم الآخرۃ وفقیہا فی مصالح الخلق فی الدنیا ومریدا بالفقہ وجہ اللہ تعالی الخ اور میزان کے خطبہ مین ہی ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم فی کل حین وآن وکما لا یجوز لنا الطعن فیما جارت بہ الاخبار مع اختلاف شرائعہم فکذلک لا یجوز لنا الطعن فیما استنبط الائمۃ المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان ایضا صہ ۳۲ وقد تقدم ان اللہ تعالی لما من علی بالاطلاع علی عین الشریعۃ رأیت المذاہب کلہا متصلۃ بہا ایضا صہ ۳۴ فالحمد للہ الذی جعلنا ممن یو جہ کلام جمیع علماء الشریعۃ ولا یرد من اقوالہم شیئا لشہودنا اتصال اقوالہم کلہا بعین الشریعۃ ویوید ناحدیث صحابی کالنجوم

ایضاً ومعلوم ان المجتہدین علی مدرجۃ الصحابۃ سلکوا فلا تجد مجتہدا الا وسلسلۃ
متصلۃ بصحابی قال بقولہ او بجماعۃ منہم ایضاً قول شیخ الاسلام ذکریا رحمہ اللہ
ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطیۃ الا بعد احاطتکم
بادلۃ الشریعۃ کلہا ومعرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعۃ
ومعرفتکم بمعانیہا وطرقہا ایضاً صفحہ ۳ اعلم ان مما یوید ہذہ المیزان
ما اجمع علیہ اہل الکشف وصرح بہ الشیخ محی الدین فی الکلام علی مسح
الخف من الفتوحات فقال لا ینبغی لاحد قط ان تخطی مجتہدا او یطعن
فی کلامہ لان الشرع الذی ہو حکم اللہ تعالی قد قرر حکم المجتہد فصار
شرعا للہ تعالی بتقریر اللہ تعالی ایاہ قال وہذہ مسئلۃ تقع فی خطورہا
کثیر من اصحاب المذاہب لعدم استحضارہم ایاہا ہم عنہ مع کونہم
عالمین بہ فکل من خطاء مجتہدا بعینہ فکانہ خطاء الشارع فیما قررہ حکما
انتہے ف مجتہد کی قول کو برخلاف حدیث صحیح کی پاکر ترک کرنا
اور حدیث پر عمل کرنا یا بطور مناظرہ اور تحقیق کے بہ نیت خالص
بے تعصب خطا اور صواب مین گفتگو کرنا اور چیز ہے اور مجتہد کی
خطا پکڑنا اور اوسکے قول مین نقصان نکالنا اور طعن اور غیبت
کرنا اور چیز ہی اوس امر مین اور اس امر مین بڑا فرق ہی وہ
عبادت ہی اور یہ معصیت واللہ اعلم ایضاً قول بعض اہل کشف کا
فحشر علماء ہذہ الامۃ حفاظ ادلۃ الشریعۃ المطہرۃ العارفون بمعانیہا
فی صفوف الانبیاء والرسل لا فی صفوف الامم الخ ایضاً وکل عالم لہ
درجۃ الاستاذیۃ فی علوم الاحکام والاحوال والمقامات الی اختتام
الدنیا بخروج المہدی علیہ السلام ایضاً صفحہ ۴ وکان احمد بن شریح

لتعول اہل الحدیث اعظم درجۃ من الفقہاء لاعتنائہم بضبط الاصول
انتہے ایضًا ص ۔۔۔ د وقول امام شافعی رضہ کا اہل الحدیث فی کل زمان
کالصحابۃ فی زمانہم ایضًا اذا رأیت صاحب الحدیث فکانی رأیت
احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علامات قیامت
مین حدیث شریف مین آیا ہی ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا کذا فی
المشکوۃ ای اشتغل الخلف بالطعن فی السلف الصالحین والائمۃ
المہدیین ۱۲ ش ف ان بزرگون کو اللہ تعالی دو ہرا ثواب دیگا
ایک اونکے اعمال کا دوسری طعن اور سب اور غیبت کرنیوالون
کے اعمال کا اللہ تعالی تحسین فرماتا ہے اون پچھلون کی جو اگلی
پہلون کی دعا کرین اور ایمان والون کی طرف سے کینہ رکہنی کو
برا جانین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم معاذ رضہ کو
حضرت نے بہت سی نصیحتین فرما کر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ان
سب کی جڑ معاذ نے عرض کیا کیون نہین بتلاتے ہو اے نبی اللہ کے
آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کف علیک ہذا معاذ نے عرض کیا
اے نبی اللہ کے کیا ہم زبانون کی بولیون پر بہی پکڑے جاوینگے
آپ نے فرمایا ثکلتک امک یا معاذ وہل یکب الناس فی النار علی
وجوہہم او علی مناخرہم الا حصائد السنتہم کذا فی المشکوۃ فی کتاب الایمان
مسئلہ بعضے شخص کہتے ہین کہ مولوی سید نذیر حسین صاحب مین
اور مولوی قطب الدین خانصاحب مین بسبب اختلاف بعضے مسائل تقلید کے
بغض اور عداوت ہے یہ بات کسطرح ہے جواب مسائل مین اختلاف ہونا

موجب بغض اور عداوت کا نہین ہوتا صحابہ کرام رض اور تابعین رض
اور حضرات مجتہدین رض اور بعد اونکے اور علماء دین مین بہت مسائل مین
اختلاف ہے بغض اور عداوت ہرگز نتہا اور خود حضرت ابوحنیفہ رض
اور اونکے شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہے بغض
اور عداوت کو دخل نہین اور اس عاجز کو ہرگز کسی مسلمان کی ساتھ
بغض اور عداوت نہین ہے چہ جای کہ مصدر حسنات جامع الخیرات
جناب مولوی قطب الدین خانصاحب سی ہو سلمہ اللہ تعالی البتہ بعض
مسائل مین اختلاف ہے اونکے اور اس اختلاف مین اونکو مخطی جانتا ہون
نہ معاذ اللہ فاسق اور مبتدع اور از انجملہ ایک یہ مسئلہ بھی ہی کہ اونہون نے
تقلید یعین ایک مجتہد کو اپنے ذہن مین واجب ٹہرایا اور مقرر کیا ہی
اور میری نزدیک اس امر کی وجوب پر کوئی دلیل شرعی قائم نہین
ہی کذا فی القول السدید و مسلم الثبوت والتحریر و فتح القدیر وغیرہ
ف باوجود اختلاف مسائل کے صحابہ کرام رض ایک دوسرے کے
خیرخواہ تہی غیبت نکرتی تہی عداوت اور بغض نرکہتی تہی اگر کبہی
کسی حضرت کو بسبب بشریت کی کچہہ غصہ آجاتا جلد فرو ہوجاتا اور
دل اونکی صاف تہی اللہ جلشانہ اونکی آپس کی محبت اور دوستی
کی گواہی دیتا ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء
بینہم الایۃ رحماء صیغہ صفت کا ہی دلالت کرتا ہے اوپر دوام اور ثبوت
کے اور حضرات مجتہدین کے باہم محبت اور خیرخواہی کا ذکر قلیل
پہلی ہوچکا جو کام کہ بالاتفاق حرام ہے وہ حضرات کیونکر اوسکے
مرتکب ہوتی بغض و عداوت کی مذمت جابجا شریعت مین موجود ہے

اور بغض لله جو حدیث شریف مین وارد ہی برحق ہی لیکن اگر کسی
فاسق اور مبتدع سی بسبب فسق اور بدعت اوسکی بغض رکہی تو چاہیی
کہ بسبب اوسکی ایمان کے محبت بہی رکہی اور اگر جانی کہ نرمی اور
خلق کی ساتہہ سمجہانی سی سمجہ جانی کی امید ہے تو اظہار بغض نکری
؎ وقتی ملاطفت گو و مدارا و مردمی ؛ باشد کہ در کمند قبول آوری
دلی ؛ اور اگر دیکہی کہ نرمی اور خلق کام نہین کرتا تو اظہار غصہ
اور ترک ملاقات کری ؎ وقتی بقہر گوی کہ صد کوزہ نبات ؛
گہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظلی ؛ لیکن دل سی اوسکا خیرخواہ اور
اوسکی حقمین دعا ہدایت کی کرتا رہے اور خیال کری کہ اس شخص
مین یہ عیب ہے مجہ مین اور بہت عیب ہین اور اپنی آپ کو اوس سے
بہتر نہ یقین کری شاید اللہ اوسکو توبہ نصیب کری اور میں اوس گناہ
مین مبتلا ہو جاوی اور خدا جانی خاتمہ بالخیر ہو یا نہو اس بات سی
بہت ہی ڈرتی رہنا چاہیی غرض بہرصورت ایک کو دوسری کا خیرخواہ
ہونا چاہیی اور بغض تو وہ بلا ہی کہ جس سی بہت گناہ اور کمینے [?]
کے کام پیدا ہوتی ہین جیسی حسد اور شماتت اور ترک ملاقات
اور ترک سلام و مصافحہ اور ترک قبول دعوت اور تحقیر مسلمان
اور جہوٹ اور غیبت اور عیب گیری اور پردہ دری اور استہزا اور
ایذارسانی اور قطع رحمی اور حق تلفی اور ترش روئی کج خلقی
اور بدگوئی اور ترک حاجت اور ترک امداد اور ترک دعا اور ترک
مروت و مواسات اور ترک عفو اور ترک محبت انتہی کذا فی احیاء
العلوم اور صحیح بخاری اور مسلم مین ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ترى المومنين فى تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد
اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى ايضًا المؤمن للمؤمن
كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين اصابعه ايضًا المسلم اخو المسلم
لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ومن
فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة اور
صحیح مسلم میں ہے المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى
ہٰہنا ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرأ من الشر ان يحقر اخاه
المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه ايضًا والذى نفسى
بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه ايضًا والله لا يؤمن
والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذى لا يأمن
جاره بوائقه اور شعب الایمان میں ہے المؤمن مألف ولا خير فيمن
لا يألف ولا يؤلف ايضًا من قضى لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره
بها فقد سرنى ومن سرنى فقد سر الله ومن سر الله ادخله الجنة ايضًا
الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله اور صحیح
میں ہے الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته
ومن قطعك قطعته لا يدخل الجنة قاطع ايضًا لا يحل للرجل ان يهجر
اخاه فوق ثلاث ليال الحديث ايضًا اياكم والظن فان الظن اكذب
الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا
وكونوا عباد الله اخوانا وفى رواية ولا تنافسوا اور مسلم میں ہے
يفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك
بالله شيئا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين ؎

حتی یصطلحا ایضاً لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا ای یبلغه مالم یسمعه منهما من الخیر آور احمد اور ابوداؤد نے نقل کیا لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار اور ابوداؤد اور ترمذی فی الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة والصلوة قلنا بلی یا رسول الله قال صلاح ذات البین وفساد ذات البین هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین آور ترمذی نے نقل کیا ملعون من ضار مومنا او مکر به ایضاً صعد رسول الله صلی الله علیه وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع یا معشر من اسلم بلسانه ولم یفض الایمان الی قلبه لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عورة اخیه المسلم تتبع الله عورته ومن تتبع الله عورته یفضحه ولو فی جوف رحله آور ابوداؤد نے نقل کیا لما عرج بی ربی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء یا جبریل فقال هؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم ایضاً حسن الظن من حسن العبادة انتهی کذا فی المشکوة آور رسالہ حقوق الاسلام میں ہے ایک حدیث کی اخیر میں خم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الله واصلحوا ذات بینکم فان الله یصلح بین المومنین یوم القیامة رواه الحاکم والبیہقی اور اوسی مین ہی بنا بر اخوة اسلامی ملائکہ برای مومنان استغفار میکنند حقتعالی میفرماید الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویومنون به ویستغفرون للذین امنوا الایه انتہی اور اللہ تعالی اپنے حبیب مقبول کو مسلمانوں کی خاطرداری

ارشاد فرماتا ہی واخفض جناحک للمومنین ایضًا واذا جاءک الذین
یومنون بآیاتنا فقل سلام علیکم الآیۃ اور فرمایا ہی اللہ ولی الذین
آمنوا الآیۃ اور حضرت موسٰی اور ہارون کو فرمایا جب کہ فرعون کی
پاس بہیجا فقولا لہ قولا لینا الآیۃ جب کہ فرعون جیسی کافر کے ساتھ
نرم کلامی کا حکم فرمایا تو مسلمانون کی ساتھ تو نرم کلامی نہایت ہی
مستحسن ہوی اور صحیحین مین ہے حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام
وعیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس اور کینہ کی خاطر
یہ ساری حق تلف ہوتی ہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ حق سبحانہ تعالے
قیامت کے دن فرماویگا یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف
اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض
فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک
فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت
انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذالک
عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو
سقیتہ وجدت ذالک عندی ف اللہ تعالی کی نزدیک ایمان والوں
کی کسقدر عزت ہے کہ مسلمان کی بیمار ہونیکو اپنا بیمار ہونا اور اوسکی
بیمار پرسی کو جانا اپنی ملاقات کا ثواب فرمایا اور اوسکی کہلانی اور
پلانی کو اپنا کہلانا اور پلانا فرمایا وائی ہماری حال پر کہ ہم مسلمانونکو
ذلیل اور خوار کرین اور اوسکی فرشتی مسلمانون پر درود بہیجین چنانچہ
فرمایا ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور اور

۱۶۱

ہم مسلمانون پر تبرا بہجین استغفر اللہ العظیم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ
العزۃ ولرسولہ وللمومنین الآیۃ لعنی صاحب یہ گمان کرتے مین کہ یہ
عداوت ہماری لوگون سے للہی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ حب اور بغض جو اللہ کیواسطے ہو کمال ایمان کا ہے سو اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بغض ہرگز للہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص ایک امر کو سنت
جانکر ادا کرے یعنی رفع یدین کرنا یا نکرنا اور آمین پکار کر کہنا یا آہستہ
اور تراویح آٹھ رکعت یا بیس رکعت یا کوئی اور ایسا کام اور تمہارے
گمان مین اوس امر کا سنت ہونا ثابت نہو یا ایک شخص کے نزدیک
ابھی ایک امر کا مسنون ہونا ثابت نہین ہوا وہ شخص اوس کام کو
ادا نکرے اور تم اوس شخص کے ادا کرنے کو اور اس شخص کے ادا
کرنے کو صرف بسبب مخالف ہونے تمہاری سمجھ کے برا سمجھکر اون
شخصون سے دشمنی رکھو ایسے صدہا مسائل مین صحابہ کرام رضہ اور حضرات
مجتہدین مین آپس کا اختلاف تھا اونمین ہرگز بغض و دشمنی نتھا چنانچہ
کچھہ ادسمین سے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ دنیا مین بے نماز ظالم
رشوت خوار زنا کار اور سنت نبوی کے مٹانیوالے اور طرح طرح کے
ایسے کبیرہ گناہون کے مرتکب مین کہ بالاتفاق حرام مین اون سے
بغض للہ کرو لیکن دل سے اون کی بہی خیرخواہ اور دعاگو رہو اور
حدیث شریف مین ہے لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنون
حتی تحابوا او لا ادلکم اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم
اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا اولی الناس باللہ
من بدء بالسلام اور صحیحین مین ہے من لا یرحم لا یرحم وایضاً فیہ

عن رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال لانحين هذا عن طريق المسلمين
لا يؤذيهم فادخل الجنة اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجه نی نقل کیا
ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا اور انس رض
سی روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسے
وليس في قلبك غش لاحد فافعل یا بنی وذلك من سنتي ومن احب
سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة رواه الترمذي ابو برزه رض
روایت کرتی ہین قلت یا نبی الله علمني شيئا انتفع به قال اعزل
الاذى عن طريق المسلمين رواه مسلم انتہے كذا في المشكوة مسئلہ
جب مسئلہ مین ایسی علماء دیندار مین اختلاف ہو تو ہم لوگ کسکے
قول پر عمل کرین ہم لوگ سخت مصیبت مین آگئے کوئی عالم کچھہ کہتا ہے
اور کوئی کچھہ ہم نہین جانتے کہ کسکے قول کو حق اور کسکو خطا پر جانین جواب
یہ مصیبت تم لوگون نی اپنی غلط فہمی سی ٹہرا رکھی ہی ایک ذرہ بھے
مصیبت نہین ہے اختلافی مسئلہ مین جس عالم کی قول پر زیادہ اعتماد
ہو اوسکی قول پر عمل کرو لیکن نفسانیت اور جانب داری سے
خالی ہوکر اور حقیر اور ذلیل کسی عالم کو مت جانو اور اسطرح کا اختلاف
صحابہ رض کی وقت سی چلا آتا ہے یہ اختلاف مصیبت نہین بلکہ اختلاف
اس امت کا رحمت ہی اور مین ہرگز اس بات کا خواہان نہین ہون
کہ لوگ میری ہی فتوی پر عمل کرین بلکہ یہ کہتا ہون کہ دین کی امر مین
تساہل مت کرو نفسانیت سی خالی ہوکر جس مسئلہ مین جس عالم دیندار
کے قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرو ونعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

تاکید صحابہ کرام رضہ اور تابعین رضہ اور حضرات مجتہدین میں بہت
مسائل میں اختلاف تہا لیکن بغض وعداوت نہ تہا اور با وجود اختلاف
مذہب کی ایک دوسریکا خیرخواہ اور ایک دوسری کی پیچہے نماز پڑہتا
تہا اس زمانہ میں بعضی مسلمانونکا حال اونکی برخلاف دیکہا جاتا ہی
رسالہ انصاف میں اورحجۃ اللہ البالغہ میں ہی صــ ۱۶۴ وقد کان فی
الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من یقرء البسملۃ ومنہم من لا یقرء
ومنہم من یجہر بہا ومنہم من لا یجہر بہا وکان منہم من یقنت فی الفجر و
منہم من لا یقنت فی الفجر ومنہم من توضأ من الحجامۃ والرعاف والقئ
ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من مس الذکر ومس
النساء بشہوۃ ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ مما مستہ
النار ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من اکل لحوم
الابل ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومع ہذا فکان بعضہم یصلی خلف
بعض مثل ما کان ابو حنیفۃ واصحابہ والشافعی وغیرہم رضوان اللہ
علیہم یصلون خلف الائمۃ المدینۃ من المالکیۃ وغیرہم وان کانوا لا
یقرءون البسملۃ لا سرا ولا جہرا وصلی الرشید اماما وقد
احتجم وصلی الامام ابو یوسف خلفہ ولم یعد وکان افتاہ الامام مالک
بانہ لا وضوء علیہ وکان امام احمد بن حنبل یری الوضوء من الرعاف
والحجامۃ فقیل لہ فان کان الامام قد خرج منہ الدم ولم یتوضأ ہل
تصلی خلفہ فقال کیف لا اصلی خلف الامام مالک وسعید بن المسیب
وروی ان ابا یوسف ومحمد کانا یکبران فی العیدین تکبیر ابن عباس
لان ہارون الرشید کان یحب تکبیر جدہ وصلی الشافعی الصبح قریبا

من مقبرة ابی حنیفة رح فلم اقنت تادبا معه وقال ایضا ربما انحدرنا الی
مذہب اہل العراق وقال مالک للمنصور وہارون الرشید ما ذکرنا عنہ
سابقا وفی البزازیۃ عن الامام الثانی وہو ابو یوسف رحمہ اللہ صلی یوم
الجمعۃ مغتسلا من الحمام وصلی بالناس وتفرقوا ثم اخبر بوجود فارۃ
میتۃ فی بئر الحمام فقال اذا ناخذ بقول اخواننا من اہل المدینۃ اذا
بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا انتہی ف ایسی مقاموں میں بعضی حنفیا
یہ شبہہ لاتے ہیں کہ مجتہد کو تقلید دوسرے کی جائز نہیں ہے تو یہ روایتیں
معتبر نہونگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ حضرات مذہب غیر اپنی کو ہر
مسئلہ میں باطل نجانتے تھے بلکہ اختلاف سے بچنے کو اولی اور مستحب
جانتے تھے چنانچہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب نے بیچ رسالہ انصاف کے
والحق ان اکثر صور الخلاف بین الفقہاء لاسیما فی المسائل التی ظہر فیہا
اقوال الصحابۃ فی الجانبین کتکبیرات التشریق وتکبیرات العیدین ونکاح
المحرم وتشہد ابن عباس وتشہد ابن مسعود والاخفاء بالجہر بالبسملۃ و
بآمین والاشفاع والایتار فی الاقامۃ ونحو ذلک انما ہو ترجیح احد
القولین وکان السلف لایختلفون فی اصل المشروعیۃ وانما کان
خلافہم فی اولی الامرین ونظیرہ اختلاف القراء فی وجوہ القراءات
وقد عللوا کثیرا من ہذا الباب بان الصحابۃ رض مختلفون وانہم جمیعا
علی الہدی ولذلک لم یزل العلماء یجوزون فتاوی المفتین فی
المسائل الاجتہادیۃ ویسلمون قضاء القضاۃ ویعملون فی بعض الاحیان
بخلاف مذہبہم ولا تری ائمۃ المذاہب فی ہذہ المواضع الا وہم یضجعون
القول ویبینون ویقول احدہم ہذا احوط وہذا ہو المختار وہذا احب

الی وليقول بالبغنا الا ذلك ونها كثير فی المبسوط و آثار محمد و كلام ابن
ثم خلف من بعدهم خلف اختصروا كلام القوم فغفلوا الخلاف وثبتوا اعلی
مختار المتیم الخ اور مائة المسائل مین ہی مسئلہ مین صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ
سی منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون کو طرف
بنی قریظہ کے بہیجا فرمایا لا يصلين احد صلوة العصر الا فی بنی قریظة
یعنے عصر کی نماز کو کوئی سوای بیچ بنی قریظہ کی ہرگز نہ پڑہی بعضون
نی راہ مین نماز پڑہی بلحاظ اس بات کی کہ حضرت کی غرض اس حکم
سی یہ تہی کہ چلنی مین دیر نکرین نہ یہ کہ نماز کو وقت سی فوت کرین
اور بعضون نی بموجب ظاہر لفظ حدیث کی راہ مین نہ پڑہی یعنی
وقت سی فوت کر دی جب حضرت نی سنا کسی پر انکار نہین فرمایا
پس عمل دونو طرح جائز ہوا اور سفر السعادت مین ہی کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم منا سی طرف عرفات کی متوجہ ہوئی بعضی
صحابہ رض تکبیر کہتے تہی اور بعضی لبیک حضرت نی کسی پر انکار نہین
فرمایا اور حدیث شریف مین ہی کہ سفر مین حضرت کی ساتہہ بعضے
صحابہ رض روزہ رمضان رکہتے تہی اور بعضی نہین رکہتی تہی اور
کسی نی کسی پر عیب نہین کیا كذا فی المشكوة اور مظاہر حق مین آیا ہے
باب التیمم مین کہ حضرت عمر رض اور عمار رض سفر مین تہی حضرت عمار نی
جنابت کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑہی اور حضرت عمر نی نماز نہ پڑہی
کیونکہ انکا یہ مذہب تہا کہ جنبی کی لئے تیمم کفایت نہین کرتا یہ مسئلہ
انکو اچہی طرح معلوم نہتا انتہے مختصرا اور اوسی مین ہی کہ دو شخصون
نی سفر مین بسبب نہونی پانی کی تیمم کیا اور نماز پڑہی پہر وقت ہی مین پانی

پانی ملا ایک نی وضو کرکی نماز پہیری اور دوسری نی نہ پہیرے
پہر حضرت کی خدمت مین آئی اور یہ ذکر کیا حضرت نی فرمایا نہ
پہیرنی والیکو کہ پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور
فرمایا پہیرنی والیکو کہ تیری واسطے دونا ثواب ہی اور شریفی شرح
سراجی مین ہی کہ کہا ابو بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر
اور ابن عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابو سعید خدری اور ابی بن کعب
اور معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری اور عائشہ نی رضی اللہ عنہم
اجمعین کہ بہائی اور بہن حقیقی اور علاتی جد کی ساتہہ وارث نہین
ہوتی اور یہی ہی مذہب ابحنیفہ اور شریح اور عطا اور عروۃ بن
زبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور حسن اور ابن سیرین رض کا اور کہا
علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت نی رضی اللہ عنہم کہ بہائی
اور بہن حقیقی اور علاتی وارث ہوتی ہین ساتہہ جد کی اور یہی ہے
مذہب ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی کا اور پہر ابن مسعود
اور علی اور زید رض مین اختلاف ہی مسئلہ تقسیم مین حضرت علی رض کا
یہ مذہب ہے کہ بہن بہائی حصہ پاتی ہین جب تلک کہ جد کو سدس سے
کم نہ ہی اور حضرت ابن مسعود اور زید کا یہ مذہب ہے کہ جب تک
جد کو ثلث سی کم نہ ہے جب حضرت عمر رض نی اتنا اختلاف پایا تو
صحابہ کو ایک گہر مین جمع کیا تاکہ آپس مین مناظرہ اور تحقیق کرکے
اختلاف رفع ہوجاوی ناگاہ ایک سانپ چہت سی آپڑا اسسے
متفرق ہوگئے پس فرمایا حضرت عمر رض نی ابی اللہ ان یجمعون
فی الجد علی شئی یعنی اللہ کو منظور نہین کہ اس مسئلہ مین اتفاق ہو

176

ہوجاوی اور عینی شرح کنز مین ہی کہ غلام مکاتب اگر مرجاوی
آزاد مرا نزدیک بن مسعود رضہ کی اور یہی ہی مذہب ابوحنیفہ کا
اور غلام مرا نزدیک ابن ثابت کی اور یہی ہے مذہب شافعی کا
اور کنز فارسی مین ہی کہ تقسیم زمین بقول شیخین کی گز کی ساتھ
ہے اور بقول محمد کے قیمت مقرر کرکے اور بقول ابوحنیفہ کی ایک گز
نیچی کی زمین کا برابر دو گز اوپر کی زمین کی ہی اور بقول ابی یوسف
کی برابر اور ہدایہ مین ہی کہ قرارت فاتحہ خلف الامام نزدیک شافعی
کے رکن ہی نماز کا یعنی بدون اوسکی نماز فاسد ہی اور ابو حنیفہ اور
ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہی یعنی تحریمی اور مستحسن ہی بنظر احتیاط
کے جیکہ روایت ہی محمد سی یعنی قرارت فاتحہ خلف الامام نماز سری
مین اور پانی مستعمل نجاست غلیظہ ہی نزدیک حضرت امام ابوحنیفہ کے
اور نجاست خفیفہ ہے نزدیک امام ابو یوسف کی اور پاک ہے
نزدیک امام محمد کے نہ پاک کرنیوالا اور امام مالک کی نزدیک پاک
کرنیوالا بہی ہی اور بموجب ایک روایت کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک
ہی پاک ہی ف جبکہ باوجود اختلاف کی بیچ فرض اور حرام کی
اور بیچ پاک اور ناپاک کی آپسمین عناد اور بغض نہ تھا پہر بیچ اختلاف
مستحب اور مکروہ تنزیہی کی کہ اس زمانہ مین اکثر ایسا ہی اختلاف
مروج ہے عداوت اور دشمنی رکہنا نہایت ہی تعجب اور افسوس کی
بات ہی مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ تیمم کی دو ضربہ قول
ہے ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور مالک کا اور مختار مذہب
شافعی کا اور بعض حنبلیون کا اور یہی قول ہے حضرت علی و ابن عمر

اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا اور
ایک ضرب ہی مشہور مذہب امام احمد کا اور قول قدیم شافعی کا اور منقول ہے
عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم سی اور دونو جانب مین حدیثین بہے
واقع ہوئی ہین اور میزان الشعرانی مین صـــ ۱۲۴ اگرچہ پلید ہی بقول
شافعی بال مردار کی سوای آدمی کی پلید ہین اور نزدیک ابو حنیفہ
اور مالک اور احمد کی پاک ہین اور امام اوزاعی کی نزدیک بال وغیرہ
پلید ہین دہونی سی پاک ہوتی ہین ایضاً آدمی مردہ بقول ائمہ ثلاثہ
کی پاک اور بقول ابو حنیفہ کی ناپاک لیکن بعد غسل کی پاک ہے ایضاً
پاخانہ پیشاب ہر جانذار کا شافعی کے نزدیک ناپاک اور مالک اور
احمد کی نزدیک حلال حیوانون کا پاک اور نخعی کی نزدیک بول حیوان
پاک کا پاک اور ابو حنیفہ کی نزدیک بیٹہہ جانوران حلال کی پاک اور
بعض کتب فقہ ہین ہی کہ گوبر اور پیشاب حیوان حلال کو محمد نی حکم
پاکی کا دیا اور بعضون نی بیٹہہ جانوران پرندہ حرام کو بہی اور میزان
مین ہی صـــ ۱۲۵ کہ وضو اور غسل اور تیمم کے لیے نیت شرط ہے بقول
جمہور علما کی اور بقول حضرت ابو حنیفہ کی تیمم کیو سطی شرط ہے نہ واسطی
وضو اور غسل کے ایضاً صـــ ۱۳۰ مسح تمام سر کا فرض ہے بقول مالک کے
اور بقول احمد کی اظہر روایت ہے اور چوتہائی سر کا بقول ابو حنیفہ کی اور
بقول شافعی کے اسقدر جسپر مسح کا نام درست ہو ایضاً صـــ ۱۳۹ کانونکا
مسح مستحب ہے ساتہہ سر کے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک اور جدا پانی لیکر شافعی
کے نزدیک اور زہری کی نزدیک غسل ہے ظاہر و باطن دونون کا
کانونکا ساتہہ منہ کی اور مسح گردن کا مسنون نہین یعنی بدعت ہی نزدیک مالک

اور شافعی کی اور مستحب ہے نزدیک ابوحنیفہ اور احمد اور بعض علماء شافعیہ کے
ایضاً ص ۱۴۱ چارون امامون کی نزدیک غسل واجب ہے اتفاق ختانین
سی یعنی دخول حشفہ سی اگرچہ انزال نہوا اور داؤد اور ایک جماعت صحابہ
کی نزدیک غسل واجب نہین بدون انزال کے اور اس دخول مین برابر ہے
فرج آدمی اور بہایم کی نزدیک احمد اور شافعی اور مالک کے اور ابوحنیفہ
کی نزدیک وطی بہیمہ مین غسل نہین بدون انزال کی ایضاً ص ۱۴۱
جنبی نی بول کرکے غسل کیا پہر بلا شہوۃ منی نکلی تو ابوحنیفہ اور احمد کے
نزدیک اوس پر غسل واجب نہین اور بدون بول کرنیکی غسل کیا تہا تو
غسل واجب ہے اور شافعی کی نزدیک ہر صورت غسل واجب ہوا بول
کیا ہو یا نکیا ہو اور مالک کے نزدیک کسی صورت مین واجب نہین اور بعض
کتب مین ہی کہ ابویوسف کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور ایمہ ثلاثہ
کی نزدیک غسل واجب ہے ساتھہ نکلنی منی کی سر ذکر سی اور احمد کے
نزدیک واجب ہے ساتھہ انتقال منی کی پیٹھہ سی طرف ذکر کے ایضاً
ص ۱۵۴ نماز فرض ہے ایمہ ثلاثہ کی نزدیک جبتک عقل باقی رہے
اور ابوحنیفہ کی نزدیک اگر موت نظر آوی اور سر ہل نسکی اوسوقت
فرض نہین رہتی اور اسی پر عمل ہے پہلون اور پچہلونکا ایضاً ص ۱۵۵
تارک الصلوۃ کی سزا باوجود اعتقاد فرضیت کے ابوحنیفہ کی نزدیک حبس ہے
جبتک توبہ نکرے اور مالک اور شافعی کی نزدیک بروایت مختار قتل
ہے ساتھہ سیف کے بہ سزای ارتداد اور جاری کرنا اوس پر احکام مرتد کا
یعنی اوسکا جنازہ نپڑہنا اور مال اوسکا ضبط کرکے بیت المال مین
داخل کرنا ف اس مسئلہ کو دیکہہ کر مبادا کوئی بیوقوف کسی بی نماز کو

قتل کر ڈالی ایسے احکام کا جاری کرنا سلطان کو پہنچتا ہی ایضاً اذان و اقامت
واسطی صلوۃ خمسہ اور جمعہ کی ایمہ ثلاثہ کی نزدیک سنت ہی اور احمد کی نزدیک
فرض کفایہ اور داؤد کی نزدیک واجب اور بقول اوزاعی کی اگر اذان بہول
جاوی اور نماز پڑہ لی اور وقت باقی ہو اذان کہی اور نماز کو پہیری
اور بقول عطا کی اگر اقامت بہولی اور نماز پڑہ لی اقامت کہی اور پہر
نماز پڑہی ایضاً صـــ ۱۶۲ رفع یدین نزدیک تکبیر رکوع اور سر اوٹہانیکی
ایمہ ثلاثہ کی نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کی نزدیک سنت نہیں ہے ایضاً
صـــ ۱۹۹ نماز وتر شافعی اور احمد کی نزدیک اقل ایک رکعت اور اکثر
گیارہ رکعت اور ادنی کمال کا تین رکعت اور ابو حنیفہ کی نزدیک تین
رکعت ایک سلام سی اور مالک کے نزدیک ایک رکعت کہ پہلی اوس سے
شفعہ جدی سلام سی ہو اور اقل شفعہ دو رکعت اور زیادہ کتنی ہی ہون
جماعت صلوۃ خمسہ بقول ابو حنیفہ اور اصح مذہب شافعی کی فرض کفایہ
اور بقول مالک و ایک جماعت حنفیہ اور شافعیہ کی سنت اور بقول
احمد کی فرض عین ہی انتہی اور اسیطرح صدہا مسائل عبادات اور
معاملات مین اختلاف ہے لیکن علماء ربانی کو با وجود اسقدر اختلاف
کے باہم تنغض اور بیر نہین ہوتا اور یہ بہی منظور نہین ہوتا کہ لوگ
میری ہی قول پر عمل کرین چنانچہ مولانا مدظلہ نی فرمایا اس مسئلہ کے
جواب مین بلکہ فتوی دینی مین بہت متامل اور متوقف ہوتی ہین
اور حتی المقدور جب تلک دوسرا مفتی فقیہ صالح معلوم ہوتا ہی فتوی
دینی کو اپنی سی اوپر ٹال دیتی ہین اور اپنے لاعلمی بیان کرنیکو
موجب نجات سمجھتے ہین مظاہر حق کے باب الاعتصام مین لکہا ہے

بیچ بیان خصلت صحابہ کرام رضی کہ نہ کلام کرتی اوسمین مگر جو ضرور ہوتا
اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف
کرکے تقریرین نہ گہڑتی تہی) اور دفع کرنے فتوی کو نفسون اپنی سی
یعنے اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کردیتی کہ اوس سی پوچہہ لو اور
جاتی اوس پاس کہ اوسکی زیادہ علم رکہتا الخ اور فرمایا حضرت محمد
غزالی رح نی بیچ بیان علامات علمار آخرت کی احیار العلوم مین ومنہا
ان لا یکون مسارعا الی الفتیی بل یکون متوقفا ومحترزا وجدا الی
الخلاص سبیلا فان سئل عما یعلمہ تحقیقا بنص کتاب اللہ او بنص حدیث
او اجماع او قیاس جلی افتی وان سئل عما یشک فیہ قال لا ادری
وان سئل عما یظنہ باجتہاد وتخمین احتاط ودفع عن نفسہ واحال
علی غیرہ ان کان فی غیرہ غنیۃ ہذا ہو الحزم لان تقلد خطر الاجتہاد
عظیم وفی الخبر العلم ثلاثۃ کتاب ناطق وسنۃ قائمۃ ولا ادری
وقال الشعبی لا ادری نصف العلم ومن سکت من حیث لا یدری
للہ تعالی فلیس باقل اجرا ممن نطق لان الاعتراف بالجہل اشد
علی النفس ولہذا کانت عادۃ الصحابۃ والسلف رضی اللہ تعالی
عنہم کان ابن عمر رض اذا سئل عن الفتیا قال اذہب الی ہذا الامیر الذی
تقلد امور الناس فضعہا فی عنقہ وقال ابن مسعود رض ان الذی یفتی
الناس فی کل ما یستفتونہ لمجنون وقال جنۃ العالم لا ادری فان
اخطاہا فقد اصیب مقاتلہ وقال ابراہیم ابن ادہم لیس شیٔ
اشد علی الشیطان من عالم یتکلم بعلم ویسکت بعلم یقول انظروا الی ہذا
سکوتہ اشد علی من کلامہ ووصف بعضہم الابدال فقال اکلہم فاقۃ

وكلامهم ضرورة اى لا يتكلمون حتى يسألوا او اذا سئلوا و وجدوا من يكفيهم
سكتوا فان اضطروا اجابوا وكانوا يعدون الابتداء قبل السوال من
الشهوة الخفية للكلام ومر على عبد الله رض برجل يتكلم على الناس فقال
هذا يقول اعرفوني وقال بعضهم انما العالم الذى اذا سئل عن المسئلة
فكانما يقلع ضرسه وكان ابن عمر رض يقول تريدون ان تجعلونا جسراً
تعبرون علينا الى جهنم وقال ابو حفص النيشاپوری العالم هو الذی
يخاف عن السوال ان يقال له يوم القيامة من اين اجبت وكان
ابراهيم التيمى اذا سئل عن مسئلة يبكى ويقول لم تجدوا غيرى
حتى احتيج الى وكان ابو العالية الرياحى وابراهيم ابن ادهم والثورى
يتكلمون على الاثنين والثلاثة والنفر اليسير فاذا كثروا انصرفوا وقال
صلى الله عليه وسلم ما ادرى اعزير نبى ام لا وما ادرى اتبع ملعون ام
لا وما ادرى اذو القرنين نبى ام لا لما سئل رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن خير البقاع فى الارض وشرها قال لا ادرى حتى نزل عليه جبرئيل
عليه السلام فسأله فقال لا ادرى الى ان اعلمه الله عز وجل ان خير
البقاع المساجد وشرها السوق وكان ابن عمر رض يسئل عن عشر
مسائل فيجيب عن واحدة ويسكت عن تسع وكان ابن عباس رض
يجيب عن تسع ويسكت عن واحدة وكان فى الفقهاء من يقول لا ادرى
اكثر من ان يقول ادرى منهم سفيان الثورى ومالك بن انس و
احمد بن حنبل والفضيل ابن عياض وبشر ابن الحارث وقال عبد الرحمن
ابن ابى ليلى ادركت فى هذه المسجد مائة وعشرين من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما منهم احد يسئل عن حديث او فتيا الا ودان

اخاه کفاه ذلک وفی لفظ اخر کانت المسئلة تعرض علی احدهم فیردها الی الآخر ویردها الآخر الی الاخر حتے تعود الی الاول وقال بعضهم کانت الصحابة یتدافعون اربعة اشیاء الامامة والوصیة والودیعة والفتیا وقال بعضهم کان اسرعهم الی الفتیا اقلهم علما واشدهم دفعا لها اورعهم وکان شغل الصحابة والتابعین رض فی خمسة اشیاء قراءة القرآن وعمارة المساجد وذکر الله تعالی والامر بالمعروف والنهی عن المنکر وقال ابن حصین ان احدهم لیفتی فی المسئلة لو وردت علی عمر بن الخطاب رض لجمع لها اهل بدر وکان انس اذا سئل یقول سلوا مولانا الحسن وکان ابن عباس اذا سئل یقول سلوا جابر ابن زید وکان ابن عمر یقول سلوا سعید ابن المسیب انتهے آدھا اوسی مین ہی وقال شریک النخعی کان ابو حنیفة طویل الصمت دائم الفکر قلیل المحادثة للناس اور اوسی مین ہی صـ ٤٤ وقال کعب یکون فی آخر الزمان علماء یزهدون الناس فی الدنیا ولا یزهدون ویخوفون الناس ولا یخافون و ینهون عن غشیان الولاة ویاتونهم ویؤثرون الدنیا علی الاخرة یاکلون بالسنتهم ویقربون الاغنیاء دون الفقراء ویتغایرون علی العلم کما تتغایر النساء علی الرجال یغضب احدهم علی جلیسه اذا جالس غیره اولئک الجبارون اعداء الرحمن انتہی اس زمانہ مین چند مسائل ہین کہ جنمین لوگون کو اختلاف ہے اور اصل اونکی کل تین مسئلے ہین چنانچہ آغاز کتاب مین بیان ہوا ہی سو مسلمانونکو چاہیے کہ حضرات سلف کی حال پر نظر کر کے اختلافی مسئلہ مین جو عالم اپنی تحقیق سے اور جو عامی عالم کے فتوی سی حسبطور پر عمل کر

اوسکو برا نجانین اور انسمین محبت رکھین نہ بغض اور ایک دوسرے
کو بہ مذہب یا لامذہب یا تارک سنت یا مذہب حنفی سے خارج کہیر
تارک سنت وہ ہے کہ ایک امر کو سنت جانی اور ترک کری اور جسکی
نزدیک ایک امر سنت ہونا ثابت نہین وہ اوسکی عمل نکرنی مین تارک
سنت نہین ہوتا اور لامذہبی وہ ہی جو کسی مذہب کی کسی مسئلہ کو نافی
حدیث شریف پر عمل کرنیوالا اور ساری مذہب اہل سنت کو حق
جانتی والا لامذہبی اور مذہب حنفی سی خارج نہین ہوتا بلکہ حدیث
پر عمل کرنا عین مذہب حضرت ابو حنیفہ رض کا ہی اور اگر فرضا کوئی
کسی مسئلہ مین خارج ہی ہوا تو کیا ڈر ہے دین محمدی سی تو خارج نہین
ہوا آخر کہہ نا مسلمان شافعی مالکی وغیرہ جو مذہب حنفی نہین رکھتے
وہ ہی تو مسلمان اور سنی ہی مین اور اگر کسی مذہب سے خارج ہونا موجب
لامذہبی اور ضلالت کا ہوتا ہو تو ایک مذہب کے تقلید معین کو واجب جانتی
والی کہ سوای ایک مذہب کے ساری مذہبون سی خارج ہین سب ضال
اور لامذہب ہوتی اور تعجب ہے کہ حدیث پر یا امام شافعی وغیرہ ایمہ
الہدی کی قول عمل پر کرنیوالا تو مذہب حنفی سی خارج اور لامذہب
شمار کیا جاوی اور رسوم کے پابند ناچ باجی آتش بازی بہاجی ساچق
وغیرہ تحزنی کے کامون کے مرتکب اور مزامیر اور ڈہولک اور ستار وغیرہ
کے بنانیوالی بجانیوالی ستی والی قبر و نکا چڑہانا واچڑہانیوالی کہانیوالی
پہول والون کی سیر مین جانیوالی سود کی لینی دینی والی رہن سے
منفعت اوٹہانیوالی موچہین بڑہانیوالی ڈاڑہی کترانیوالی شطرنج
گنجفہ نرد کہیلنے والی اور بیچنے والی ہنڈوی کی بیچنے خریدنی والے

ترجمہ لامذہب

۱۷۵

پاجامہ نیچا رکہنی والی افیون بہنگ حقہ پینی والی غیبت چغلی حسد بغض تکبر
ریا رعونت وغیرہ کے مرتکب جماعت اور جمعہ کی تارک رشوت خوار گانا
حق و بار رکہنی والی اور سوای اسکی کئی طرح کی فاسق اور بدعتی یہ سب کے
سب خاصی حنفی اور سنی بنی رہین یعنی بعضے متشددان متعصب کو جیسا
کہ غصہ عاملان حدیث پر آتا ہی ایسا ان فاسقون پر نہین آتا اور بعضی
مدعیان عمل حدیث کا یہ حال ہی کہ اونکو جیسے کہ حنفیون کے اتباع پر
توجہ ہی ایسا اور طرف نہین بعضی صاحب تو رفع یدین اور آمین
جہر اور ایسی مستحبات پر نہایت ہی زور لگا دین حتی کہ مصلحت و مفسدہ
کا لحاظ ہی نہ رکہین اور بعضی ظالم ایسی کامون سے ایسا گہبراوین کہ انکی
عمل کرنیوالیکو مسجد سی نکال دین اور بعزت کرین اور جو لوگ کہ رفع
یدین اور عدم رفع اور آمین سر اور جہر دونون سی جواب صاف دی
ہین یعنی نماز ہی نہین پڑہتی اونکا کوئی مزاحم نہو آٹہہ رکعت تراویح
پڑہنی والا بیس رکعت والی پر اعتراض کری اور بیس رکعت والا
آٹہہ رکعت والی کا گوشت کہا دی یعنی غیبت کری اور جو کوئی تراویح
کو اول شب رمضان ہی رخصت کر دی بلکہ رمضان کے روزی ہی نہ رکہ
وہ چین سی رہی امام کے پیچھے الحمد پڑہنی یا نہ پڑہنی پر انکار ہو اور
جو کوئی امام سی سروکار ہی نہ رکہی یعنی تارک الجماعت بلکہ تارک الصلوٰۃ
ہو ایسی خبیث کی کوئی پیچہے نہ لگی علی ہذا القیاس اور کامون کو
سمجھ لینا چاہیی تحفظ بلحظہ عمر گہٹتی چلی جاتی ہی موت اور قبر نہایت نزدیک
ہے نہین معلوم کہ قبر مین کتنی سو یا کتنی ہزار برس رہنا ہوگا اعمال
ساتہہ جائینگا یا نعوذ باللہ بی ایمان ہو کر مرین کی قبر باغ جنت کا ہو جاویگا

یا گڑھا دوزخ کا قبر مین نسیم جنت پہنچیگی یا بہانپ دوزخ کی فرش
جنت نصیب ہوگا یا فرش نار قیامت مین عرش کا سایہ نصیب
ہوگا یا جلنا بہنا حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ کی ہاتہہ مبارک
سے جام کوثر ملیگا یا غسلین قسمت مین ہے پل صراط سی گذرنا
آسان ہوگا یا مخدوش ہونا پڑیگا جنت الفردوس مین قرب حبیب
رب العالمین نصیب ہو یا ابدی مقام دوزخ ہوگا حال تو یہ اور
ہم لوگون کو سوای غفلت اور ہوای نفس اور اطاعت شیطان
اور ارتکاب معاصی اور ترک طاعات اور نزاع باہم اور باہمی تحزب
اور تعصب اور جانب داری وغیرہ ایسی امور کی اور کام نہین اقترب
للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون اب اسکی بعد گذارش ہے
بیچ خدمت اون صاحبون کے کہ عمل بالحدیث کو ہر کسیکے قول پر
مقدم رکہتی ہین اور میرا بہی یہی مذہب ہے کہ آیا حدیث پر عمل کرنا
مخص رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ چند مسائل مین ضروری یا ہر
حدیث حضرت کی واجب العمل ہے انشاء اللہ تعالی یہی کہوگی کہ ہر
آیت اور حدیث واجب العمل ہے تو پہر مین کہتا ہون کہ اگر زیادہ
نہین تو ایک ترجمہ قرآن مجید اور ترجمہ مشکوۃ اور مشارق الانوار
اتنا تو ضرور پڑہ لیجیے اور اسپر عمل کیجیی اور چند آیات اور احادیث
واسطے یاد دلانیکے اس رسالہ مین لکہتا ہون اور کچہہ لکہہ چکا ہون
انکو ہی پیش نظر رکہیی اور عمل فرمایی اور ایسی ہی گذارش خدمت
اون صاحبون کی ہے کہ وقت معارضہ فقہ اور حدیث کے بعضے
عذرون کی ساتہہ جنکا جواب ہو چکا ہی فقہ پر عمل کرنیکو مقدم رکہتی ہین

اور وقت نہو تو حدیث کی سیرابھی یہی عمل ہے کہ آیا فقہ کی انہیں چند
مسائل متقابل طرف ثانی پر عمل ضرور ہے یا ہر مسئلہ پر انشاء اللہ تعالیٰ
یہی فرماؤگے کہ ہر روایت معتبر مفتی علیہ فقہ کی لایق عمل کی ہی سو
آپ بہی اگر زیادہ نہیں ایک شرح وقایہ فارسی اور کنز اور رسالہ
اور ایک کیمیای سعادت کہ یہ بہی حقیقت مین فقہ ہی ضرور دیکہئے
اور انہی مسائل معتبرہ پر عمل کیجیے اور واسطے یاد دہی کی چند
مسائل فقہ کے لکہتا ہون اور کچہہ مسائل فقہ اور اصول فقہ کے
لکہہ چکا ہون اونکو بہی پیش نظر اور معمول فرمائیے قال اللہ
تعالی ان الذین امنو وعملو الصالحات واقاموا الصلوۃ واتوا
الزکوۃ لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ف
دار آخرت مین نہ خوف ولی نہ غم ہونا انہی کی قسمت یا عباد لا خوف
علیکم الیوم ولا انتم تحزنون الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین
ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ
عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین ف جنت پرہیزگارون
کیواسطے بنی ہی نزلا من عند اللہ ف جنت متقیون کی مہمانی ہے
ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ قال
انما یتقبل اللہ من المتقین واتقوا اللہ ان کنتم مومنین ولباس التقوی
ذلک خیر فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبہا
للذین یتقون الایۃ یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا
ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ف جنے بہت
گناہ کیے ہون اور عذاب سے ڈرتا ہو تو توبہ اور تقوی اختیار کرے کہ اللہ

١٧٩

يحسبها المتقين و لدار الآخرة خير و لنعم دار المتقين لهم فيها ما يشاؤن
ان السمع الذين اتقوا والذين هم محسنون تلك الجنة التي نورث
من عبادنا من كان تقيا ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها
جثيا يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ونسوق المجرمين الى جهنم وردا
لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم ان المتقين
في جنات ونهر في مقعد صدق عند مليك مقتدر ان المتقين في ظلال
وعيون وفواكه مما يشتهون كلوا واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون ○ انا
كذلك نجزي المحسنين ف تقوی کی باب مین بهت آیات ہین
ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ف پس
مردود ہوا یہ قول اون شخصون کا کہ کہتی ہین کہ اگر پرہیزگاری کرین
اور سنت اور شریعت پر عمل کرین اور جہوٹ نہ بولین اور قوت لا یموت
پر قناعت کرین اور خرید فروخت مین شریعت کا لحاظ رکہین اور
رشوت نہ لین تو گذران کیونکر ہو اور لوگون کی ایذا اور برادری کے
طعنہ سی کیونکر بچین اور دوکان کا کام کس طور چلے کیونکہ تقوی پر اللہ
نی وعدہ فرمایا مشکلون سی نکالدینے کا اور رزق دینے کا جہان سے
گمان نہو ان وعد اللہ حق ومن اصدق من اللہ حديثا اتأمرون الناس
بالبر وتنسون انفسكم الآية ○ مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند یا ایها الذين آمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون فمن زحزح عن
النار وادخل الجنة فقد فاز قل متاع الدنيا قليل والآخرة خير لمن
اتقى ولا تظلمون فتيلا اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة

تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ ط ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ
ج فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل ہ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا
والاخرۃ خیر وابقی وذروا ظاہر الاثم وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم
...... سیجزون بما کانوا یقترفون وویل للکافرین من عذاب شدید
الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الآخرۃ الآیۃ ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون ط انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار سیذکر من
یخشی ویتجنبہا الاشقی الذی یصلی النار الکبری ثم لا یموت فیہا ولا
یحیی ہ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی
القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب
بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ط ان اللہ لا یحب کل مختال
فخورا لا انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون
المیثاق لا والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم
ویخافون سوء الحساب ہ والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ
وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک
لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم
وذریاتہم والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب ط سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ہ والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون
ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لہم اللعنۃ ولہم
سوء الدار ہ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم ہ علمہ
شدید القوی ف اگرچہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت کی
معلم ہیں لیکن حضرت افضل ہیں حضرت جبریل علیہ السلام سے اور سر رسول

اور فرشتہ مقرب سے مگر خادم ہونا جبریل علیہ السلام کا کسی حدیث سے ثابت
نہین اور سب ملائکہ واجب التعظیم ہین خصوصًا ملائکہ مقربین اور حضرت
جبریل علیہ السلام کی یہ شان ہی انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش
مکین مطاع ثم امین ہ اور بعضی شاعر کہ ملائکہ کو بکی سی یاد کرتی ہین
نہایت برا کرتے ہین ولا تقف مالیس لک بہ علم ط ف بموجب
اس آیۃ کی جس آیت اور حدیث یا عبارت فقہ کی صحت اور
معنی محقق جبتک معلوم نہون اوسپر عمل کرنا اور فتوی دینا نچاہیے
بلکہ رجوع کرنا چاہیے طرف علماء دیندار واقف تفسیر اور حدیث
اور فقہ کے اور بے تحقیق خبر کی گواہی دینا نچاہیے آج کل بہت
جہوٹے گواہ اور معلم واعظ اور مفتی بن رہی ہین اور اپنی عاقبت
خراب کر رہی ہین مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ جابر رضی
کہا سفر مین لگا ایک شخص کے پتہر پس زخم ڈالا بیچ سر اوسکے پس
حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو پوچہا اوسنے یارون سے رخصت بیچ
تیمم کے کہا نہین پاتے ہم رخصت تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پہر
مرگیا جب پہر آئے ہم حضرت کے پاس خبر دی گئی ساتہ اس امر کے
فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال
انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل
سائر جسدہ انتہی مختصرًا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم ف
اس آیۃ کریمہ کے معنی ملحوظ رکہنا حالت مصیبت اور نعمت اور رنج
اور راحت ہر حال مین کار آمد ہی اور موجب دفع جزع اور غم اور فرح
اور تنعم کا ہے یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ

۱۸۱

ينزع عنهما لباسهما ليريهما سوأتهما انه يراكم هو وقبيله من حيث لا ترونهم
انا جعلنا الشيطان اولياء للذين لا يؤمنون يا بني آدم اما يأتينكم
رسل منكم يقصون عليكم آياتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم
يحزنون يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه وانتم
تسمعون ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا وهم لا يسمعون ان شر الدواب
عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون ويوم يعض الظالم على يديه
يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا يا ويلتى ليتني لم اتخذ فلانا
خليلا لقد اضلني عن الذكر بعد اذ جاءني وكان الشيطان للانسان
خذولا وقال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا
ف بیضاوی میں ہی جسنے قرآن سیکھا اور مصحف کو لٹکا رکھا نہ
اوسکا خبرگیران ہوا نہ نگران حال تو قیامت کے دن قرآن اوس
لٹکتا آویگا اور کہیگا ای رب میری تیری اس بندے نے کردیا مجکو
متروک حکم کر مجھ میں اور اوس میں ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى
من الله ف یہ آیت سب بدعتون کو رد کرتی ہی ام حسب الذين
اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء
محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي
جاءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا نصير ان الذين يكتمون
ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك
يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآياتي
ثمنا قليلا ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون واتل
عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين

ولو شئنا لرفعناہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ہواہ فمثلہ کمثل الکلب

الایۃ ۔ ؎ مکن نفس امارہ را پیروی ٭ کہ نا گہ گرفتار دوزخ شوی

اذہبا الی فرعون انہ طغی ہ فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشی ف

بڑی شریعت کے بیچ اپنے اوپر ظلم کرنیوالے فرعون بڑے خبیث کے پاس جانے کا اور نرم کلامی کا

حکم ہوا اور بعض موقع میں سخت کلامی کا بھی حکم ہے لیکن ہر موقع کی

سمجھ کو نظر باریک اور فکر سلیم اور نفسانیت سے خالی اور نیت خالص

ہونا چاہیے اور اپنے نفس سے غصہ ہونا اور لڑنا اور اوسکو تابع

شریعت کے کرنا بڑی جوان مردی ہے حضرت نے اوسکو جہاد اکبر

فرمایا ہے ؎ عنان باز پیچان نفس از حرام ٭ بمردی ز رستم گذشتند و سام ٭ افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی

سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ ط فمن یہدیہ من بعد اللہ ط افلا ٭

تذکرون . ف اللہ کا مطیع اللہ کا بندہ اور ہوای نفس کا مطیع ہوا

نفس کا بندہ نفس ظالم جب کامرانی پر آتا ہے اللہ اور رسول کے

بھی نہیں سنتا بالکل بہرا باولا اندھا بن جاتا ہے کان اور دل پر

مہر لگے اور آنکھوں پر پردہ پڑگیا یہ نفس لذت اور خواہش اور حرص

اور شہوت اور حرام خوری کیوقت ڈنگر اور سور ہے اور غصہ اور ظلم

اور انتقام اور حق تلفی اور فخر اور مباہات اور کبر اور رعونت کیوقت

بھیڑیا اور کتا اور فرعون اور مکر اور حیلہ سازی اور دغا بازی کیوقت

شیطان ؎ این نجاست پیش تو رسوا بود ٭ پیش خوکان شکر و

حلوا بود ؎ گفتم اہل ستم چہ طایفہ اند ٭ گفت گرگ و سگ و شغالی

چند ٭ ؎ نفس سرکش کمتر از فرعون نیست ٭ لیک آنرا عون این را عون نیست ٭

پس اس موذی کا علاج کچھ نہین سوای سکی کہ اسکو تا دم مرگ شریعت
کی قید مین دایم محبس رکھے اور اسکو اسکا حق دیتا رہی نہ مراد چنانچہ
اس امر کی اشارت بلکہ بشارت حدیث شریف مین بھی پائی جاتی
ہے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یعنی دنیا مومن کا بندیخانہ
اور کافر کا جنت ہے اور اللہ سی مدد مانگتا رہی مثل الذین حملوا
التوراۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا **ف** یہ مثال بے عالم
بیعمل کے قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لا یتخذ
المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین قل لا اتبع اھواءکم
الایۃ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ الایۃ
خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین ذلک بان اللہ لم
یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم الایۃ واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الایۃ
ف یعنے غریب مسلمان ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا
منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ط ورزق ربک خیر وابقی ہ
وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا الایۃ قد افلح المومنون
الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو
معرضون ہ والذین ہم للزکوۃ فاعلون ہ والذین ہم لفروجہم
حافظون فاما الیتیم فلا تقہر ط واما السائل فلا تنہر ط واما
بنعمۃ ربک فحدث ہ ان الابرار لفی نعیم ہ وان الفجار لفی جحیم
الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق الایۃ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ الایۃ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا

خیر الانفسکم ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات الحدیث ق کذا فی المشکوۃ ف یہ حدیث اصل عظیم ہے اصول دین سے ایضاً کتاب الایمان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر مانہی اللہ عنہ خ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ق قال اللہ تعالی یوذینی ابن آدم یسب الدہر الحدیث ق الصوم جنۃ والصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفی الماء النار وصلوۃ الرجل فی جوف اللیل الحدیث احمد افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ د لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ بیہ آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ق یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ت احمد مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ تقلبہا الریاح ظہرا لبطن ا ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ ا لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ وتسعون تنینا تنہسہ وتلدغہ حتی تقوم الساعۃ لو ان تنینا منہا نفخ بالارض ما انبتت خضراء ا اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ م ف وضو مسواک نماز فرض سنت تہجد اشراق تلاوت وظائف اور ہر موقع کی دعائیں وغیرہ عبادات اور سچی اور صدق اور والدین اور اقربا اور زوجین اور ہمسایہ وغیرہ کے حقوق اور لباس اور سر کی بال اور ڈاڑھی اور موچھیں اور باطن

اخلاق مثل تواضع اور حلم اور صفات باطنی اور اخلاص عمرد اور
بیاہ شادی فرزند کا پیدا ہونا کسیکا مرجانا ایسی امور اور تمام امور
مین حضرت کی خصلت کہ سب خصلتون سی بہتر ہے اختیار کرنا اور
محدثات سی بچنا چاہیے کہتی بالمرد کونہ ان یحدث لکل ما سمع من دعا
الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من
اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام
من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا من اکل طیبا وعمل
فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ ما ضل قوم بعد
ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل الحدیث انما الامر ثلثۃ امر بین
رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ
عز وجل ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنت
رسولہ طامن تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللہ من الضلالۃ
فی الدنیا ووقاہ یوم القیامۃ سوء الحساب رزین کتاب العلم
بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب
علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار خ ف جھوٹ باندھنا آنحضرت
پر یہ کہ اپنے طرف سی بنا کر کہنا کہ حضرت نے یون فرمایا چنانچہ
حدیثین موضوع اور جیسا یہ شعر ع اکثر محمد مصطفے محبوب مطلوب
خدا گفتی مدینا حسرتا ای ماہ رمضان الوداع ؛ اور ایسا ہی آخر
چار شنبہ ماہ صفر کے فضیلت آپ بنا کر کہنا کہ حضرت نے فلان کام کیا
یا فلان مقام مین تشریف لیگئی چنانچہ یہ قول کہ حضرت نے امیر حمزہ
کا سیوم چہلم شش ماہی سالیانہ شام مین کیا ہی اور حضرت امین مین

تشریف لیگئے اور فلان معجزہ ظاہر ہوا یا بنا کر یون کہنا کہ حضرت
کی سامنی کسینی یون کیا اور حضرت نی کسی نی یون کہا چنانچہ
یہ روایت کہ وجد کی حالت مین چادر شریف دوش مبارک سی
گر پڑی صوفیون نی اوسکی ٹکڑی کرکی تبرکا تقسیم کرلیا اور
چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی کہ جبرئیل ہم اور ادریس ہم نی حضرت سے
یون کہا کہ ؎ گر بسر و چشم من نشینی ۞ نازت بکشم کہ نازنینی
اور ایسا ہی نوری نامہ اور سوای اسکی کسی امر کو بی سند اپنی
طرف سی کسی طرح حضرت کیطرف نسبت کرنا سب جھوٹ باندھنی مین
داخل ہے ہر چند کہ بعضے شخصون نی ایسی مضامین ثواب کیواسطے
یا حضرت کی مدح کی لیی باندھی ہین لیکن بموجب ظاہر ارشاد حضرت
کے انسی بچنا ہی چاہیی اور محدثین نی اس حدیث کو متواتر لکھا ہے
اور بعض علمانی حضرت پر جھوٹ باندھنی کو کفر کہا ہی کذا فی مظاہر حق
من نفس عن مومن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من
کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ و
من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما
کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ
لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ
یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ و
غشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن
بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم
یوم القیامۃ بلجام من نار ا د ت حبہ فضل العالم علی العابد کفضلی

علی اذنا کم الحدیث ش ما فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
حب لن یشبع المومن من خیر یسمعه حتی یکون منتهاه الجنة ث من قال
فی القرآن برایه وفی روایة بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار ث
نعم الرجل الفقیه فی الدین ان احتیج الیه نفع وان استغنی عنه اغنی
نفسه ز وانما لعنت علماء من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته
کفاه الله هم دنیاه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنیا لم یبال الله
فی ای اودیتها هلک حب ه ان اناسا من امتی سیتفقهون
فی الدین ویقر ؤن القرآن یقولون نأتی الامراء فنصیب
من دنیاهم ونعتزلهم بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد
الا الشوک کذلک لا یجتنی من قربهم الا یعنی الخطایا جه الا ان
شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء می تعوذوا بالله من
جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی
جهنم تعوذ منه جهنم کل یوم اربعمائة مرة قیل یا رسول الله ومن
یدخلها قال القراء المراؤن باعمالهم وان من ابغض القراء الی الله
الذین یزورون الامراء جه مثل علم لا ینتفع به کمثل کنز لا ینفق
منه فی سبیل الله کتاب الطهارة مفتاح الجنة الصلوة ومفتاح
الصلوة الطهور السواک مطهرة للفم مرضات للرب فی ای س ح
لقد اکثرت علیکم فی السواک خ لا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه ش
وغیره لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولا کلب ولا جنب د ن
لا یمس القرآن الا طاهر ط کتاب الصلوة العهد الذی بیننا و
بینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر ات ن جه لا تشرک بالله شیئا

وان قطعت وحرقت ولا تترك صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها
متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر جه
من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله خ المؤذنون اطول الناس
اعناقا يوم القيامة م لا يرد الدعاء بين الاذان والاقامة د ت
من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزلة من الجنة كلما غدا او راح
ق سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب
نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود
اليه ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر
الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب و
جمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها
حتى لا تعلم شماله ما ينفق يمينه ق اذا دخل احدكم المسجد فليقل
اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسالك
من فضلك م اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان
يجلس ق اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك م عليك
بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة
وحط عنك بها خطيئة م لا ينظر الله عز وجل الى صلوة عبد لا يقيم
فيها صلبه بين خشوعها وسجودها ا من صلى علي واحدة صلى الله عليه
عشرا م اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم علي صلوة ت
سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوة خ م
استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم الحديث م رصوا صفوفكم
وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذي نفسي بيده اني لارى

يدخل من خلل الصف كانها الحذف وان الله وملائكته يصلون
على ميامن الصفوف و خياركم الينكم مناكب في الصلوة وان الله
و ملائكته يصلون على الصف الاول الحديث ا توسطوا الامام و
سدوا الخلل ولا يزال قوم يتاخرون عن الصف الاول حتى يوخرهم
الله في النار و ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا
يجدون اماما يصلي بهم اوجه من زار قوما فلا يومهم وليؤمهم رجل
منهم وبت س اما يخشى الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول
الله راسه راس حمار ق ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى
السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فاستجيب
له من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له ق ثم يبسط يديه و
يقول من يقرض غير عدوم ولا ظلوم م عليكم بقيام الليل فانه
داب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم عند ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة
عن الاثم ت رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته و
فصلت فان ابت نضح في وجهها الماء د س يا عبد الله لا تكن
مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل ق افضل
الصلوة بعد المفروضة صلوة في جوف الليل ا احب الاعمال الى
الله ادوما ق اشراف امتي حملة القرآن واصحاب الليل ب
صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب خ من قام
رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه م من حافظ على
شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر ا ت حه
من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل

من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من
الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها
وقيامها ت د س جه ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله
من هذه الايام العشر الحديث خ كتاب الجنائز اطعموا الجائع وعودوا
المريض وفكوا العاني خ ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب
ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله
بها من خطاياه ق لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما
يذهب الكير خبث الحديد م ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى
عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاد عشية الا صلى عليه سبعون
الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ت د ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الا شفي الا ان يكون قد حضر اجله د ت اذا اراد الله تعالى
بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك
عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيامة ت ان عظم الجزاء مع عظم
البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضى
ومن سخط فله السخط ت جه ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة
لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على
ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله د ان المؤمن
اذا اصابه السقم ثم اعفاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من
ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي
كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال

يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا
من عاد مريضا نادى مناد من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت
من الجنة منزلا جه ان الله عز وجل يقول اذا اذا ابتليت عبدا من
عبادي مومنا فحمدني على ما ابتليته فانه يقوم من مضجعه ذلك كيوم
ولدته امه من الخطايا ويقول الرب تبارك وتعالى انا قيدت عبدي
وابتليته فاجروا له ما كنتم تجرون له وهو صحيح اذا كثرت ذنوب العبد
ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه لا يتمنى
احدكم الموت اما محسنا فلعله ان يزداد خيرا واما مسيئا فلعله ان
يستعتب خ من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء
الله كره الله لقاءه ق ف موت کی آرزو نکریں اور کراہیت
بھی نکریں کہ موت سبب ہے اللہ کی ملاقات کا اس حدیث کا مضمون
موجب آسان ہونی موت کا اور محبت اللہ تعالی کا ہے کن فی
الدنيا كانك غريب او عابر سبيل خ موت غربة شهادة جه لا
يموتن احدكم الا وهو يحسن الظن بالله م اكثروا ذكر هاذم اللذات
الموت ت س حب تحفة المومن الموت ك ايما مسلم شهد له اربعة
بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان
قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد خ لا تسبوا الاموات فانهم
قد افضوا الى ما قدموا اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم
د ت انا بريء ممن حلق وصلق وخرق م يقول الله تعالى
ما لعبدي المومن اذا قبضت صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه
الا الجنة خ لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة والمستمعة

ومن عزی مصابا فلہ مثل اجرہ ت جہ من نیح علیہ فانہ یعذب بما
نیح علیہ یوم القیامۃ ق من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ
مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ
ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم
تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ خ صاع من بر او قمح
عن کل اثنین صغیر او کبیر حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم
فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ د لو دعیت
الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع لقبلت خ من
سال الناس اموالہم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر م
من سال وعندہ ما یغنیہ فانما یستکثر من النار د من یکفل
لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ د س لو کان
لی مثل احد ذہبا یسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی
منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین خ ما من یوم یصبح فیہ العباد
الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا ویقول
الآخر اللہم اعط ممسکا تلفا ق انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک
ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت ق قال اللہ
تعالی انفق یا ابن آدم انفق علیک ق یا ابن آدم ان
تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف
وابدا بمن تعول م ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک
ابی وامی من ہم قال ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا
وہکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم ق

۱۹۴

السخی قریب من الله قریب من الجنة قریب من الناس
بعید من النار والبخیل بعید من الله بعید من الجنة بعید من
الناس قریب من النار ولجاہل سخی احب الی الله من
عابد بخیل ت خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق
ت لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان ت اخرجه فی
یده ولو ظلفا محرقا ادت ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله
عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله م یا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة ق کل
معروف صدقة ق لا تحقرن من المعروف شیأ ولو ان تلقی
اخاک بوجه طلیق م علی کل مسلم صدقة قالوا فان لم یجد قال
فلیعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل
قال فیعین ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم یفعل قال فیامر بالخیر
قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانه له صدقة ق کل
سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس یعدل
بین الاثنین صدقة ویعین الرجل علی دابته فیحمل علیها او
یرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة
یخطوها الی الصلوة صدقة ویمیط الاذی عن الطریق صدقة
خ نعم الصدقة اللقحة الصفی منحة والشاة الصفی منحة تغدو
باناء وتروح باخر ق عذبت امرأة فی هرة امسکها حتی ماتت
من الجوع فلم تکن تطعمها ولا ترسلها فتاکل من خشاش الارض
ق اعزل الاذی عن طریق المسلمین م لقد رأیت رجلا یتقلب

195

فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطریق کانت تؤذی الناس
م یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام و
صلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام ت حبشی ان
الصدقة لتطفی غضب الرب وتدفع میتة السوء ت فا اللہ کا
غصہ اور رحم اور سننا اور دیکھنا وغیرہ صفات کو اپنے صفات
جیسا نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ جیسا وہ بیمثال ہے اوسکی صفات بھی
بیمثال ہیں اور اللہ تغیرات سے پاک ہے کل معروف صدقة
وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجه طلق وان تفرغ من
دلوک فی اناء اخیک ت ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری
کساه اللہ من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللہ
من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظما سقاه اللہ من الرحیق
المختوم د ت ان فی المال لحقا سوی الزکوة الحدیث ت حدیث
ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ مادام علیه منه
خرقة ت ان ظل المؤمن یوم القیامة صدقة ا من وسع
علی عیاله فی النفقة یوم عاشوراء وسع اللہ علیه سائر سنته
رزین افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی دابته فی سبیل
اللہ ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللہ م اذا طبخت مرقة
فاکثر ماءها وتعاهد جیرانک م الصدقة علی المسکین صدقة وهی
علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة ت س حه می ردوا السائل
ولو بظلف محرق مالک س ت افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا
کتاب الصوم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للہ

حاجة في ان يدع طعامه وشرابه ح من مات وعليه صوم صام
عنه وليه ق افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل
الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل م من صام يوما في سبيل الله
بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا ق من صام يوما في سبيل الله
جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض ت لكل شيء
زكوة وزكوة الجسد الصوم جه ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله
لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا جه ان الصائم
اذا اكل عنده صلت عليه الملائكة حتى يفرغوا ت فضائل
القرآن ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين م
لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي يقرأ
فيه سورة البقرة م الآيتان من آخر سورة البقرة من قرأ بهما في
ليلة كفتاه ق ايعجز احدكم ان يقرأ في ليلة ثلث القرآن
قالوا وكيف يقرأ ثلث القرآن قال قل هو الله احد يعدل
ثلث القرآن ق من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم
حرامه ادخله الله الجنة وشفعه في عشرة من اهل بيته كلهم قد
وجبت له النار ت جه مي اذا زلزلت تعدل نصف القرآن
وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا ايها الكافرون
تعدل ربع القرآن ت يا عقبة تعوذ بهما . . . فما تعوذ متعوذ
بمثلهما د ب اقرؤوا سورة هود يوم الجمعة في من قرأ سورة الكهف
في يوم الجمعة اضاء له النور ما بين الجمعتين دعوات كبير بئس ما لاحدهم
ان يقول نسيت آية كيت وكيت بل نسي واستذكروا القرآن

فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم قلیس منا من
لم یتغن بالقرآن خ زینوا القرآن باصواتکم اوجب من
قرء القرآن یتاکل به الناس جاء یوم القیامة ووجهه عظم
لیس علیه لحم ب کتاب الدعوات لا تدعوا علی انفسکم ولا
تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من الله ساعة
یسال فیها عطاء فیستجیب لکم م الدعاء مخ العبادة ت لا یرد
القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر ت من لم یسال الله
یغضب علیه ت ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا
ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه ت ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبده اذا رفع یدیه الیه ان یردهما صفرا ت دن اسرع
الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ت د ثلث دعوات مستجابة
لا شک فیهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم ت
د جه لا یقعد قوم یذکرون الله الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة
ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده م مثل الذی یذکر
ربه والذی لا یذکر مثل الحی والمیت ق ما جلس قوم مجلسا
لم یذکروا الله فیه ولم یصلوا علی نبیهم الا کان علیهم ترة فان
شاء عذبهم وان شاء غفر لهم ت لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله
فان کثرة الکلام بغیر ذکر الله
قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی ت
الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر الله خنس واذا
غفل وسوس خ تعلیقا ان الله تعالی یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی

وتحرك بي شفتاه خ ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
الا واحدة من احصاها دخل الجنة ق لان اقول سبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الي مما طلعت عليه الشمس م
من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه و
ان كانت مثل زبد البحر ق كلمتان خفيفتان على اللسان
ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم ق والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب
الله بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم م
ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار
ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها م ان العبد
اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه ق ما اصر من استغفر وان
عاد في اليوم سبعين مرة ت د من لزم الاستغفار جعل الله
له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا
يحتسب د جه ان الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب
لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة
الله م عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف ت اللهم
اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة
نقمتك وجميع سخطك م اللهم اني اعوذ بك من الاربع من
علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا
يسمع د جه ت من سال الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة
اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار

اقاله الله عثرته يوم القيامة وجبه ... ح سره ان ينجيه الله من
كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او ليضع عنه م من انظر معسرا
او وضع عنه اظله الله في ظله م مطل الغني ظلم فاذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع ق نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه
فعوات حب مى من مات وهو بري من الكبر والغلول و
الدين دخل الجنة ت حب مى ان الله عز وجل يقول انا
ثالث الشريكين ما لم يخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت
من بينهما وجاء الشيطان رز ادّ الامانة الى من ائتمنك ولا
تخن من خانك ت دمى من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه
يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين ق قال الله تعالى
ثلثة انا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع
حرا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم يعطه
اجره خ اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه جه للسائل
حق وان جاء على فرس د لا حمى الا لله ولرسوله خ لا تمنعوا
فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلاء ق المسلمون شركاء في
ثلاث في الماء والكلاء والنار د جه العائد في هبته كالكلب
يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء خ فاتقوا الله واعدلوا بين
اولادكم ق من لم يشكر الناس لم يشكر الله ت من صنع
اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في الثنا
ت تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن
جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة ت ثلث لا ترد الوسائد

والدهن واللبن ت اذا اعطي احدكم الريحان فلا يرده فانه
خرج من الجنة ت كتاب النكاح الدنيا كلها متاع
وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة م ما تركت بعدي فتنة
اضر على الرجال من النساء ق اياكم والدخول على النساء
الحديث ق اما علمت ان الفخذ عورة ت د لا يخلون رجل
بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ت لعن الله الناظر و
المنظور اليه ب نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة
طعام الفاسقين ب المتباريان لا يجابان ولا يؤكل
طعامهما ب لا يفرك مومن مومنة ان كره منها خلقا رضي منها
آخر م لا يجلد احدكم امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم
لم يضحك احدكم مما يفعل ق خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي و
اذا مات صاحبكم فدعوه ت ايما امرأة ماتت وزوجها عنها
راض دخلت الجنة ت لا تضربوا اماء الله الحديث وجه
ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله ت
ابغض الحلال الى الله الطلاق د يا معاذ ما خلق الله شيئا
على وجه الارض احب اليه من العتاق ولا خلق الله شيئا
على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق قط ان الله تعالى
يغار وان المومن يغار وغيرة الله ان ياتي المومن ما
حرم الله ق من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه
حرام ق لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر ق
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت

توق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ق
اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله اخاه تحت يديه فليطعمه
مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه
فليعنه عليه ق اتقوا الله واصلحوا السجود ولكن اقدر عليك منك عليه م الصلوة
وما ملكت ايمانكم ب لا يدخل الجنة سيئ الملكة ت اعفوا عنه
كل يوم سبعين مرة د ت اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها
صالحة واتركوها صالحة ولعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فرق بين الوالد وولده وبين الاخ وبين اخيه جه قط

باب الايمان والنذور من احلف بغير الله فقد اشرك

ت لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج
به من البخيل ق كفارة النذر كفارة اليمين م

باب القصاص

لا يحل لمسلم ان يروع مسلما د

كتاب الحدود

ان اخوف ما
اخاف على امتي عمل قوم لوط ت جه ملعون من عمل عمل قوم لوط
وفي رواية ان عليا احرقهما وابا بكر هدم عليهما حائطا ز لا ينظر
الله عز وجل الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها ت
ما اسكر كثيره فقليله حرام ت د جه لا يدخل الجنة عاق ولا قمار
ولا منان ولا مدمن خمر مي ثلثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن
الخمر والعاق والديوث الذي يقر في اهله الخبث رس
مدمن الخمر ان مات لقي الله تعالى كعابد وثن احمد

كتاب الامارة

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الحديث
ق ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحطها بنصيحة الا لم يجد

رائحة الجنة ق لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق شرح السنة
يسّروا ولا تنفّروا ويسّروا ولا تعسّروا ق ان الغادر ينصب له
لواء يوم القيامة فيقال هذه غدرة فلان بن فلان ق
لكل غادر لواء عند استه يوم القيامة م الحديث من شفع
لاحد شفاعة فاهدى له هدية عليها فقبلها فقد اتى بابا عظيما
من ابواب الربا د ان ابغض الرجال الى الله الالد الخصم ق
من ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار م باب
اداب السفر لو يعلم الناس ما في الوحدة ما اعلم ما سار راكب
بليل وحده خ لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس م
الجرس مزامير الشيطان م السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم
نومه وطعامه وشرابه فاذا قضى نهمته من وجهه فليعجل الى
اهله ق اذ دخل المسجد فصلى فيه ركعتين ق یہ جابر رض کو فرمایا
جب وہ حضرت کے ساتھ سفر سے مدینہ میں آئے خ اللهم بارك
لامتي في بكورها ت د مي عليكم بالدلجة فان الارض تطوى
بالليل د الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة
ركب مات د س ان تفرقكم في هذه الشعاب والاودية انما
ذلكم من الشيطان الحديث د لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر
فان الله تعالى انما سخرها لكم لتبلغكم الى بلد لم تكونوا بالغيه
الا بشق الانفس وجعل لكم الارض فعليها فاقضوا حاجاتكم د
سيد القوم في السفر خادمهم الحديث ب باب التصيد لا
تتخذوا شيئا فيه روح غرضا م ان الله تبارك وتعالى كتب الاحسان

على كل شئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا
الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته م من قتل عصفورا
فما فوقها بغير حقها سأله الله عن قتله قيل يا رسول الله وما
حقها قال ان يذبحها ويأكلها ولا يقطع راسها فيرمي بها ا لا
تسبوا الديك فانه يوقظ للصلوة ركتاب الاطعمة اذا اكل
احدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ق ان المؤمن يأكل
في معًا واحد والكافر يأكل في سبعة امعاء خ طعام الاثنين
كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الاربعة ق طعام الواحد
يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي
الثمانية م نعم الادام الخل نعم الادام الخل م
الطاعم الشاكر كالصائم الصابر ت جه سے بركة الطعام الوضوء
قبله والوضوء بعده ت د ان كثرة الاكل شؤم ب سيد ادامكم
الملح جه من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان
يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت في رواية
بدل الجار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه
ق والذي نفسي بيده لتسألن عن هذه النعيم يوم القيامة
م مثل المؤمن ومثل الايمان كمثل الفرس في آخيته يجول
ثم يرجع الى آخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع الى الايمان
فاطعموا طعامكم الاتقياء وأولوا معروفكم المؤمنين اب حب
نعم الا من ثلث خرقة لف بها الرجل عورته او كسرة تسد بها

او حجر یدخل فیہ من الحر والقراب کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان
البرکۃ مع الجماعۃ جہ الذی یشرب فی آنیۃ الفضۃ انما یجر
جر فی بطنہ نار جہنم ق اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللہم بارک
لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللہم بارک
لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شئ یجزی من الطعام و
الشراب الا اللبن ت د فراش للرجل وفراش لامرأتہ
والثالث للضیف والرابع للشیطان م ما اسفل من الکعبین
من الازار فی النار خ انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق
لہ فی الآخرۃ ق احل الذہب والحریر للاناث من امتی
وحرم علی ذکورہا ت س من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ
الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی
کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما
تقدم من ذنبہ وما تاخر و من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا
البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ او جہ من تشبہ بقوم فہو
منہم او من ترک لبس ثوب جمال وہو یقدر علیہ و فی روایۃ
تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ الحدیث ت ان اللہ یحب
ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ت مع کل جرس شیطان خالفوا
المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب ق من کان لہ
شعر فلیکرمہ د من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا
یوم القیامۃ ت س باب الکہانۃ من اتی عرافا فسالہ

عن شيء لم تقبل له صلوة اربعين ليلة م **كتاب الرؤيا**
الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فاذا رأى
احدكم ما يحب . . . . . فلا يحدث به الا من يحب واذا
رأى ما يكره فليتعوذ بالله من شرها ومن شر الشيطان
وليتفل ثلاثا ولا يحدث به احدا فانها لن تضره ق اذا
رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلاثا وليستعذ
بالله من الشيطان ثلاثا وليتحول عن جنبه الذي كان عليه
م **كتاب الاداب** يا بني اذا دخلت على اهلك فسلم يكون
بركة عليك وعلى اهل بيتك ت البادي بالسلام برئ
من الكبر ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما
قبل ان يتفرقا ات حب من بات على ظهر بيت ليس عليه حجاب
فقد برئت منه الذمة د قال حذيفة رض ملعون على لسان محمد
صلى الله عليه وسلم من قعد وسط الحلقة ت خير المجالس او
سعها ق اذا تثاوب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان
يدخل م تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي الحديث ق ان احب اسما
ئكم الى الله عبد الله وعبد الرحمن م اخنى الاسماء يوم القيامة
عند الله رجل تسمى ملك الاملاك خ لا تسب احدكم الدهر فان
الله هو الدهر م لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل
لقست نفسي ق لا تقولوا للمنافق سيد فانه ان يك سيدا
فقد اسخطتم ربكم وان من الشعر حكمة خ لان يمتلي جوف رجل
قيحا يريه خير من ان يمتلي شعرا ق هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح

من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة ح
المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم م اذا
قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم م تجدون شر الناس
يوم القيامة ذا الوجهين الذي ياتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه
ق لا يدخل الجنة قتات ق ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس
ويقول خيرا وينمي خيرا ق اذا رايتم المداحين فاحثوا في وجوههم
التراب م من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة
ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة ومن
حسن خلقه بني له في اعلاها ت اتدرون ما اكثر ما يدخل
الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما
يدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج ت حب من
ضمنت نجاة تهي ب اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء
كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانا نحن بك فان
استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا ت من حسن اسلام
المرء تركه ما لا يعنيه ما حب ت ب اذا كذب العبد تباعد عنه
الملك ميلا من نتن ما جاء به ت من كان ذا وجهين في الدنيا
كان له يوم القيامة لسانان من نار مي ليس المومن بالطعان
ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي ت ب لا يبلغني
احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج
اليكم وانا سليم الصدر د اذا مدح الفاسق غضب الرب
تعالى واهتز له العرش ب مقام الرجل بالصمت افضل

من عبادة ستين سنة الغيبة اشد من الزنا الحديث
ب ان من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتبته يقول اللهم
اغفر لنا وله دعوات كبير ضعيف الاسناد لينتهين قوم
يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعل الذي يدهده الخراء بانفه ان
الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو
مومن تقي او فاجر شقي الناس كلهم بنو آدم وآدم من
تراب ت د حبك الشيء يعمي ويصم لا يدخل الجنة قاطع
ق ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي اذا
قطعت رحمه وصلها خ رضى الرب في رضى الوالد و
سخط الرب في سخط الوالد ت هما جنتك ونارك جه ان العبد
ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو
لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا لا يرحم الله من لا يرحم الناس
ق من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له
سترا من النار ق من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة
انا وهو هكذا وضم اصابعه م الساعي على الارملة والمسكين
كالساعي في سبيل الله الحديث ق انا وكافل اليتيم له ولغيره
في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا
خ ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن ت
من رأى عورة فسترها كان كمن احيى موؤدة ابن
المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف عنه ضيعته ويحوطه

من وراء ه ت وانزلوا الناس منازلهم د ليس المومن بالذي
يشبع وجاره جائع الى جنبه ب خيركم من يرجى خيره
ويومن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يومن شره
ت ب اول خصمين يوم القيامة جاران ا ان الله يقول
يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في
ظلي يوم لا ظل الا ظلي م المرء مع من احب ق اذا احب
الرجل اخاه فليخبره انه يحبه د ت لا تصاحب الا مومنا
ولا ياكل طعامك الا تقي ت د مي لا يحل الكذب الا
في ثلث كذب الرجل امراته ليرضيها والكذب في الحرب
والكذب ليصلح بين الناس ا ت لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار ا د
اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب
د من اعتذر الى اخيه فلم يعذره او لم يقبل عذره كان
عليه مثل خطيئة صاحب مكس ب التؤدة في كل شيء
خير الا في عمل الآخرة د ان الهدى الصالح والسمت
الصالح والاقتصاد جزء من خمس وعشرين جزء من النبوة
د ان الله تعالى رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق
ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه م الحيا لا ياتي
الا بخير و في رواية الحيا خير كله ق من يحرم الرفق
يحرم الخير م ان من احبكم الي احسنكم اخلاقا خ لا يدخل
الجنة الجواظ ولا الجعظري الحديث وان المومن ليدرك بحسن

خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار و المسلم الذي
يخالط الناس ويصبر على اذاهم افضل من الذي لا يخالطهم
ولا يصبر على اذاهم ت ج ليس الشديد بالصرعة انما
الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ق لا يدخل النار احد
في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان لا يدخل الجنة احد
في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر م يقول الله تعالى
الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما ادخلته
النار م ما تجرع عبد افضل عند الله عز وجل من جرعة غيظ
يكظمها ابتغاء وجه الله تعالى ا ان الغضب ليفسد الايمان
كما يفسد الصبر العسل ب من خزن لسانه ستر الله عورته
ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه يوم القيامة ومن
اعتذر الى الله قبل الله عذره ب ثلاث منجيات وثلث
مهلكات فاما المنجيات فتقوى الله في السر والعلانية
والقول بالحق في الرضا والسخط والقصد في الغنى والفقر
واما المهلكات فهوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء
بنفسه وهي اشدهن ف آج کل عجب کی ہوا بہت چل
رہی عوام الناس اجتہاد کا دم بھرتی اور خواص مت
کو بے سمجھ جانتی ہیں ذرا اپنی نفسوں کا مطالعہ کرنا چاہیے
نعوذ بالله من شرور انفسنا ان الله ليملي الظالم حتى
اذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ
القرى وهي ظالمة الآية ق من التمس رضى الله بسخط الناس

۲۱۱

كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط
الله وكله الله الى الناس ت من مشى مع ظالم ليقويه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام ب ما من رجل
يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على ان يغيروا
عليه ولا يغيرون الا اصابهم الله منه بعقاب قبل ان يموتوا

كتاب الرقاق

الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر م
حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره خ تعس
عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة ان اعطي رضي وان
لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش الحديث
خ اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا ق قد افلح من اسلم و
رزق كفافا وقنعه الله بما آتاه م ليس الغنى عن كثرة
العرض ولكن الغنى غنى النفس ق ان الله يقول يا ابن
آدم تفرغ لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان
لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد فقرك حه اغتنم خمسا
قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك
قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك
من احب دنياه اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنياه
فآثروا ما يبقى على ما يفنى ا ب لو كانت الدنيا تعدل
عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ت حه
ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات
يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعام وثلث لشراب

وثلث الثقة شح اذا رأيت الله عز وجل يعطي العبد
من الدنيا على معاصيه ما يحب فانما هو استدراج الحديث
الآن اما كم عقبة كئودا لا يجوزها المثقلون ب ان اخوف
ما اتخوف على امتي الهوى وطول الامل فاما الهوى
فيصد عن الحق واما طول الامل فينسي الآخرة الحديث
ب ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا
ا هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم خ اطلعت في
الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار
فرأيت اكثر اهلها النساء ق اذا نظر احدكم الى من فضل
عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه ق
يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام نصف
يوم ت اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في
زمرة المساكين فقالت عائشة لم يا رسول الله قال
انهم يدخلون الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا يا عائشة
لا تردي المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة احبي المساكين
وقربيهم فان الله يقربك يوم القيامة ت ب ابغوني
في ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم ت
اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء
اثنتان يكرههما ابن آدم يكره الموت والموت
خير للمؤمن من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال
اقل للحساب ا اياك والتنعم فان عباد الله ليسوا بالمتنعمين

من جاع او احتاج فكتمه الناس كان حقا على الله عز وجل
ان يرزقه رزق سنة من حلال ب ان الله يحب عبده
المومن الفقير المتعفف ابا العيال حب من رضى
من الله باليسير من الرزق رضى الله منه بالقليل من
العمل ب يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
على المال والحرص على العمر ق احذر الله الى امرء
اخر اجله حتى بلغه ستين سنة خ كن فى الدنيا كانك
غريب او عابر سبيل وعد نفسك فى اهل القبور خ
اول صلاح هذه الامة اليقين والزهد واول فسادها
البخل والامل ب الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله
ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله النعم من
سمع سمع الله به ومن يرائى يرائى الله به ق من كانت
نيته طلب الاخرة جعل الله غناه فى قلبه وجمع له شمله
واتته الدنيا وهى راغمة ذليلة ومن كانت نيته طلب
الدنيا جعل الله الفقر بين عينيه وشتت عليه امره ولا
ياتيه منها الا ما كتب له ت امى ان يسير الرياء شرك
ومن عادى لله وليا فقد بارز الله بالمحاربة الحديث
ب من صلى يرائى فقد اشرك ومن صام يرائى فقد اشرك
ومن تصدق يرائى فقد اشرك ا والذى نفسى بيده لو تعلمون
ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل النار نام هاربها

ولا تسئل الجنة نام طالبهات انما القبر روضة من رياض
الجنة او حفرة من حفر النار ت ف ما قبل لكا حديث
طويل ہی عجيب مضمون کی یا عائشة اياک ومحقرات
الذنوب فان لها من الله طالبا حجه ی ب کتاب لعن
العبادة فی الهرج ... کهجرة الی م يطوی الله السموات يوم
القيامة ثم ياخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك اين
الجبارون اين المتكبرون ثم يطوی الارضين بشماله ثم يقول
انا الملک اين الجبارون اين المتكبرون م كيف انعم
وصاحب الصور قد التقمه واصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى
يومر بالنفخ فقالوا يا رسول الله وما تامرنا قال قولوا حسبنا
الله ونعم الوكيل ت يحشر الناس يوم القيامة حفاة
عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا
ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان
ينظر بعضهم الى بعض ق يعرق الناس يوم القيامة حتى
يذهب عرقهم فی الارض سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ
آذانهم ق حوضی مسيرة شهر وزواياه سواء ماؤه ابيض
من اللبن وريحه اطيب من المسک وكيزانه كنجوم السماء
من يشرب منها فلا يظمأ ابدا ق وترسل الامانة والرحم
فتقومان جنبتی الصراط يمينا وشمالا م موضع سوط فی الجنة
خير من الدنيا وما فيها ق غدوة فی سبيل الله او روحة
خير من الدنيا وما فيها ولو ان امراة من نساء اهل الجنة

۲۱۵

اطلعت علی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما
ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا خ ان
اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا
یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح
کرشح المسک یلہمون التسبیح والتحمید کما یلہمون النفس م
ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم
ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابدا
وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا م ان الحجر یلقی من شفۃ
جہنم فیہوی فیہا سبعین خریفا لا یدرک لہا قعرا واللہ
لتملأن الحدیث م نارکم جزء من سبعین جزءا من نار جہنم
ق یقول اللہ لاہون اہل النار عذابا یوم القیامۃ لو ان
لک ما فی الارض من شیء اکنت تفتدی بہ فیقول نعم
فیقول اردت منک اہون من ہذا وانت فی صلب آدم
ان لا تشرک بی فابیت ان لا تشرک بی ق منہم من تاخذہ
النار الی کعبیہ ومنہم من تاخذہ النار الی رکبتیہ ومنہم من
تاخذہ النار الی حجزتہ ومنہم من تاخذہ النار الی ترقوتہ
م ضرس الکافر یوم القیامۃ مثل احد وفخذہ مثل البیضاء
ومقعدہ من النار مسیرۃ ثلث مثل الربذۃ ت الصعود جبل
من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی بہ کذلک فیہ ابدا
ت ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی
جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر

ثم لیاد کما کانت لوان دلوا من غساق یہراق سے
الدنیا لانتن اہل الدنیا ت ان فی النار حیات کامثال
البخت تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان
فی النار عقارب کامثال البغال المؤکفۃ تلسع احداہن
اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا ا باب بدء الخلق کان
زکریا نجارا م ف کسی پیشہ حلال کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے
المؤمن اکرم الی اللہ من بعض ملائکتہ حبہ ف یہ بزرگی
ایمان کی نہ قومیت کی انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا
علی اللہ تعالی ت حب ے قال ابو حنیفۃ رض اذا اعجز عن
القعود صلی مستلقیا ورجلاہ الی الکعبۃ فان لم یستطع ان
یصلی مستلقیا صلی علی جنبہ تفسیر مظہری صـ ۲۰۵ صلّ قائما
فان لم یستطع فقاعدا وان لم یستطع فعلی جنب بخاری و
سنن اربعہ مظہری صـ ۲۰۵ العاری اذا کان بحضرتہ
من الکسوۃ فانہ لیس لہ فان لم یعطہ صلی عریانا ولو وجد
فی خلال صلوۃ ثوبا استقبل عالمگیریہ صـ ۲۱ صـ ۲۳ مریض
صاحب فراش لا یمکنہ ان یحول وجہہ ولیس بحضرتہ احد
یوجہہ یجزیہ صلوۃ الی حیثما شاء ف بعضے شخص باوجود
طاقت قیام کے اور نہ ضرر کرنی وضو کی مرض کے بہانہ سے
بیٹھ کر نماز پڑھتے اور تیمم کرتے ہیں ایسا ہرگز نہ چاہیے اور
مرض میں نماز چھوڑ دینے والوں کو بیماری کیا آئی حیض آیا
صـ ۱۹۱ و یجبر المولد الموسر علی نفقۃ الابوین المعسرین

٢١٦

مسلمین کا با او ذمیین قدرا علی الکسب و لم تقدر الخ "
والنفقۃ لکل ذی رحم محرم اذا کان صغیرا فقیرا او کانت
امرأۃ بالغۃ فقیرۃ او کان ذکرا فقیرا زمنا او اعمی تجب
ذلک علی قدر المیراث ویجبر علیہ کذا فی الہدایۃ و تعتبر اہلیۃ
الارث لا حقیقتہ الخ " کتاب الکراہیۃ صـ ۱۲۰ قراءۃ الکافرون
الی الآخر مع الجمع مکروہۃ لانہا بدعۃ لم تنقل عن الصحابۃ و
التابعین رض کذا فی المحیط اس سے معلوم ہوا کہ سوم اور
چہلم وغیرہ ایام کو مقرر کرنا اور طعام وغیرہ پر ختم پڑھنا اور
عرس ور مولد شریف کی محفل کرنا جیسا کہ اس زمانہ میں مروج
ہے اور سوای اسکے اور جو امر کہ صحابہ اور تابعین رض سے
منقول نہو اور لوگ اوسکو دین کا کام جانیں وہ بدعت ہے
اور یہ بڑا عمدہ اصول ہے مذہب حنفی کا اور اعتقاد واجب
ہونی تقلید مذہب معین کا بہی صحابہ اور تابعین سے منقول
نہیں " کتاب الاکراہ صـ ۱۵ السلطان اذا اخذ رجلا و
قال لاقتلنک او لتشربن ہذا الخمر او لتاکلن ہذہ المیتۃ
او لتاکلن لحم ہذا الخنزیر کان فی سعۃ من تناولہ بل یفترض
علیہ التناول اذا کان فی غالب رأیہ لو لم یتناول لقتل
الخ و لو اکرہ الرجل علی ان یقتل فلانا المسلم او یتلف مال
الغیر کان لہ ان لا یاخذ مال الغیر و لا یتلفہ اور مالا بد منہ
درحالت مخمصہ اگر ماکول حلال نیابد میتۃ و مانند آن از
محرمات حلال شود بلکہ فرض شود خوردن آن نزد امام اعظم

ودرچنین حالت اگر مال غیر مقدار سد رمق خورد به نیت
ادای قیمت آن روا باشد لیکن اگر احتیاط کرده بمیرد
ماجور شود آثم نشود انتهی مختصراً ، خوردن انواع فواکه
واطعمه لذیذه جایز است لیکن اسراف دران وافراط
ممنوع است ، معصفر ومزعفر مردان را حرام است وپوشیدن
رنگ سرخ مردان را مطلق مکروه است مگر مخلوط مثل سوسی
، پارچه که تار وپود آن ابریشم باشد مردان را حرام است
مگر مقدار چهار انگشت چون علم الخ ، زیور زر ونقره مردان را
جائز نیست مگر انگشتری نقره کم از مثقال وکندن زرگر ونگینه ، طفل را
مرد را پوشانیدن حریر وزر حرام است ، مرد را از مرد وزن را
از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست الخ از زن محرم
سر وروی وساق وبازو دیدن ومس کردن جائز است اگر
از شهوت مامون باشد ، تفصیل مسائل بیع باطل وفاسد
در کتب فقه است ازین بیوع اجتناب واجب است ، اگر
گندم را عوض گندم یا نخود را عوض نخود یا جو را عوض جو یا
زر را عوض زر یا آهن را عوض آهن فروخته شود فضل
ونسیه هر دو حرام باشد واگر گندم را عوض نخود یا زر را عوض
سیم یا آهن را عوض مس فروخته شود فضل حلال باشد
لیکن نسیه حرام واگر پارچه گزی را بپارچه گزی یا اسپ را
عوض اسپ فروخته شود نیز فضل حلال است ونسیه حرام
ف ان مسائل سی معلوم ہوا کہ سنار وغیرہ سی جو چاندی کالے

وغیرہ نقود سیم کے

بعوض روپیون ہو اور سونی کا بعوض اشرفیون وغیرہ نقود
زرکی جب جائز ہے کہ سودا دست بدست اور زیور اور نقود
وزن مین برابر ہون یا جسطرف بہی وزن کم ہو اوسطرف سے
کچہہ پیسے وغیرہ ملاکر دئی جاوین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ
سودا زیورات کا اور گوٹہ کناری پہک زری اور ٹوپی
اور پگڑی اور دوپٹہ زری دار یا گوٹہ دار اور کمخواب
اور جوتہ کا مدار اور ہتہیار جن پر سونی یا چاندی کا کام ہو
اور چار جامہ اور زین پوش زری دار وغیرہ ایسی چیزونکا
جنمین سونی یا چاندی کا میل ہی بعوض نقود سونی اور
چاندی کی دست بدست جائز ہے اور اودہار پر حرام ہے
ہنڈوی برای خطرہ راہ مکروہ ہست اگر ہنڈاون در میان
نباشد و اگر باشد حرام است در بواۃ از اجارہ فاسد احتراز
واجب است چنانچہ یک من بخراسیان دہد تا ازآرد
آن ربع در اجارہ بسائید گے دہد و شنی آثار سیدہ بگیرد
یا ریسمان خام بسفید باف داد باین شرط کہ سیوم حصہ
پارچہ در اجرت بافتن بدہد یا یک من گندم بر خر بار
کرد تا دہلی باین شرط کہ ازان غلہ چہارم حصہ در دہلی
در اجورہ حمالی بدہد این اجارہ فاسد ہست در اجارہ
فاسد اجورہ مثل واجب شود لیکن زیادہ از مسمی مقرر نداد
شود کم کردن بایع در وزن مبیع یا مشتری در ثمن حرام است
ور ادا کردن ثمن قیمت مبیع وغیرہ دیون بحیلہ و مزدوری مزدور

بیعد تا خیر کردن حرام است زیاده بادادن بی شرط مستحب است
غدر و فریب و کذب کسب حلال را حرام سازد از حق خود درگذر
کردن و بیع و شرا و ادای دین و تقاضای آن مستحب است
تابع بلحاظ مشتری اقالہ بیع کند حق تعالی گناہان بایع را
بیامرزد مدح فاسق حرام است بر کجی زبان صبر باید نمود
صغیرہ را سہل انگاشتن و بران اصرار کردن کبیرہ است
کسی کہ مشتق نباشد ولی نباشد انتہی مختصرا کذا فی مالا بد
مسئلہ در مرقاۃ ہست ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی
ولا غیرہ فیما شاع بین الناس مسئلہ والانکحۃ التی تنعقد
فی مجالس الملاہی والمزامیر یکون مختلفا فیہا الخ ؛ حمادیہ ؛
خلوۃ ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی اشباہ ؛ خلوت ساتھ محرم
کے مباح ہے مگر ساتھ دودہ شریک بہن اور ساس جوان کے
نہیں مباح ف مولف کہتا ہی چچی تائی ممانی اور چچا تایا
ماموں خالہ کی بیٹی اور بہابی اور بہتیجے اور بہانجے کی بیوی
اور سالی اور بیوی کی خالہ اور بیوی کی بہانجی اور سالی کی
بیٹی یہ سب عورتیں نامحرم ہیں مرد کو انکی ساتھ ایک مکان میں
ہونا یا انکی سر اور کان اور سینہ اور ساعد اور ساق پر نظر
ڈالنا حرام ہے منع کیا جاوی عورتوں کو پہننے چہاجن اور
گہنگرو کے سی جنے کہ چہوٹی لڑکی کو بہی مکروہ ہی ؛ اگر واسطے
فخر اور سنانی کے بجادیں تو دعوت اونکے نہ قبول کیجاوی
ف مولف کہتا ہی چنانچہ بہاجی اور نکاح سی اول کہانا برادری کا

اور کسی کی مرغی کی رونی وغیرہ فخر کے کام ہاؤ لونڈی وغلام عرفی
حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین ہین بعد وفات زوج کی چار
مہینے دس دن سوگ ہے اوزا اور قرابتی مری تو بعد تین دن کے
درست نہین ذخیرہ مین ہے واذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع
فی ہذہ الحادثۃ کذا فقال ذلک الغیر من بر سم کار بستیم لا بشرع
فی کفر عند بعض المشایخ انتہی مختصرا کذا فی تحفۃ الزوجین مسئلہ
کسی بستی مین مسلمان سنی ذبح کراکے کفار گوشت کو بیچتے ہین
اور خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا سوای قول کافر کے یا عادت کے
معلوم نہین حکم اوسکا کیا ہے جواب حکم قرینہ وغیرہ پر نہین
ہوتا جبتک دلیل شرعی قائم نہو پس اس گوشت کا کھانا جائز
نہین در مختار مین ہے قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات
لا فی الدیانات اور موطا مین ہے فان اتاہ ذلک مجوسی
وذکر ان مسلما ذبحہ لم یصدق فلم یوکل واللہ اعلم بالصواب
انتہی مختصرا سید محمد نذیر حسین جواب صحیح ہے اور قرینہ
قاطعہ سے ثبوت حکم کا حلت اور حرمت مین نہین ہو سکتا
مختصرا محمد صدر الدین محمد قطب الدین نوازش علی رحمۃ اللہ
علیہ محمد کریم اللہ احمد علی کل حال فقیر احمد سعید احمدی حسبنا
اللہ بس حفیظ اللہ ایضا کھٹیک وغیرہ نے گوسفند وغیرہ کو
مسلمان سے ذبح کرایا پھر وہ ذبیحہ مسلمان کی نظر سے ایک لحظہ
غائب ہوا اوسکا خریدنا درست ہے یا نہین جواب جب تلک مسلمان کے
سامنے رہے خریدنا اور کھانا درست ہے جب نظر سے غائب ہوا تو

کافر کا قول اس باب میں معتبر نہیں لم تصدق فیما ذکرہ ولم یوکل
لقوله لانه لیس من اہل الدیانات بل من ارباب الخلع ختم
مختصرا شرح قاضی بر موطا سجاد و تعلی محمد روشن علی نوازش علی
مشتاق احمد ظہور حسن محمد عبید الله فقیر محمد حسین جبل الس
مسئلہ میں یہ ہے کہ بعد ذبح کے مسلمان کی نظر سے اگر گوشت
ایک لحظہ بھی غایب ہو جاوے اوسکا لینا اور کھانا اور خریدنا
ہرگز درست نہیں اور یہ گوشت حرام اور ناپاک ہوگا اگرچہ
مسلمان کے مکان میں ذبح ہوا ہو چاہیے کہ محافظ مسلمان دیندار
اوسکے پاس رہے اور غافل نہ رہے اور نظر سے غایب ہونے
نہ دے یہاں گوشت سے صبر کرنا آسان ہے بہشت کے نعمتوں سے
محروم رہنا اور دوزخ کی آگ پر صبر کرنا مشکل پڑیگا انتہی
مختصرا مطبوعہ مطبع ہاشمی سنہ ۱۲ ایضا گوشت کہ از بت پرستان
خریدہ شود حرام است الا بعد العیان خبر الواحد یقبل فی الدیانات
کالحل والحرمة والطہارة والنجاسة اذا کان مسلما عدلا الخ
ولا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الروایات وهو
الصحیح ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الخ کذا فی عالمگیری
کتاب الکراہیة صفحہ ۱۱ ان مسایل سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
مسلمان صالح خبر دے کہ یہ پانی یا کپڑا پاک یا ناپاک ہے اور
یہ گوشت میرے سامنے مسلمان نے ذبح کیا اور اوسکے میرے
نظر سے غایب نہیں ہوا تو اس قول کا اعتبار کیا جاوے اور اگر
کوئی مسلمان فاسق یا جسکا فاسق اور صالح ہونا معلوم نہ ہو یا کوئی

کافر ایسی خبر دے اور اسکا اعتبار نکیا جاوے اور وہ گوشت نکیا یا جاوے پانی کی نجاست کے خبر مین تحری جائز ہے بیچ قول مستور الحال اور فاسق کے نہ کافر کے اور ایک عادل خبر دے پانی کے نجاست کے اور دوسرا عادل طہارت کے تو حکم طہارت کا ہے اور ذبیحہ کے امر مین اگر دو عادل خبر مختلف دین تو حکم حرمت کا ہے کذا فی معدن الجواہر تصنیف مولانا قطب الدین رحمہ

الضاً

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی فی ہذہ المسئلۃ ان فی بلاد الہند اقوام من المجوس وعبدۃ الاصنام یبیعون لحم الذبیحۃ ولا سبیل للمشتری المسلم علی الذابح ہل ہو مسلم ام کافر الا قول المجوس البائع بان مسلم ذبحہا فقول المجوس فی ہذا الامر الذی ہو من الدیانات یصدق ویشترا ام لا واللحم المذکور یحل ویطہر لنا ام لا بینوا لکم الثواب یا اولی الالباب الحمد للہ تعالی حمدا لکون استمد التوفیق والعون لا یقبل قول المجوس فی ذلک ولا یلتفت الیہ ولا یحل الاکل والحال ما ذکر قال فی الدر المختار قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات انتہی وقال الامام محمد بن الحسن الشیبانی فی الموطا فان اتی بذلک مجوسی ای عابد نار وفی معناہ الوثنی وہو عابد الصنم او المرتد وذکر ان مسلما ذبحہ او رجل من اہل الکتاب ذبحہ لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل بقولہ لانہ لیس من اہل الدیانات بل من ارباب الخداع والخیانۃ انتہی واللہ تعالی اعلم رقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ

سراج الحنفی مفتی مکہ المکرمۃ حالا کان الله لہا حامدا ومصلیا
مسلما — الحنفی عذراس گوشت کی شائقون کے قولہ کہٹیک
کر ہندو مین اونکو کیا غرض کہ ہمارا دین بگاڑینگو گوشت مردار کا
ہمارے ہاتہہ بیچین جواب برخلاف قول حضرات مجتہدین
اور فتوی مفتیون کے یہ قیاس تمہارا قبول نہین بعد منظلی
ہوجانی نواب محمد علیخانصاحب کے ریاست ٹونک سے کہٹیکونکو
اجازت بیچنی گوشت کی ہوئی اونہیں کرک گدہونکی ہڈیکو کٹے
کہروان سے نکلے جنکا گوشت بیچتی رہی تہی اور ہماری بستیون مین بہی
کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا ہی قولہ ہندؤن کے دین مین جاندار
کا مارنا اور گوشت کہانا درست نہین تو وہ کہان سی حرام گوشت
لاکر تمہاری ہاتہہ فروخت کرینگے جواب ہندؤن کی دین مین بہی
گوشت کا کہانا یقیناً جائز ہے اور تفصیل اسکی تحفۃ الہند مین ہے
اور کہٹیک تو خوب سے کہانیوالی گوشت کے ہین اور کئی بہی کتی
مردار کیا دنیا مین تہوڑی ہین کہ اونکو میسر نہین آتی قولہ ہم تو
رشوت کا مال بہی کہا لیتی ہین کہٹیک کا گوشت کہا لیا تو کیا ہوا
جواب کان کے لئے گوشت ضرور نہین کہ ناک بہی کاٹ ڈالی اور رشوت
کہاؤگے تو تم بہی مستحق جہنم کے ہوگے اور یہ گوشت جس برتن مین
پکیگا اور جس کپڑے اور برتن کو لگیگا اسکو ناپاک کریگا قولہ
کیا کرین ہمکو دال موافق نہین آتی جواب تری ناموافق غذا
زقوم اور ضریع اور غساق اور غسلین ہے اوس سے بچو اکثر سہاگوں
ساری عمر گوشت نہین کہاتی تم ہمت مین اون سی کم تو مت ہو

224

قولہم تحصیلدار کا آدمی اپنی سامنی ذبح کراتا ہی ہمارا آدمی
اوسمین سے خرید لاتا ہی جواب وہ آدمی ذبح کراکے کہیںک
کو کہہ کر چلا جاتا ہی کہ تو اسکا گوشت نکال مین بہی آتا ہون پہر سامنے
کہاں رہا اور تمہارا آدمی جو جاتا ہی وہ بی نماز اور فاسق ہے
اوسکی قول کا کیا اعتبار قولہم فلانی شخص نے ذبح کیا اور
پاس بیٹھا رہا جواب فلانا شخص ذبح کرکے کبہی کپڑا سینی لگا
اور طرف دہیان لگا یا پاٹول کیا تو نظر مین کہان رہا قولہ
جب ہماری مکان مین ذبح ہو تو پہر کیا حاجت سامنی کی ؛
جواب شریعت مین اپنی بیگانی مکان کا ذکر نہین بلکہ سامنے
ہونا شرط ہے مسئلہ پارچہ بدہ درم فروخت وقیمت وصول
نشدہ بود کہ اورا بائع از مشتری بہ پنج درم خرید یا آن پارچہ را
یا پارچہ دیگر بدہ درم خرید ہیم صحیح نباشد حکم ربو دارد حرام است
کہ کسی بدون قصد خرید خود را خریدار نمودہ قیمت مبیع زیادہ گفت
تا کسی دیگر مشتری فریب خوردہ مسلمان چیزی بخرد یا پیغام زنی
دادہ دیگر کس بران پیغام خود داد مکروہ است تا کہ معاملہ خریدار
اول درست یا موقوف نشود ؛ بیع وقت اذان جمعہ مکروہ است
غیبت اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در
دین او گوید یا در صورت یا در نسب یا غیر ان الخ ؛ نمیمہ
نیز حرام است ؛ دشنام بزبان یا باشارہ چشم یا سر یا دست و
مانند آن یا خندیدن بہ دی بہ نہجی کہ موجب ہتک حرمت او
باشد حرام است ؛ دروغ حرام است مگر برای عیب جو حرام است

ب رشوت دهنده و خورنده در دوزخ باشند دادن رشوت برای
دفع ظلم جایز است ؛ هر که حکم نکند مطابق کتاب الله حق تعالی
آنها را کافر گفته ؛ قضیه که در میان افتد واجب است که بشرع
رجوع کنند و آنچه شرع در آن حکم کند بطیب خاطر قبول کنند و مکروه
داشتن آن کفر است ؛ عجب و تکبر کردن و نفس خود را از دیگران
بهتر دانستن و غیر را حقیر دانستن حرام است ؛ خاتمه معلوم نیست
که چه خواهد بود ؛ تفاخر بانساب و تکاثر بمال و جاه حرام است
کریم نزد خدا متقی است ؛ بازی به شطرنج و چوپر و مانند آن حرام
است و اگر در آن مال مشروط باشد قمار و حرام قطعی است و لعب
به پرانیدن کبوتر و جنگانیدن مرغ حرام است ؛ حره را سفر بدون
محرم یا شوهر جائز نیست ؛ تراشیدن ریش پیش از قبضه حرام
است و چیدن موی سفید مکروه ؛ امر معروف و نهی منکر واجب است
حسب مقدور الخ ؛ خالی بودن از مجلس ذکر درود مکروه است
مرد را تشبه بزنان و زن را بمردان و مسلم را بکفار و فساق
حرام است ؛ دوست دارد برای مسلمانان آنچه برای نفس خود
دوست دارد و مکروه دارد در حق آنها آنچه برای خود نه پسندد ؛ رد
سلام واجب است ؛ حقوق مسلمان بر مسلمان عیادت حضور
جنازه قبول دعوت تشمیت عاطس خیرخواهی حاضر و غایب
انتهی مختصرا اما لا بد فلا یجوز الوظیفة بلفظة یا محمد یا محمد یا محمد
انتهی مختصر ارشاد الناقصین تائید الکاملین مسئلہ یا رسول الله
کہنا اور یا ولی اللہ کہنا حاضر اور ناظر سمجھ کر درست ہے یا نہیں اور

اللہ کو چھوڑکر اوروں سی مدد مانگنا درست ہے یا نہیں اور مسائل تنجیم
کا جواب یہ مثنوی مولانا روم اور زلیخا اور اشعار جیسے تصنیف بعضے
بزرگوں سی دینا درست ہے یا نہیں جواب بسوائے اللہ کے اور کسیکو
حاضر ناظر اور عالم الغیب سمجھنا کفر اور شرک ہے ولی ہوں یا نبی
یا بزرگ کوئی یہ اللہ ہی کی شان ہی وہو بکل شیٔ علیم وان اللہ
قد احاط بکل شیٔ علما اور اوروں کی حق مین یوں فرمایا ولا یحیطون
بشیٔ من علمہ الا بما شاء وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تفسیر وکی
مین ہی کہ جب حضرت نی یہ آیت پڑہی لوگوں نی کہا کہ یہ
خطاب خاص ہمین کو ہی آپ نی فرمایا بل نحن وانتم یعنی
ہم بہی اور تم بہی اور فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر تفسیر
کبیر مین تحت مین اس آیت کی لکہا ہی المسئلۃ الثانیۃ اعلم
ان القوم لما طلبوہ بالاخبار بالغیب وطلبوہ باعطاء الاموال
الکثیرۃ والدولۃ العظیمۃ ذکر ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل
والقدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط لیس الا للہ یعنی لوگوں نے جب
طلب کیا حضرت سے خبر دینا غیب کا اور طلب کی بخشش اموال
کثیر اور دولت عظیم کے تو فرما دیا کہ قدرت حضرت کی قاصر ہے
اور علم آپکا قلیل ہے اور قدرت کاملہ اور علم محیط خاص اللہ
سکو ہی اور شرح فقہ اکبر مین ہی اعلم ان الانبیاء لم یعلموا
المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ
تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الغیب

۲۴۷

یعنی انبیار علیہم السلام نہین جانتی تا غایب چیزون کو مگر وہ کہ بتلاوے
اونکو اللہ جب کبھی اور ذکر کیا ہے علمار حنفیہ نی تصریحا کفر
اوس شخص کا کہ اعتقاد کرے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جانتی ہین غیب کو اور بعضی بزرگون سی جو کبھی ندار لغیر اللہ
صادر ہوئی ہے تو یہ کلام عشقیہ ہے بدون اعتقاد حاضر ناظر ہونیکی
چنانچہ یہ مصاریع ز مہجوری بر آمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
ز خاک ای لالہ سیراب برخیز برون آور سر از برد یمانی ادیم طایفی
نعلین پاکن ؂ فرود آویز از سر گیسوان را ز سجدہ پای ما در صحن
حرم نہ چنانچہ مصنف ان اشعار کا خوب جانتا ہے کہ حضرت
قیامت سے پہلے ہرگز قبر شریف سی نہ اوٹھینگے اور نہ نعلین پہنکر
اور نہ صحن مسجد مین تشریف لاوینگی اور اسطرح کا کلام عشقیہ
اشعار مین بہت ہوتا ہے بدون اعتقاد سماع مخاطب کے چنانچہ
ای نسیم سحر آرامگہ یار کجاست ؂ ان نلت یا ریح الصبا یوما الی
بیت الحرم اور مدد مانگنا غیر اللہ سے اگر زندون سے ہے ایسی کامون
کہ فعل اختیاری بندون کے ہین جیسے پانی مانگ لینا دوا پوچھنا
دعا کروانا اور یہ استمداد نزدیک سے ہے تو جائز ہی اور اگر وہ کام
غیر اختیاری مین ہی جیسی ولاد اور رزق مانگنا وغیرہ جیسی صحت
مریض اور مینہ اور دفع بلار و قحط و وبا طلب کرنا تو یہ مطلقا
جائز نہین اور موتی سی یون کہنا کہ تم میری واسطی دعا کرو اگر
دور سی ہی باعتقاد حاضر ناظر اور عالم الغیب ہونیکی ہے تو کفر
اور شرک ہے اور بدون اس اعتقاد کے لغو بلکہ موہم بالشرک ہے ہرگز نچاہئے

اور اگر قبر کے پاس ہے فقہا نے اسپر بھی انکار کیا ہے اور سنت
سے ثابت نہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین اس استمداد کا
رواج نہتا مسلمان کو چاہیے کہ قول فعل رسول کریم صلعم اور
صحابہ کرام پر اکتفا کرے اور جواب مسائل شرعیہ کا کتاب
اور سنت اور اجماع مجتہدین اور قیاس صحیح مجتہد سی دیا جائے
کہ دلیلین شرعی یہی چار ہین اور اشعار خواہ کسیکے تصنیف ہوں
داخل حجت شرعیہ نہین ہین اور اللہ تعالی نی پیغمبر سی شعر کو
شریعت مین داخل نہین کیا یعنی صاحب شریعت علیہ السلام
کو شعر کہنا نہین سکہایا چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی
لہ اور جو کوئی مسئلہ شرعیہ مین ایسی اشعار کی دلیل لاتا ہی اون
لوگون مین داخل ہے جنکے حق مین حضرت نی فرمایا فافتوا بغیر
علم فضلوا واضلوا واللہ اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبد اللہ
مسئلہ رجل تزوج امراۃ ولم یحضر الشہود وقال خدایرا ورسول را
گواہ کردم او قال خدایرا و فرشتگان را گواہ کردم کفر ولو قال
فرشتہ دست راست را گواہ کردم و فرشتہ دست چپ را گواہ
کردم لا یکفر انتہی عالمگیریہ ف اسطرح کے الفاظ بولنا کہ خدا
ورسول گواہ ہین خدا ورسول جانتی ہین مین جانون میرا رسول
جانے میرا پیر خدا ورسول تجپر فضل کری تیری مشکل آسان
کری تجکو بیٹا دی تیری بیمار کو شفا بخشے حضرت پیر تیری مشکل
آسان کری الہی پیرون نی یہ کام کر دیا حضرت رسول
نے بلا اور وبا کو دفع کر دیا یا حضرت مشکل آسان کیجیے یاران کو

علم دیجیے اور سوای اسکی جمیع مین شرک یا شرک کا وہم ہو مگر
نجاہی ایسی قدرت کہ جو چاہے کر ڈالی اور ایسا علم کہ ہر چیز
کے ہر وقت خبر رکہیے سوائی اللہ کے اور کسی کی شان نہین
مسئلہ نکاح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ مطلقہ کا مشروع اور
سنت تعبدی ہی بحر الرائق مین ہی وہو سنة وعند التوقان
واجب فالمراد به السنة الموكدة على الاصح وصرح في المحيط
ايضا بانها موكدة الخ اور در مختار مین ہے ليس لنا عبادة
شرعت من عهد آدم عليه السلام الى الآن ثم تستمر في الجنة
الا النكاح والايمان اور جس کسیکو یہ سنت خوش نہ آوی بلکہ
اوسکی کرنیوالیسے بیزار ہو ایسا شخص کافر ہوتا ہے بسبب
جانی سنت کے سب فقہا کے نزدیک اور بیوی اوسکی اوسکے نکاح
سی نکل جاتی ہی عالمگیری مین ہے او لم یرض السنة من سنن
المرسلين فقد كفر اور ایسا ہی ہے فصول عمادیہ اور بحر الرائق
مین کہا شیخ ابن ہمام فی ہیچ حاشیہ ہدایہ کے فیقول ہذا فعل
النبي وانا لا افعله فيحكم بكفره اور عالمگیری اور بحر الرائق مین ہے
ويكفر بتحسين امر الكفار اتفاقا الخ انتهى مختصرا عروس المومنين
كتبه احمد علی السہارنپوری عفی عنہ علماء دہلی اور لکہنو اور
سہارنپور وغیرہ کے تیس مہرین اور دستخط اس فتوی پر ہیں
اور ایک فتوی مکہ معظمہ کا رسالہ رانڈونکی شادی مین منقول
ہے اوسپر ایک سو پچیس علماء اور اشرافت مکہ معظمہ کے مہرین ہیں
باین مضمون کہ جو کوئی بیوہ کی نکاح کرنیوالی کو حقیر جانین فـ...

نکالین یا نکاح کرنیوالون کو روک دین نکرنی دین یا ایسی فساد کے
بات اوٹہا دین جس سی حکم خدا اور سنت رسول جاری نہو جالوے
کہ کہنے سنّی سی خدا اور رسول کا حکم قبول نکرین سو یہ سب قسم کے
لوگ کافر ہوتی ہین عورتین اونکے نکاح سے باہر ہو جاتی ہین
نماز و روزہ قبول نہین جب تلک توبہ نکرین اونکے ساتھہ ایسا
معاملہ کرنا چاہیی جیسا مرتدون کی ساتھہ نعوذ باللہ منہا ف
بعضے دل کے روگی سنت نبوی کے مخالف سنت ابوی کے
قیدی رسول مقبول کے عاصی ابلیس لعین کے مطیع بموجب تلقین
اپنے مرشد ابلیس کے بعضے امور کو مانع رواج سنت کا جانتی ہین
ازانجملہ یہ کہ بیوہ کا نکاح کو دل نہین چاہتا ہے جب کنواری
تہی دل چاہتا تہا اب نہین چاہتا اسکا کیا سبب بغیر زاویان
کے دل چاہتی تہے اسکا نہین چاہتا تم تو نوی ۹۰ برس کے عمر تک
جورو کی خواہش رکہو اور اسکا دل نہین چاہتا اور چونکہ یہ امر عبادات
موکدہ اور احیای سنت ہے دل چاہی یا نچاہے بجالانا چاہیی
ہم کیا کرین بیوہ خود نکاح کو قبول نہین کرتی ہے اگر کنواری قبول
نکرتی تو کیا کرتے اگر بیوہ کہے تو ہم اوسکا نکاح کردین ہے
آیا کنواری کا نکاح ہے اوسکے کہنے سی کیا تہا ایک عورت کے
کئی خاوند ہونا ڈنگرونکا کام ہے سنت کو عیب لگانا مرتدون کا
کام ہے عزت نہین رہتی ہے من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا
اور جہنم کے بہیر سے اور ذلت کے مار کہانا کیون گوارا کرتے ہو
اشرافون مین نہین ہوتا ہے حضرت کے اہل بیت اور صحابہ رضی کے سب

زیادہ اشراف تھی او نہین ہوتا تھا بی بی ام کلثوم رض حسن رض اور حسین رض کی بہن
علی رض اور فاطمہ رض کی بیٹی عمر رض کی بیوی دختر سید الانبیاء کی نواسی انکا
چار مرتبہ نکاح ہوا تو کیا زیادہ کون اشراف ہے "رسم ہنین ج زناکار
اور شراب خوار ایسا مقابلہ سنت کا نہین کرتا جیسا یہ کم بخت رسم کی
پابند مقابلہ سنت کا بلکہ ایمان کا کرتا ہے وہ عین زنا کی وقت میں
زنا کو برا جانتا ہے اور رسم کو برا نہین جانتا فرمایا ہے بعض مشائخ
صوفیہ رح فی الایمان ترک از رسوم والعادات انبیاء اولوالعزم
کے شریعتون کے اکثر احکام اس شریعت کے ساتھ منسوخ ہو گئی لیکن
تمہاری باپ دادا اور قوم کی رسمین منسوخ نہوی موسی علیہ السلام
کہ جنکے شریعت پر قریب چار ہزار پیغمبرونکا عمل رہا اگر زندہ ہوتے
تو اپنے شریعت کو چھوڑ کر سنت اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اتباع کرتے یہ بی نصیب رسمون کی پابند رسمونکو چھوڑ کر سنت کے
تابع نہین ہوتی ہے رسم گر خوب ہو و یا ہو بری بہ پہیر دونکو
تو گلے پہ چھری ہو " نکاح کرنے سے نماز روزہ مین مشغول ہونا بہتر ہے
ج فقہ مین ہی الاشتغال بالنکاح اولی من الاشتغال بالنوافل
اور خاوند والی عورتین کیا نماز و روزہ نہین کر سکتین اور جو عورت
اس سنت کو ناپسند کرکے بیوہ بیٹھی رہے اوسکا نماز روزہ قبول
کب ہوتا ہے "اس بیوہ یا تارک کا شوہر تو قرآن مجید ہی بدنام
اور ہو رہا ج اگر ان چیزون سے نکاح ہوا ہے تو وکیل اور گواہ سب کا خرچ
اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو توبہ کرو اللہ بہتی اعلی اور [illegible] سے شہوت
کیونکر دفع ہو گی ہم اس سنت کو برا نہین جانتی ج اگر برا نہین جانتی ہی

۲۳۲

توکیون نہین ہونی دیتی ہو اور کیون چاہتی ہو کہ ہونی نہ ہووی اور
ہو جاوی مین سے کیون نہین کرتے ہو ہیہات ہیہات حضرت کی سنت
کو رد کو اور آپ کے شفاعت اور جام کوثر کے امید بہی رکہو ہ ربط
غیرون کے رکہو ہسی وفا چاہتی ہو ولیکن سوچو یہ کہ کیا کرتے ہو کیا
چاہیی ہو ،، آدمی نہین ملتا ج کنواری کو کیونکر ملا تہا تلاش کرو
انشاءاللہ تعالی مل جاویگا کنواری اور بیوہ اور مطلقہ کے نکاح مین
فرق ایسی فرق کری اوتنا او سکے دین مین خلل ہے ،، رانڈون کے
تنخواہ مقرر کردو تا کہ نکاح نکرین ج بڑی حاجت کی واسطے کیا
مقرر کرو گی اور اگر کرتے ہو تو ابتدا اسی کنواریون کی تنخواہ مقرر
کر دیا کرو تا کہ پورا ثواب سنت کے مٹانی کا تمکو حاصل ہو بقول
شیطان کے ہ گرگنا ہی بکنی ورشب اندیشہ مکن ؛ تا کہ از صدر
نشینان جہنم باشی ؛ ،، لوگون کی ملامت اور طعن کا خوف ہے ج
ہر وقت ہر امر مین ہمارا بال بال اللہ جلشانہ کا محتاج اور اوسکے
بیشمار احسانونکا ممنون ہے اور ہزارون مسائل دینی اوسکی رسول
مقبول سے حاصل کیے اور اللہ نے ہماری بال بال کو رسول مقبول
کی متابعت مین باندہ دیا اور قیامت مین کہ ہزارہا سال اور
ہزارہا خوف وخطر کا دن ہی اور بفحوای یوم یفر المرء کی بڑی
پیاری اپنی پیارون سی بہاگین گے اوسدن مین اللہ بخشنی والا
اور رسول بخشوانی والا اور بموجب حدیث من احب سنتی کی سنت
کے طفیل سے انشاءاللہ تعالی جنت مین حضرت کے ساتہ ہونگے اتنی
مدت تک کہ اگر ہزار در ہزار سال گذر جاوین اوسمین سے ایک لحظ

۲۳۳

کم ہو ہمکو تو ہزارون اوقات مین اول بعد کی پہر اوسکی سعل ہی کرو
کام مین ملامت کرون ہی کچھ کام اوسکو نہین ؎ ہر سر موی مرا
با تو ہزاران کارہست ؛ ما کجا ئیم و ملامت گر بیکار کجاست ؛ ؎
عرفی تو میندیش ز غوغای رقیبان ؛ آواز سگان کم نکند رزق گدارا
ع اونہین چہیڑ ہمسے مدام ہے ہمین اپنی کام سی کام ہے ؛ مسئلہ
ایک شخص نے اپنی بیٹی یا بہن بیوہ کا نکاح کردیا اور ایک شخص نے
اپنے بیٹے یا بہن کا رشتہ اپنی قوم مین کردیا اور اس قوم مین ایسے
رشتہ ہونیکا رواج نہ تہا اور چند اشخاص نے واسطے رواج دینے
سنت اور شانی رسوم غیر مسنون کے باہم عہد کیا کہ بہاجی مروجہ
ہند کہ قبل نکاح ہوتی ہے موقوف کیجاوی اور طعام ولیمہ اور
عقیقہ اور شکریہ ختم سورہ قرآن شریف کا بہائیون اور دوستون
اور مسکینون کو کہلایا جاوی چنانچہ بسبب ظہور ان امور کے ان اشخاص
مذکورہ سی انکی برادری کے لوگ بیزار ہوئی اور دربرتوارا موقوف کیا
اور بعضون نی ان امور کو برا تو نہین جانا الا ان برا جاننی والون
کے خاطر اور موافقت سی اشخاص مذکورہ متبعان سنت سی برتاو
موقوف کیا آیا یہ لوگ رسوم کو موقوف کرنیوالی اور سنت کے رواج
دینی والی کیسے ہین اور انکو ترک اور علیحدہ کردینی والی کیسی
جواب علمای لودیانہ کا رسوم کفار کو موقوف کرکے سنت نبوی
کو جاری کرنیوالی اللہ کے محبوب اور رسول کے مقبول مین قال اللہ تعالی
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ ومن یطع اللہ
ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون قال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ
من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید اور اس باب میں
بہت آیات اور احادیث وارد ہیں اور ان لوگوں سے بیزار
اور الگ ہو جانیوالے دائرہ اسلام سے خارج ہوئے بسبب
تحقیر سنت کے قال اللہ تعالی ومن یشاقق الرسول الآیۃ قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی ابغض
الناس الی اللہ ثلاثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ
الجاہلیۃ الحدیث عالمگیریہ میں ہے ویکفر بتحسین امر الکفار اتفاقاً
الخ اور روایات فقہی اس امر میں بیشمار ہیں اور جو لوگ کہ اجرائے
سنت کو برا نہیں جانتے لیکن بخاطر مدعیوں منافقوں کی وبخوف
رسوم قبیحہ میں شامل اور مستحبان سنت سے انقطاع رکھتے ہیں
اندیشہ کفر سے وہ لوگ بھی خالی نہیں ہیں قال اللہ تعالی لا تجد
قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ
ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم الآیۃ وقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام
اور عالمگیریہ وغیرہ میں ہے یکفر بوضع قلنسوۃ المجوس علی راسہ
الی قولہ وبخروجہ الی نیروز المجوس لموافقتہ معہم الخ انتہی مختصراً
اقل عباد اللہ محمد شاہ فقیر نور الدین عبد اللہ ولد مولانا عبد القادر
عبد العزیز ولد مولانا عبد القادر فقیر اسماعیل جواب علمائے لاہور
وامرتسر وغیرہ کا ظاہر ہے کہ مولا ایسی سنتوں کا مصداق ہے
حدیث کا من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ

من الاجر مثل اجور من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئا
الحديث من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد اور تارک
اس سنت کا نفرت سے مستحق ہے اس حدیث کا مضمون رغب
عن سنتي فليس مني ایسا ہی جو لوگ اس امر پر طعن کریں یا خفیف
وقبیح سمجھ کر عمل نکریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں عالمگیریہ
وغیرہ میں ہے من لم یرض بسنة من سنن المرسلین علیہم السلام
فقد کفر الرضا بالکفر وتحسین امر الکفار اتفاقا ایسا ہی ان لوگوں نے
اس سنت کی طعن کرنیوالوں کی موافقت اور خاطرداری کی اور
اون کی اس فعل پر راضی رہی وہ بھی انہیں کے شامل دائرہ اسلام
سی خارج ہیں شرح فقہ اکبر میں ہی ان الرضا بالکفر غیرہ اذا کان
کفرا انتہی اور یہ کہنا ادعی بہاجی کا بجز فخر اور ریا اور سوا اس خیال
کے کہ لوگوں میں بدنامی ہو نیکنامی حاصل کرے اور کچھ نہیں پایا جاتا
اور حدیث شریف میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی
من طعام المتباريين ان يوكل اور مرقاة میں ہے کہ حضرت عمر
اور حضرت عثمان رض دعوت میں بلائی گئے جب نکلے
تو حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض سے کہا کہ میں جاتا ہوں کہ
نجاؤں اسلئے کہ خوف کرتا ہوں کہیں یہ کھانا فخر کے واسطے ہو پس
بلاشبہ یہ کہنا بہاجی کا ریا اور فخر میں داخل ہے مرتکب ایسے
گنہگار ہوں معاون اور رضامند اوسکے معاون معصیت میں بحکم روایات
فقہ واحادیث صحیحہ کے نمقہ ابوسعید فی ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۰ محمد بن بارک
اللہ حسام الدین احمد اللہ طالب علی محی الدین رسوم جاہلیت کے

پابندی اور رسوم مسنونہ شرعیہ سے احتراز نہایت محل خطر ہے
عبدہٗ محمد علی الٰہی بخش فقیر ابو عبد اللہ المشہور بغلام العلی قصوری
لقد اصاب المجیب للہ درہ من ترک سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فھو کافر ویجب علی جمیع المسلمین ان یترکوا رسوم الکفار بالسرنا ولیعملوا
بسنتہ علیہ السلام حررہ الفقیر سعد الدین لاہوری موطنا والحنفی مذہبا
فقیر اللہ لا اختلاف فی النکاح الثانی لاحد من العلماء وترک رسوم جاہلیت
محمد مخدوم جنہوں نے اہانت سنت اور اکرام بدعت بیشک کفر ہے اور تشخیص
معین پر جب تک تاویل صحیح ہوسکے حکم کفر کا نکرنا چاہیے نرمی ہی سمجھانا چاہیے
شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ چیز ہے کہ جسکے
آگے شریعت حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی منسوخ ہو گئے بعضے
شخص باوجود دعوائے مسلمانی اپنے جہالت کے رسموں کو شریعت کے آگے منسوخ
نہیں کرتے قیامت میں حضرت کو کیا منہ دکھائینگے اللہم اہدنا الصراط
المستقیم فقیر محمد حسین بنت والہ اگر جہنم سے بچنا اور جنت میں حضرت کا
ساتھ منظور ہے تو اپنے جمیع حالات میں جو کام کہ سنت سے ثابت نہیں
بلکہ رسوم کفر ہیں سب کو ترک اور ملیامیٹ اور سنت نبوی پر چلنا
کرے فتوح الغیب میں ہے السلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع
غیرہما فقیر محمد عبید اللہ عفی اللہ عنہ انتہی مختصرا مسئلہ ان ذکر حرفا
مکان حرف ولم یغیر المعنی بان قرأ ان المسلمون وان الظالمون
وما اشبہ ذلک لم تفسد وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین
من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرأ الطالحات مکان الصالحات
تفسد صلوتہ عند الکل وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ

كالظاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشايخ قال اكثرهم لا تفسد صلوته هكذا في فتاوى قاضيخان وكثير من المشايخ افتوا به قال القاضي الامام ابو الحسن والقاضي الامام ابو عاصم ان تعمد فسدت وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التميز لا تفسد وهو اعدل الاقاويل الخ عالمگیریہ صـ ۲۹ ف چونکہ اس زمانہ میں قرأت ضاد معجمہ میں اختلاف بہت ہے لہذا بعضے عبارتیں بعض کتب اور رسائل سے مختصر کرکے یہاں منقول ہوتی ہیں امید کہ بنظر انصاف بے رعایت کسی جانب کے اسمیں غور اور تامل اور حقتعالی سے استمداد کرکے جو امر حق معلوم ہو اوسپر عمل کریں اور اپنی مخالف سے تعصب اور نزاع اور جدال نکریں احیاء العلوم کی ربع اول میں ہے صـ ۹۵ ويجتهد في الفرق بين الضاد والظاء الخ كيمياء سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاء بجا آرد اگر نتواند روا باشد احیاء ربع ۳ صـ ۲۶۵ وفرقة اخرى تغلب عليهم الوسوسة في اخراج حروف الفاتحة وسائر الاذكار من مخارجها فلا يزال يحتاط في التشديدات والفرق بين الضاد والظاء وتصحيح مخارج الحروف في جميع صلوته لا يهمه غيره ولا يتفكر فيما سواه ذاهلا عن معنى القرآن والاتعاظ به وصرف الفهم الى اسراره وهذا من اقبح انواع الغرور فانه لم يكلف الخلق في تلاوة القرآن من تحقيق مخارج الحروف الا بما جرت به عادتهم في الكلام الخ اور رسالہ تحقیق المحققین تصنیف مولوی محمد یوسف صاحب میں منقول مفصل ہے صـ والبواقي مستهجنة وهي الكاف كالجيم والجيم كالكاف والجيم كالشين والضاد الضعيفة وهي التي تقرب بالظاء

اوالذال الخ اور کفایہ شرح شافیہ سے والضاد الضعیفۃ وہی التی
بین الضاد والظاء اور چاربردی سے فکان بینہما انتہی یعنی الضاد
الضعیفۃ ہے التی بین الضاد والظاء اور رضی سے قولہ والضاد
الضعیفۃ قال السیرافی انہا لغۃ قوم لیس فی لغتہم ضاد فاذا احتاجوا
الی التکلم بہا فی العربیۃ فربما اخرجوہا ظاء معجمۃ وربما تکلفوا فلم
یتات لہم فخرجت بین الضاد والظاء انتہی اور نہایات امیان
اور قواعد القرآن سے ض دشوارترین حروف بر زبانست باید
کہ نیک رعایت کند تا مشابہ بظاء یا ذال یا زای نشود ضاد مخرج سے
ادا کرنا چاہیئے نہ دال کے مخرج سے نہ ظاء کے مخرج سے الخ الضاد شرح
والضاد انفرد بالاستطالۃ ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان
مثلہ فالسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ الخ ایضا بعض
لوگ ہیں یہ حرف ضاد مائل بدال مفخمہ ہے اور نہ یہ مائل خالص بظاء
معجمہ الخ ص ۱۳ جامع الصرف سے واما الکاف کالجیم والجیم کالکاف
والجیم کالشین والضاد الضعیفۃ ای کالظاء والصاد کالسین والطاء
کالتاء والفاء کالباء مستہجنۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
لصارت الصاد سینا والطاء تاء والظاء ذالا والضاد دالا و
خرجت من جنسہا اور رسالہ تنبیہ تصنیف مولوی حبیب اللہ صاحب مین
ہے قول ورود الضاد دالا محض غلط است بچند وجوہ مخالف کلام امام سیبویہ
ورضی است قال سیبویہ لولا الاطباق فی الصاد لکان الصاد سینا وفی
الظاء لکان ذالا وفی الطاء لکان دالا ولخرجت الضاد من الکلام لانہ
لیس شیء من الحروف من موضعہا غیرہا ۱۲ ہنگام رفتن اطباق شد حاصل است

وستطالت نیز معین شدنش حین دال مهمله کرده شد بعد وتصیرست کی صوت شدید شد
مثلا اینکه ضاد ودال تتشابه الصوت فی السمع اند مخالف کتب معتبره تجوید وصرف
است بلکه مصرح اند مشابهت دال با ظاء و تاء الخ هم این هنگام تفسیر خرا
شدید شکل دال مع طرو التشد متفق علیها است ۵ شدید خواهد شد تا نند دال وبو
رخاوت تش الفاق است الخ ۶ سهل الاداخواهد بود حتی که بحکان نیز رکتب
قرا در شوند و معسر ادای واجماع علمای فن است ۷ این هنگام از حرف
قرائن نخواهد ماند کسی ز علمای معتبر تجوید اشتراک و ابدال مهمله را ذکر کرده چنانچه
بظاء و ذال ذکر کرده اند ف فقیر مؤلف کہتا ہے کہ شاید مفتاح مین الغضاء
فالا ہو سا ہتہ ذال معجمہ کے کذا فی المیزان ایضا در مجموعه سلطانیت سوال
اگر قل هو الله احد بکاف و بجای فلا تقهر فلا تکهر و بجای نصر الله نسر الله و بجای
الصمد السمد و بجای صراط سراط بخوانند و ولا الضالین بظاء یا بدال یا بزا
و در غیر المغضوب بجای ضاد ظاء میخوانند نمازش تباه شود یا نی جواب نے
چون بکوشش زبانش راست نشود کذا فی السراجیة مع التجنیس انتهى
مختصرا ایضا و فی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرء الظاء المعجمة مکان الضاد
المعجمة الخ و تفصیل امام مذکور حکم کفر به تعمد قرارت ظاء بجای ضاد و بالعکس
تخصیص سوال سائل است ازان ورنه این حکم عام است در هر حرفی باشد
لوجود علته وهی الاستهزاء بالقرآن العظیم تغیرا انزل به کل الحروف ایضا و جهه
منقول است نقلا از رعایه ان هذه الثلث یعنی الضاد والظاء والذال تتشابه
فی السمع والضاد لا تفترق عن الظاء الا باختلاف المخرج وزیادة الاستطالة
فی الضاد و لولاهما لکانت احداهما عین الاخری والا تفترق عن الذال الا بهما
وبالاطباق والاستعلاء والتفخیم ولولا هذه الامور لکانت احداهما عین الاخری

«فالضاد اصعب الحروف تكلفا في المخرج واشدها صعوبة على اللافظ» فلا بد للقارئ
من التحفظ بلفظ الضاد حيث وقعت فهو امر يقصر فيه اكثر من رايت من القراء والائمة
لصعوبته على من لم يدرّب به اي ما اعتاد به فلا بد للقارئ المجود ان يلفظ
بالضاد مفخمة مستعلية مطبقة مستطيلة ويظهر خروج صوت الريح عند ضغط
حافة اللسان لما يليه من الاضراس عند التلفظ بها ومتى فرط في ذلك اتى
بلفظ الظاء او الدال اي المعجمتين ايضا و در منهيه جهد بر قول و فهو امر
يقصر الخ سنة اقول ذلك التقصير في تاريخ اربعمائة وعشرين وهو تاريخ
اتمام مكي كتاب الرعاية على ما صرح به في ذلك الكتاب فلو فرضنا ان حق
اداء الضاد المعجمة ما هو كالطاء المهملة كما هو الشائع بين الناس في زماننا
هذا لقدر عليه المبتدي في اول مدة بلا تكلف ولا تصعب على احد فما ابعد
زماننا بعد زمان صاحب الرعاية بسبع مائة سنة انتهى وانا اقول لو كان
حق اداء الضاد المعجمة كالدال المهملة المطبقة او الدال الخالصة كما هو
الذائع بين اكثر الناس من الخواص والعوام في زماننا هذا لقدر عليه الشارع
في اول الشروع ولا يتعسر على احد فما ابعد زماننا عن زمان صاحب الرعاية
بثمان مائة وستين سنة ايضا و در رعايه هست الضاد حرف يشبه لفظه في
السمع بلفظ الظاء و در اتقان هست نوع ۵۸ بدائع القرآن ومنها اي من
انواع التجانس وهو تشابه اللفظين في اللفظ بان يختلفا بحرف مناسب
الآخر مناسبة لفظية كالضاد والظاء كقوله تعالى وجوه يومئذ ناضرة
الى ربها ناظرة ايضا جهد مقل سي فان لفظت بالضاد بان جعلت مخرجها
من حافة اللسان مع ما يليها من الاضراس بدون كمال حصر الصوت واعطيت
لها الاطباق والتفخيم الوسطيين والرخاوة والجهر والاستطالة والتفشي القليل

فهذا هو الحق المؤيد بكتابات الائمة اهل الفن التجويد الشريف فى تقسيم ترتيب حروف مخارج حروف الظاء المعجمة بالضرورة وماذا بعد الحق الا الضلال انتهى ايضا ودر شرح شاطبيه ومنهم من يشربه بالدال المهملة ويبدلها وبين الذال المعجمة ومنهم من يشمه الزاء كى العجم ومنهم من يرده ايضا در تمهيد است وقد حكى ابن جنى فى كتاب التنبيه وغيره ان من العرب من يجعل الضاد ظاء مطلقا فى جميع كلامهم وهذا غريب فيه توسعة للعامة انتهى ايضا ودر بعضى كتب فقه گمانم كه ان سمرقندى است كه عجم را ادا كردن ضاد كما حقه نمى آيد پس كه ازبان وى ادا ميكند از ابدال يا ظاء يا زاء انتهى مختصرا ودر ترغيب الصلوٰة محمد ابن احمد زاهد است از محيط ميگويد انچه بلوحى وعامه مشاهده نماز نباشد چنانچه دضا واگر دال يا زاى يا ظاء خواند نماز فاسد نشود چنانكه بجاى فى ان از يابجاى ظاء ضاد خواند تباه نشود انتهى مختصرا اور تحفه نذيريه اور ندريه تصنيف مولوى عبدالرحمٰن صاحب مين هے جو كسى ضاد ودال مفخمه فهميد وكسى ظاء معجمه مشابه ودوالقياد ند مختصر است چنانچه ضاد ودال مفخمه نيست ظاء معجمه هم مفهوم نميشود ومسئله اهل علم دهلى هے كه براه انصاف بشكوه اتفاق بر اين امر كرده اند كه تلفظ لفظ ضاد از مخرج كه كناره زبان طواحن است با وبجاى ضاد ودال مفخمه ادا كردن غلط است چنانچه ظاء معجمه ادا كردن هم غلط است انتهى ايضا ض دشوار ترين حروف است الخ بعض مردم دال مفخمه ميگويند وبعض ظاء وبعض لام مفخم وبعض مخلوط بزاء وبعضى مخلوط بدال وبعضى طاء وهمه اينها غلط وغير جائز است انتهى مختصرا وغاية ما يمكن ان يقال ان الضاد وشابهت الظاء المعجمة فى التلفظ وشاركها فى جميع الا المخرج والاستطالة الخ اور ميزان حروف الهجا تصنيف مولوى امام الدين صاحب مين هے ضاد ضعيفه مثل ظاء صحيحه كے هے مخرج ضاد صحيحه سے هے مع اوسكى جميع صفات كے نكلتى هے بغير مخرج ظاء كى مگر اوسكے استطالت مخرج مين كمى هے بمنزله اوس ولد كے هى جو بعد نو مهينے كا ضعيف الجسم پيدا هو مخرج صحيحه كا مقدار چهه انگشت كے اور ضعيفه كا چار انگشت

۲۴۴

صـ۱۳ خدا تعالیٰ فرماتاہی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون صـ۱۲ لقولہ
علیہ السلام لاتجتمع امتی علی الضلالۃ صـ۱۲ تفسیر عزیزی مین نیچے وما ہو علی الغیب
بضنین کے لکہا ہے بدانکہ فرق میان مخرج ضاد وظا بسیار مشکل است اکثر
خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برآرند الخ صـ۱۱ شرح جزریہ اور نشر
اور تمہید مین لکہا والضاد انفرد باستطالۃ ولیس فی الحروف ما یعسر علی
اللسان مثلہ والسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ فمنہم من یخرجہ ظاء
معجمۃ وہم اکثر الشامیین ومنہم من یخرجہ دالا مہملۃ او معجمۃ ومنہم من
یخرجہ طاء کالمصریین ومنہم من یجعلہ لاما مفخمۃ وہم الزیالعۃ ومن ضاہاہم
انتہی ملخصا صـ۲۶ حاشیہ ما ہو علی الغیب بضنین بیضاوی مطبوعہ دہلی پر
الباعث علی ہذہ الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان
الاول لا یعلمون الفرق بینہما انتہی مختصرا ایضا لکہا شرح منار اور نور الانوار
مین اہل الاجماع من کان مجتہدا صالحا الا فیما یستغنی عن الرای فانہ لا
یشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لا بد فیہ من اتفاق الکل من الخواص والعوام
حتی لو خالف واحد منہم لم یکن اجماعا صـ۴۷ منار مین واشترط اجماع
الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر اور اسیطرح تنقیح اور توضیح مین
ف فقیر مولف کہتاہی بموجب ان روایات گذشتہ و آیندہ کے ضاد کو شکل ظا
پڑہنے جانی پر اجماع ثابت نہین ہوتا واللہ اعلم صـ۴۷ لکہا رضی مین
وبعض الحروف اذا وقفت علیہا خرج معہا مثل النفخۃ ولم یضغط ضغط
الاول وہی انظا ر والزال والضاد و التاء الخ صـ۶ شرح جزریہ مین
قولہ مستطیل والمراد منہ الامتداد من اول حافۃ اللسان الی اخرہا پس
معلوم ہوا کہ ضاد قرآنی مستطیل ہے اور وہ دوواو کہ جسکو تم انکم شدید و قلقلہ

منفتحة قصيرة انه غير منفوخة الخ نه رخود ساكنة مفتوحة مطبقة مستطيلة فيها
قرآن مخرج ضاد عجیبہ ہے الخ صـ ۵۰ لکھا تفسیر کبیر من المختار عندنا ان
اشتباه الضاد بالظاء لا يبطل الصلوة ويدل عليه ان المشابهة بينهما حاصلة
جدا والتميز عسير فوجب ان يسقط التكليف بالفرق الى ان قال وبهذا
السبب يقرب مخرجه من مخرج الظاء فثبت بما ذكرنا ان المشابهة بين الضاد
والظاء شديدة وان التميز عسير واذا ثبت هذا فنقول لو كان هذا الفرق
معتبرا لوقع السؤال عنه فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم او فى ازمنة
الصحابة لاسيما عند دخول العجم فى الاسلام فلما لم ينقل وقوع السؤال عن
هذه المسئلة البتة علمنا ان التميز بين هذين الحرفين ليس فى محل التكليف ۲۹
لکھا قاضیخان مین اما عند ابی حنیفة رح فانه یجوز قراءة القرآن بای
لفظ کان ومحمد یجوز بلفظ العربیة ولا یجوز بغیرها صـ ۲ ۔ جمیع ائمہ
اہل سنت قراء فقہاء مفسرین قایل مشابہت ضاد بظاء اوس
مرتبہ مین ہین کہ ان مین فصل ہی ممکن نہین مگر بمشقت صـ ۳
اور تم عبارات ائمہ کوئی دلیل رد کرتی جاتی ہو ۔ جہد المقل مین
والضاد والظاء والذال المعجمات الكل متشاركة فى الجهر والرخاوة
ومتشابهة فى السمع صـ ۵ ۔ اور اسی طرح فتح القدیر اور درمختار وغیرہ
مین صـ ۹ ۔ حدیث اقرءوا القرآن بلحون العرب واصواتها سے
مراد عرب سابقین مین نہ لاحقین صـ ۱۰ ۔ تمہید سے ومن العرب
من يجعل الضاد ظاء مطلقا فى جميع كلامهم هذا قريب فيه توسع للعامة
الخ صـ ۳۹ ۔ جاربردی مین ہے ان الحروف المستهجنة انما نشأت
لمخالطة العرب غيرهم وذلك حين جاء الاسلام واقتحموا بحوزه

من غیر طبعہم وبما ینشیہم الاولاد فاخذوا حروفا من لغۃ امہاتہم وخلطوہا
بلغۃ العرب ف مولف کہتا ہے ساری حدیث شریف یون مشکوٰۃ
مین ص ۱۹۱ اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم ولحون اہل العشق
ولحون اہل الکتابین وسیجی بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء
والنوح لا یجاوز حناجرہم مفتونۃ قلوبہم وقلوب الذین یعجبہم شانہم
بہزر ص ۹۴ پس بمقتضای انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
کے قائم ہوئی جہابذہ امت اور لکہا واسطے تمیز حق اور باطل کے جو کچہہ
پہنچا تہا اونکو حضرت نبویہ سے بنقل تواتر جیسا کہ لکہا اتقان کے نوع
۲۰ معرفت حفاظ مین ثم لما اتسع الحق وکاد الباطل یلتبس بالحق قام
جہابذۃ الامۃ وبالغوا فی الاجتہاد وجمعوا الحروف والقراءات وعزوا الوجوہ
والروایات ومیزوا الصحیح والمشہور والشاذ باصول اصلوہا وارکان
فصلوہا الخ پس تصحیح حروف اون مخارج اور صفات پر واجب ہے
جو ائمہ قرائت کو حضرت نبویہ سی بطور تواتر پہنچے ہین اور انہون نے
اپنے کتب مین لکہے ہین ص ۹۵ اتقان مین ہے من المہمات تجوید
القرآن وقد افردہ جماعات کثیرون بالتصنیف الخ ص ۱۰۲
نشر مین فلیحذر من قلبہ الی الظاء یعنے ہرگاہ ضاد و ظا مین
بسبب مشابہت سخت کے اور اشکال تمیز کے ایسا اشتباہ واقع
ہے کہ کسی مین نہین تو امر کیا کہ پرہیز کرے قاری قلب ضاد سے
طرف ظا کے ص ۱۰۷ تمہید مین فلولا الاستطالۃ واختلاف المخرج
لکانت ظاء الخ فمثال الذی یجعل الضاد ظاء کالذی یبدل السین
صادا الخ ملخصا ص ۱۰۸ لکہا ملا علی قاری نے ص بیت کے شرح

والضاد باستطالته ومخرج متميز من الظاء ولكنها تجتمعان لكن لما
كان تميزه عن الظاء مشكلا بالنسبة الى غيره امر الائمة بتميزه
عند نطقها الخ صـ ۱۱ لکہا فتاوی تاتارخانی میں ذکر التجانی لو
قرء الظالين بالظاء مكان الضاد او بالذال لا تفسد صلوته
ولو قرء الدالين تفسد او بالضاد مكان الظاء فالقياس ان تفسد
صلوته وهو قول عامة المشائخ الخ اور رسالہ البیان الجمیل
للترتیل تصنیف مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم مین ہے ادا کرنا
ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض اور ظ مین بہت مشکل ہے
اسلیئے جزری وغیرہ قرارت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین
تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہے اگر آدمی دہیان
کرکے سیکہ لے تو آسان ہے مگر ایک بلای عام اس زمانہ مین
یہ ہو گئے ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑہتے ہین مشتبہ الصوت
دال کا اوسی کر دیا ہے کہ دال پڑہین بوہ یہ ہے سو یہ بات
جملہ کتب قرارت اور تفسیر اور فقہ کے خلاف ہے سب کتابون میں
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے
شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وما ہو علی
الغیب بضنین کے تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا مشتبہ
الصوت ہونا ظ کے ساتھہ لکہا ہے اور فتح القدیر اور فتاوی
قاضیخان اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کے مین اسی بات
کے تصریح کے ہے اور رسالہ محاسن العمل تصنیف مفتی مرحوم میں
ہے صـ ۲۲ ز ذ ظ ض مین فرق سیکہنا بہت ضروری ہے

ایضا اکثر لوگ ض کو بصورت دال پر کے جو پڑہتے ہین غلط ہے
ض دال سے مشتبہ الصوت نہین ہے بلکہ ظ سے ہے انتہی ؛
ف فقیر مولف کہتا ہے کہ حاصل مضمون عبارات کتب فقہ اور
اور قرأت اور تفاسیر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادا کرنا اس حرف کا
سب حرفون سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے اور یہ حرف نہ دوا
نہ ظا د بلکہ ضاد ہے لیکن ظا سے بہت مشابہ ہے اور دال سے
بہت مخالف ضاد اور ظا مین ایک ہی صفت کا اختلاف ہے ضاد
مستطیل ہے اور ظا قصیر اور ضاد اور دال مین سات صفتون کا
اختلاف ہے ض رخوہ ساکنہ مطبقہ مستعلیہ مفخمہ مستطیلہ منفوخہ ہے
اور دال شدیدہ قلقلہ منفتحہ مستفلہ مرققہ قصیرہ غیر منفوخہ ہے جتنی
عمر اسکے نزاع اور تشنیع مین صرف ہوتی ہے اوسکو مشاقی حروف
اور تصحیح الفاظ قرآنی مین اور دوسرے امور ضروریہ دین مین صرف
کرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان
لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی الرسول خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ
اجمعین وعلی من تبعہم الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛؛

ابیات

بماند سالہا این نظم و ترتیب
ز ما ہر ذرہ خاک افتد بجائی

غرض نقشیست کز ما باز ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائی

مگر صاحبدلی روزی برحمت
کند در کار این مسکین دعائی

صورة ما حرره السيد المدقق المحقق العالم العامل مخدومنا مولانا محمد حسن العلوي سلمه الله

قرأت هذه الرسالة الجامعة التي الفها المخلص الذي لا ينوي من تاليفها الا الاصلاح في دين عباد الله اعني مكرمي محترمي مولوي محمد عبيد الله حصل الله ما تمناه فوالله وجدت ما وجدت فيها من الاعتدال المفضي الى الاصلاح وفق الله لي ولساير المسلمين على تلقيه وما توفيقنا الا بالله هذه التواريخ التي افادها من هو حسن احسان العبادات والمعاملات ومن هو في حاله وقاله متوافق المرضيات اعني طالب حسنات الحسنين مولوي محمد حسين صاحب نبي المتخلص لفقير سلمه الله الكبير

رأيت كل قرطيس تحفة الاخوان	وجدت في كتب خيرا واحوطها
اذا تفكر في عام طبعه قلبي	فخار روا ان خير الامور اوسطها

الضا فارسيه

این کتابی است جان و دل آرا	پئے ہر قلب مضمحل آرا
دیدنش چون نبات روباند	اندرین جسم آب و گل آرا
چون زمخدوم ما عبید الله	شد تحقیق منفصل آرا
شد بتقلید معتدل قائل	قول او قول منفصل آرا
بقبول ہدیة الاخوان	کاش باشند مشتمل آرا
انطباعش چو عالم آرا شد	شغل او گشت مشتغل آرا

ايضا	بهر تاريخ انطباع فقير گفت تقليد معتدل آرا	هنديه

كيا ہے انعام ذو الجلال ہوا	اہل دین کو یہ اشتغال ہوا
کہ مذمم تھے جو ایمہ کے	اونکے توجیہ کا خیال ہوا

ذیل اغلاط تحفۃ الاخوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	سرنبلالی	شرنبلالی	۱۰۲	۱۴	رسول	رسولہ	۱۵۲	۱۹	تقلیدکی	لتقلیدہ
۱۵	۴	یکن	لم یکن	۱۰۶	۱۳	سچا	تنہا	۱۵۳	۳۰	ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	شرف الدین
″	۱۷	نی	لے	۱۰۷	۲۱	المجمود	المہجور	″	۴	فلابیہ الصبیان	فلابد [illegible] والصبیان
۱۷	۱۱	قول	قول یہ	۱۰۹	۱۰	وسطے	نہ واسطے	۱۵۴	۱۸	الا	بالا
۱۸	۹	بجھ	جو کچھ	۱۱۰	۶	لینے ہیں	لینے ہیں	″	۱۱	یعنی کثر	یعنی اکثر
۱۸	۱۱	نقضی	تقضی	″	۷	مسلہ	مسئلہ	″	۲۱	بشہو	لشہود
۴۹	۱۴	قولہم	اور [illegible] میں ہوں [illegible]	۱۱۱	۱۸	الحنیفتہ	الحنیفیتہ	۱۵۵	۴	احتوت	احتوت علیہ
[illegible]			کہا [illegible] الحدیث ترمذی [illegible]	۱۱۲	۱۱	احدو	وحدو	″	۹	محظو	فی محظو
۵۴	۳	یتربب	یشرب	۱۲۱	۲۰	بیت	بیب	۱۵۶	۳	ن	فی
۶۰	۳	سکی	بکی	۱۲۶	۱۵	محبوب اصل	فہمار حنفی	″	۹	اللہ	اللہ
نج	۱۸	ذمۃ	ذمہ			مذہب حنفیہ بات ضروری کہ	کے نزدیک	″	۱۱	برابر	برا
۶۲	۱۷	فیحکم	لیحکم	″	۱۷	مسائل کرتا	سند امام محمد	۱۵۷	۸	اختلافیتیا	اختلافیت میں
۶۵	۱۶	الفقہار	القضاد			حضرت ابوحنیفہ [illegible]	تک [illegible]	۱۵۹	۴	یتسلمہ	لیتسلمہ
۹۱	۱۲	یجیبکم	یجیبکم			[illegible]	[illegible]	″	۵	اور	[illegible]
۹۴	۵	باصف	ناکلف	۱۳۶	۲۱	اور	او	″	۶	سجقر	سجقرہ
″	۹	یعضہا	یعضہا	۱۳۷	۱۴	ہو	بیان ہو	۱۶۰	۹	مشعر	معشر
″	۱۵	فنقیہ	بفقیہ	۱۳۸	۲	رجل	اجل	۱۶۱	۳	آمنو	ہم منوا
″	۱۶ حاشیہ	نقی	مقتضے	۱۴۲	۱۶	مو	مون	″	۴	لیتا	لیتنا
۹۷	۶	کیسا	کہا	″	″	اناہم	عن اناہم	″	۷	کثر	[illegible]
۹۹	۶	کو	کوفلی	۱۴۳	۲۰	بہت	حست	″	۱۰	مسر	مبہر
۱۰۴	۹	الرجل	لرجل	۱۴۴	۱۸	مرجوع کو	مرجوع کو	″	″	تعدد	تعدد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۱	خدا	جد	۱۵	۵۴	اورکتاب	ایک کتاب	۸۶	۳۰	نہی	نہیں
۱۲۵	۴	الیو	البولیو	۱۸	۱۱	کرا	کراگر	۸۸	۶	ایک	ایکدت
″	۱۹	لیعلون	لیعملون	۱۹	۱۴	انگون	انگلیوں پر	۸۹	۳	خیرخیرات	اختیار کرنیکی اجرت
۱۲۶	۲	لیسبو	یبسوا	″	۱۶	اما	فرمایا	۸۹	۱۹	اور میرے سامنے	تیرے سامنے مین
۱۳۰	۱۸	غیرستر حاشیہ	برستر	۲۰	۹	سوئے	روئے	۹۰	۴	لا	لانا
۱۵۱	۵	احب الہد	احب الیہ	۲۵	۱۹	نظر	نذر	″	۲۰	کو	کونہ
″	۷	لینب	لیتب	۲۷	۱۵	فقیہ سے	فقیہ نے	۹۱	۵۴	لا	لے
″	۱۱	وادأ	واذا اذ	۳۰	۳۶	کسان	کہان	۹۲	۱۳	سہنے آنکھو	بہنے
″	۱۲	قدمی	قلبی	″	۴۱	چہتا	چہنا	″	۴۵	تیرے	میرے
۱۸۷	۱۹	غشیتہم	غشیتہم	″	۵۳	امام	امام کے	۹۳	۲۶	ما بین	بین
۱۹۱	۱	دمہ کیپ بسا	دلم کیپ و دنا	۳۲	۵۱	جو سمجھا لیا غم کہلے	جو کہلے	۹۸	۱۳	افطار کرے	افطار کر چکا
۲۰۰	۱۰	عبشر	عشر	۳۳	۵۵	معین مین	معین	″	۱۵	بچہ بہ روالی مین	اور غیبت تو دیتے تہیں
۲۰۱	۲۱	الامیر	لامر	″	۵۰	لجنے لجنون	للجنون	۹۵	۳۱	رد کرتا	پڑہتا
۲۱۰	۱۱	غضہ	غضبہ	۴۰	۹	کیونکہ نہین الانس	تا لازم نہ آوی	″	۳۷	کرنگا وہ خود ملامتی ہے	کری بڑا کری
۲۱۳	۱۲	لنعیم	ابو نعیم	۴۲	۴۰	حیاتی مین	جانتے مین	۱۰۰	۴۳	ہمارے	سارے
″	۱۳	سمیع	سمع	۴۳	۳۱	جیبا	جیتا ہی	۱۰۱	۹	کی جو ہم نے دی	سی در گذر
۲۲۸	۲۰	ہے تو	تو	۶۱	۰۲	یہ بہی	یہی	۱۰۲	۳۳	حدیث	حدیث سی
۲۳۹	۱۹	مخالف	بول مخالف	۷۰	۴۲	ایسی ایک بات ہی	مجکو معلوم نہین کہ شرح کے اوپر اونکی نیت کی ہو	۱۰۳	۱۷	لڑکے	لڑکی
مزیل اغلاط حواشے تحفۃ الاخوان						کہ خود شرح جیکی فرما رہی		۱۰۶	۱۷	کیسی	اوس
				۷۱	۱۶	بجا	بڑا	۱۰۷	۱۳	سوزش	[illegible]
				۷۵	۲۲	کو	کی	۱۱۲	۳۶	ہے اہو	ہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۱۴	سے	سے کہا	〃	۲۳	نیگنے	نیکی	〃	۱۹	کاوش	کھوٹ
۱۱۷	۳۵	لع	نلع	〃	۳۰	جہل	جبل	۱۶۴	۲۴	بعضے بعضی	بعضے
۱۳۴	[illegible]	جہگڑا	قبول	〃	۳۷	امر	امرجو	〃	۲۸	امام	اماموں
۱۳۵	۶	لون	ل	۱۵۲	۱۰	چو	چھچ	〃	۳۳	فتوی دیا ہی	انکو فتوی دیا تھا
۱۳۶	۱۹	امو	امور	۱۵۳	۴۷	۱۲	۱۲ ش	〃	۳۴	سہے	آتا
۱۳۷	۹	باب	باپ کے	〃	۴۱	سوا	سواا	۱۶۵	۱۵	نکال	نکلا
〃	۱۰	روہیت	روہیت سی	۱۵۵	۲۸	انکا خوف صحاب	اسکے خوف سے بہت اہل سنت پڑہی ہین	〃	۱۸	سے	یہی
۱۳۸	۱۲	اونکی	اونکو	مذہب کیجانب سے اکثر ھے				〃	۱۹	قضاء	فقہاء
۱۳۹	۱۰	بیچنا	حرام ہونا بیچنا	〃	۳۵	قیامت کو ہونگی	اور اونکی معنے جاننے والے قیامت کو	〃	۲۵	دودفع	دو دفعہ اونکی
۱۴۰	۱۹	مشہور	کہ مشہور	اونکی معنی بہی جانتے ہونگی اور				۱۶۶	۸	اور لوگ	تا خلف
〃	۳۰	لقین	تین	〃	۴۰	عیسیٰ ع	مہدی ع کے	۱۶۳	۲۸	تبع ہین	تبع
〃	۳۶	تابعت	بدعت	۱۵۶	۲۳	حسد	کینہ	۱۶۴	۳۵	علم سے	علم پر
۱۴۲	۳۴	جلہتے	جانتے	۱۵۹	۱۱	اوس سے تکبر	اونکو نہ	〃	۳۶	سی شرائق	پرہیزگاری کرتے
۱۴۹	۱۹	خضیون	حنفیون	کے طور پر سلام بجا سے			نہ پکڑواوی	۱۸۱	۲	کہنا	کہتا
〃	۳۰	متقین	متبعین	〃	۳۶	البتہ	اللہ	۱۸۴	۳۰	ندیا	نہ دیا
۱۵۰	۱۱۲	اونکو	اور ونکو	〃	۳۴	دخل	نہین دخل	۱۹۰	۱۳	نتک	تک کہ
〃	۳۳	مشغلہ	اقوال کے مشغلہ	۱۶۱	۱۴	جانا	جانا وطعن کا قبول کرنا	۱۹۱	۲۲	ہین	ہین اوسپر
〃	۳۶	حرام کردیا مجہ	محروم ہو	۱۶۳	۱	جو شخص الخ	ایک شخص درخت	۱۹۲	۲۹	ڈہانیوالی	قطع کرنیوالی
لوگون نے درجہ اجتہاد کو			لوگ درجہ اجتہاد سے	کے ہاتھی پر گذرا کہ راہ ہی بس کہا کہ مین ابہی دو				۱۹۳	۳۷	البتہ	اللہ
دفا	۶	سی	کی	کردنگا مسلمانون کے راہ سی تا اونکو ایذا نہ دے				۱۹۹	۳۱	چیز	معجزہ
〃	۱۳	او	اور	سو وہ داخل کیا جنت مین				۲۰۰	۳۷	مزدور	مزدور کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۲۹	نگاہ کا	اگاہ	″	۱۳	سوا	مورت	۲۱۶	۲۰	نصائح بستہ	بجاے
۲۰۵	۲۵	لیکے	اسکے	″	۲۲	ہا	بیا	اخرجا دون سنن			
″	۲۳	جو اکی	واسطے	۲۱۲	۱۵	ساتھہ	ساتھہ میرے	۲۱۳	۲۳	اہل بجو	مجو
۲۰۷	۲۳	تا	نا	″	۲۲	اوسکے	طرف اوسکی	۲۱۴	۳۰	صنا	ضماد
۲۰۸	۱۷	ساتھہ	ناتہ	۲۱۳	۱۸	سو	سنو	تمت			
۲۰۹	۲۵	اوسے	اوسنے	۲۱۵	۲	زمین این	زمینکے مابین	بالخیر			
۲۱۱	۲	محنت	ایذا	″	۳	الکن	انکی مابین				
......				″	۲۱	دبے	دیے				

التماس

مشکوۃ شریف مین صحیح مسلم سی منقول ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مسلمان کی واسطے بھائی اپنی کے غیبت مین قبول کیجاتی ہے نزدیک ہر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین ہوتا ہے جب اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین والک بمثل بعد آمین کے دعا کرنے والے کے طرف خطاب کرکے کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو ❊ نظر برین بخدمت ناظرین اس رسالے کے گزارش ہے کہ درود شریف پڑہکر مصنف اور کاتب اور چھاپنے والے اور چھپوانے والے اور پڑھنے والے اور سننے والون اس رسالے کے لئے اور کل مومنین اور مومنات کے لئے دعائے خیر کرکے فرشتے کی سچی زبان سے اپنے واسطے دعا کرو آمین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ❊